وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللّٰؤلؤ والمرجان

مترجم

صحیح بُخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ احادیث کا مجموعہ

ترتیب **علامہ محمد فواد عبدالباقی**

ترجمہ **مولانا محمد رفیق چودھری**

جامع ترمذی
سنن ابن ماجه

مکتبہ قرآنیات، لاہور

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللؤلؤ والمرجان

فيما اتفق عليه الشيخان

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ 1906 احادیث کا مستند مجموعہ

ترتیب

علامہ محمد فواد عبد الباقی

ترجمہ

مولانا محمد رفیق چودھری

مکتبۂ قرآنیات ۔ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... اللولو والمرجان
مرتب .... محمد فواد عبدالباقی
نام مترجم .... پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری
ناشر .... مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ،
اُردو بازار لاہور۔ پاکستان
فون: 5811297، موبائل: 0333-4399812
اہتمام .... حافظ تقی الدین
اشاعت اوّل .... ستمبر 2005ء
کمپوزنگ .... مکتبۃ الکتاب کمپوزنگ سینٹر 7237886
صفحات 600
قیمت 480/= روپے

ملنے کے پتے

1۔ مکتبہ قرآنیات، 3/A یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور
2۔ کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور
3۔ مکتبہ مجددیہ، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

❀ مقدمہ .... محمد فواد عبدالباقی 7

❀ عرض مترجم 13

❀ تقدیم 15

1۔ کتاب الایمان (ایمان کے بارے میں) 17

2۔ کتاب الطھارۃ (طہارت کے بارے میں) 69

3۔ کتاب الحیض (حیض کے بارے میں) 75

4۔ کتاب الصلوٰۃ (نماز کے بارے میں) 85

5۔ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ (مسجدوں اور نماز کی جگہوں کے بارے میں) 108

6۔ کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (مسافر کی نماز کے بارے میں) 133

7۔ کتاب الجمعہ (نمازِ جمعہ کے بارے میں) 153

8۔ کتاب صلوٰۃ العیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے بارے میں) 157

9۔ کتاب صلوٰۃ الاستسقاء (نمازِ استسقاء کے بارے میں) 161

10۔ کتاب صلوٰۃ الکسوف (نماز کسوف کے بارے میں) 163

11۔ کتاب الجنائز (جنازے کے بارے میں) 169

12۔ کتاب الزکوٰۃ (زکوٰۃ کے بارے میں) 179
13۔ کتاب الصیام (روزے کے بارے میں) 207
14۔ کتاب الاعتکاف (اعتکاف کے بارے میں) 224
15۔ کتاب الحج (حج کے بارے میں) 225
16۔ کتاب النکاح (نکاح کے بارے میں) 267
17۔ کتاب الرضاع (دودھ پلانے کے بارے میں) 277
18۔ کتاب الطلاق (طلاق کے بارے میں) 284
19۔ کتاب اللعان (لعان کے بارے میں) 298
20۔ کتاب العتق (غلام کو آزاد کرنے کے بارے میں) 301
21۔ کتاب البیوع (خرید و فروخت کے بارے میں) 304
22۔ کتاب المساقاۃ والمزارعۃ (زراعت کے بارے میں) 310
23۔ کتاب الفرائض (وراثت کے بارے میں) 320
24۔ کتاب الھبات (ہبہ، تحفہ اور خیرات کے بارے میں) 321
25۔ کتاب الوصیۃ (وصیت کے بارے میں) 323
26۔ کتاب النذر (نذر ماننے کے بارے میں) 327
27۔ کتاب الأیمان (قسموں کے بارے میں) 328
28۔ کتاب القسامۃ والمحاربین (قسامہ اور قصاص و دیت کے بارے میں) 334
29۔ کتاب الحدود (حدود و تعزیرات کے بارے میں) 339
30۔ کتاب الاقضیۃ (احکام اور فیصلوں کے بارے میں) 344
31۔ کتاب اللقطۃ (گری پڑی چیز اُٹھانے کے بارے میں) 347

32۔ کتاب الجهاد (جہاد کے بارے میں) 349

33۔ کتاب الإمارة (امارت وحکومت کے بارے میں) 381

34۔ کتاب الصید والذبائح (شکار اور ذبیحہ کے بارے میں) 393

35۔ کتاب الأضاحی (قربانی کے بارے میں) 403

36۔ کتاب الأشربة (کھانے پینے کے بارے میں) 406

37۔ کتاب اللباس والزینة (لباس اور زینت کے بارے میں) 419

38۔ کتاب الآداب (آداب کے بارے میں) 428

39۔ کتاب السلام (سلام کے بارے میں) 432

40۔ کتاب الالفاظ من الادب (بول چال اور الفاظ کے استعمال کے بارے میں) 445

41۔ کتاب الشعر (شعر و شاعری کے بارے میں) 446

42۔ کتاب الرؤیا (خوابوں کی تعبیر کے بارے میں) 447

43۔ کتاب الفضائل (فضیلتوں کے بارے میں) 453

44۔ کتاب فضائل الصحابة (صحابہ کرام کے فضائل) 472

45۔ کتاب البر والصلة والادب (حسن سلوک، صلۂ رحمی اور ادب کے بارے میں) 509

46۔ کتاب القدر (تقدیر کے بارے میں) 519

47۔ کتاب العلم (علم کے بارے میں) 522

48۔ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (ذکر الٰہی، دعا، توبہ اور استغفار) 524

49۔ کتاب التوبه (توبہ کے بارے میں) 534

50۔ کتاب صفات المنافقین واحکامهم (منافقوں کے بارے میں) 557

51۔ کتاب الجنة (جنت کے بارے میں) 567

52۔ کتاب الفتن واشراط الساعة (فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کے بارے میں) 576
53۔ کتاب الزهد والرقائق (زہد اور دلوں کو نرم کرنے کے بارے میں) 584
54۔ کتاب التفسیر (قرآن مجید کی تفسیر کے بارے میں) 593

* * *

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

(از مرتب کتاب)

❀ ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ ﴾[الفاتحہ]

''تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے، بڑا مہربان، نہایت رحم والا اور بدلے کے دن کا مالک ہے۔''

❀ ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ﴾[الانعام: 1]

''تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔''

❀ ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ ﴾ [بنی اسرائیل: 111]

''تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جو اولاد نہیں رکھتا۔ اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور وہ ایسا عاجز و کمزور نہیں کہ کوئی اس کا مددگار ہو۔''

❀ ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ۝ قَیِّمًا ﴾[الکھف: 1-2]

''تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس کے سمجھنے میں کوئی اُلجھاؤ نہیں جو ایک رہنما کتاب ہے۔''

❀ ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ ہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ۝ ﴾ [سبا: 1]

''تعریف (اس دنیا میں بھی) اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور آخرت میں بھی اُسی کے لیے تعریف ہے۔ وہ حکمت والا اور ہر چیز سے باخبر ہے۔''

❀ ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝ ﴾ [فاطر: 1]

''تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ جس نے ایسے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنایا جن کے پر ہیں دو دو، تین تین اور چار چار۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

❀ ﴿ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ز وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَo ﴾ [القصص : 70]

”اُسی کے لیے حمد ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ فیصلے کا اختیار اُسی کے پاس ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔“

❀ ﴿ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَo ﴾ [الروم: 18]

”آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی تعریف کے لائق ہے۔ اور عصر کے وقت اور جب تم ظہر کرتے ہو (اُس وقت بھی اللہ کی عبادت کرو)“

❀ ﴿ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ oوَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ص وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o ﴾ [الجاثیه : 36-37]

”پس تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جو آسمان کا، زمین کا اور سارے جہانوں کا مالک ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والا ہے۔“

❀ ﴿ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ o ﴾ [التغابن : 1]

”اُسی اللہ کی بادشاہی ہے، وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

❀ ﴿ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰنَا لِهٰذَا قف وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ج ﴾

[الاعراف : 43]

”اور وہ کہیں گے شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا۔ ہم ہدایت کی راہ پر نہ چلتے اگر اللہ نے ہمیں یہ راہ نہ دکھائی ہوتی۔“

❀ ﴿ هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ﴾

[التوبه : 33-48۔ الفتح : 28-61۔ الصف : 9]

”وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول ؐ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے۔“

❀ ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًاقف يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ﴾ [الفتح : 28]

”محمد ؐ اللہ کے رسول ؐ ہیں اور جو لوگ آپ ؐ کے ساتھی ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ تم اُنہیں رکوع میں اور سجدے میں دیکھو گے۔ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی کی طلب میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا نشان ہے۔“

❀ ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ لا كَفَّرَ عَنْهُمْ

سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ٥ ﴾ [محمد: 2]

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور اس کتاب کو مانا جو محمدؐ پر نازل کی گئی اور جو حق ہے اور اُن کے رب کی طرف سے، تو اللہ نے اُن کے گناہ اُن سے دُور کر دیے اور اُن کا حال درست کر دیا۔''

❀ ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا٥ ﴾ [الاحزاب: 40]

''اے لوگو! محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسولؐ اور آخری نبیؐ ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

❀ ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا٥ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا٥ ﴾

[الاحزاب: 45-46]

''اے نبیؐ! ہم نے آپ کو حق کی گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا، خبردار کرنے والا، اللہ کے حکم سے اُس کی طرف دعوت دینے والا اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔''

❀ ﴿ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ٥ ﴾ [الانبياء: 107]

''اور ہم نے آپؐ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

❀ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا٥ ﴾

[الاحزاب: 56]

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت اور درود بھیجتے ہیں۔ لہٰذا اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر دُرود و سلام بھیجو۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ٥ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ٥

امابعد! یہ کتاب ''اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ'' اُن احادیث پر مشتمل ہے جن پر محدثین کے دو بڑے اماموں کا اتفاق ہے۔ ان میں سے ایک امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردِزبہ بخاری الجعفی ہیں جو 194ھ میں پیدا ہوئے اور 256ھ میں فوت ہوئے۔ دوسرے امام ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشا پوری ہیں جو 204ھ میں پیدا ہوئے اور 261ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب کا کام داراحیاء الکتب العربیہ کے مدیر جناب محمد الحلمی کی فرمائش پر کیا گیا جنہوں نے اسے شائع کرنے کی ذمہ داری اُٹھائی ہے۔ موصوف کے مشورے کے مطابق اس کتاب میں صحیح بخاری سے ایسی حدیث کا انتخاب کرنا تھا جو صحیح مسلم میں بھی موجود ہو اور اس کا

متن، الفاظ اور راویوں کے لحاظ سے صحیح مسلم کی حدیث کے متن سے زیادہ مطابقت رکھتا ہو۔

ناشر کی جانب سے اس پابندی کے ساتھ ایسی کتاب تیار کرنا نہایت مشکل اور صبر آزما کام تھا کیونکہ اب تک جن لوگوں نے متفق عایہ احادیث جمع کی تھیں اُنہوں نے اس پابندی کو ملحوظ نہیں رکھا۔ جس کا سبب یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ کا قول ہے کہ کسی حدیث کو متفق علیہ کہنے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس حدیث کا پہلا راوی دونوں کی روایتوں میں ایک ہی صحابی ہو، خواہ دونوں روایتوں کے متن کی تفصیل، اندازِ بیان اور الفاظ کسی حد تک ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

امام نووی نے اپنی کتاب ''الاربعین نبوی'' کی پہلی حدیث ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ'' کو متفق علیہ قرار دیا ہے مگر اُنہوں نے اس میں صحیح بخاری کی جو حدیث درج کی ہے اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا متن صحیح مسلم کی حدیث سے قریب تر ہے۔ بلکہ وہی حدیث لے لی ہے جو صحیح بخاری میں سب سے پہلے آئی ہے جبکہ ان دونوں کی تخریج میں متن اور ترتیب کے لحاظ سے کئی اختلافات موجود ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہی حدیث درج ذیل سات مقامات پر مختلف طریقوں سے روایت کی ہے:

1۔ کتاب بدء الوحی: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم

2۔ کتاب الایمان: باب ما جاء ان الاعمال بالنية

3۔ کتاب العتق: باب الخطاء والنسیان فی العتاقة والطلاق

4۔ کتاب مناقب الانصار: باب هجرة النبی صلی الله علیه وسلم و اصحابه الی المدینة

5۔ کتاب النکاح: باب من هاجر او عمل خیراً لتزویج امراء ة فله ما نویٰ

6۔ کتاب الایمان والنذور: باب النية فی الایمان

7۔ کتاب الحیل: باب فی ترك الحیل

امام مسلم نے اس حدیث کو **کتاب الامارة: باب قوله علیه السلام انما الاعمال بالنية** میں روایت کیا ہے۔ مگر اس کا متن صحیح بخاری کی مذکورہ سات احادیث میں سے صرف اس حدیث سے مطابقت رکھتا ہے جو **کتاب الایمان والنذور: باب النية فی الایمان** میں آئی ہے۔

یہ تھی وہ مشکل جو مجھے درپیش تھی اور میں یہ مشقت آزما کام نہ کر سکتا اگر پہلے سے میری یہ دو مرتب کردہ کتب موجود نہ ہوتیں:

1۔ جامع مسانید صحیح بخاری

2۔ قرة العینین فی اطراف الصحیحین

میں نے اپنی ان دونوں کتابوں سے بڑی مدد لے کر یہ تیسرا صبر آزما کام مکمل کیا ہے، اور اس کا نام ''**اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فِي مَ اِتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ**'' رکھا ہے۔

میری اس کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابن صلاح نے صحیح حدیث کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:

1۔ وہ حدیث جسے امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے بیان کیا ہو۔

2۔ وہ جو صرف صحیح بخاری میں ہو۔
3۔ وہ جو صرف صحیح مسلم میں ہو۔
4۔ وہ جو ان دونوں شرطوں کے مطابق ہو مگر ان میں نہ ہو۔
5۔ وہ جو صرف صحیح بخاری کی شرائط کے مطابق ہو مگر اُس میں نہ ہو۔
6۔ وہ جو صرف صحیح مسلم کی شرائط کے مطابق ہو مگر اُس میں نہ ہو۔
7۔ وہ جسے صحیحین کے سوا کسی اور محدث نے اپنی کتاب میں صحیح حدیث کے طور پر درج کیا ہو۔

یہی صحیح حدیث کی بنیادی اقسام ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ اور افضل پہلی قسم ہے جسے متفق علیہ حدیث بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس حدیث کے صحیح ہونے پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ اس پر پوری اُمت کا اتفاق ہے۔ اگرچہ بظاہر اُمت بھی عملی طور پر ان احادیث پر متفق نظر آتی ہے۔ اس قسم کی ہر حدیث کی صحت تسلیم شدہ ہے اور اس کے ذریعے علم نظری یقینی حاصل ہوتا ہے۔

میرے علم میں سوائے ایک کتاب کے اور کوئی کتاب موجود نہیں جس میں متفق علیہ احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔ یہ کتاب شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی مرحوم کی ''زاد المسلم فی ما اتفق علیہ البخاری والمسلم '' ہے۔ لیکن اس میں بھی تمام متفق علیہ احادیث کا احاطہ نہیں کیا گیا۔ صرف قولی احادیث کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ ان حدیثوں کو شامل کیا ہے جنہیں دونوں اماموں نے '' کان من شمائلہ'' کے الفاظ سے یا لفظ '' نھی '' سے بیان کیا ہے اور ان سب کی کل تعداد 1368 ہے۔

امام نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ؛

> ''جب کوئی صحابہ یہ الفاظ استعمال کرے ''ہم یہ کہا کرتے تھے'' یا ''ہم یہ کیا کرتے تھے'' یا ''لوگ یہ کہا کرتے تھے'' یا ''لوگ یوں کیا کرتے تھے'' یا ''ہم لوگ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے'' تو ایسی روایات کو مرفوع کہا جائے یا موقوف۔ اس سلسلے میں محدثین میں اختلاف ہے۔ امام ابوبکر اسمٰعیل کے نزدیک ایسی حدیث مرفوع نہیں بلکہ موقوف کہلائے گی۔ ہم ایک الگ فصل میں ان شاء اللہ موقوف کے حکم کی بحث کریں گے۔ جمہور محدثین اور علمائے فقہ و اصول کے نزدیک اگر صحابی راوی نے اس حدیث کو نبی ﷺ کے زمانے کی طرف منسوب نہیں کیا تو وہ موقوف ہوگی مرفوع نہیں ہوگی۔ اگر اس نے اس طرح کے الفاظ کہ ''ہم نبی ﷺ کی زندگی میں'' یا ''آپؐ کے زمانے میں'' یا ''جب آپؐ موجود تھے'' یا ''آپؐ ہمارے درمیان موجود تھے'' وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ ''ایسا کرتے تھے'' کہہ کر اسے آپؐ کے زمانے کی طرف منسوب کر دیا ہو تو وہ حدیث مرفوع ہوگی۔ یہی رائے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب کوئی کام رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا گیا ہوگا تو اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ آپؐ کو اس کی اطلاع ضرور ہوئی ہوگی اور آپ نے اسے جائز قرار دیا ہوگا۔ لہٰذا ایسی حدیث مرفوع کہلائے گی۔ بعض دوسرے محدثین کی رائے ہے کہ حدیث میں جس فعل کا ذکر ہو وہ

اگر ایسا فعل ہے جو عام طور پر چھپا کر نہیں کیا جاتا بلکہ سب کے سامنے کیا جاتا ہے تو ایسی حدیث مرفوع ہو گی ورنہ موقوف۔ ابن صلاح نے اسی رائے کو صحیح مانا ہے۔ البتہ جب کوئی صحابہ راوی یہ کہے کہ ''ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا'' یا ''ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا'' یا ''یہ کام سنت ہے'' وغیرہ تو ایسی حدیث جمہور اہل علم وفن کے ہاں مرفوع ہے اور یہی رائے صحیح ہے۔''

سید جمال الدین قاسمیؒ نے اپنی کتاب ''قواعد التحدیث'' میں لکھا ہے کہ؛

''امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے بعض فتاویٰ میں لکھا ہے کہ جب مطلق ''حدیث نبوی'' کہا جائے تو اس سے نبی ﷺ کی قولی، فعلی یا تقریری حدیث مراد لی جائے گی۔''

یہی وجہ ہے کہ کتاب ''زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری والمسلم'' اور کتاب ''اللولؤ والمرجان'' کی احادیث کی تعداد میں اختلاف ہے۔ پہلی میں 1368 جبکہ دوسری میں 1906 حدیثیں ہیں۔

میں نے اپنی کتاب ''اللولؤ والمرجان'' میں ہر حدیث کا متن صحیح بخاری سے لیا ہے اور تمام ابواب و کتب کے نام صحیح مسلم سے اُس کی ترتیب کے مطابق لیے ہیں۔

قارئین کرام!

آپ کے سامنے وہ کتاب ہے جس میں اعلیٰ پائے کی صحیح احادیث ہیں۔ ان کو حرزِ جان بنائیے اور ان پر عمل کیجیے۔

﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾

[آل عمران: 53]

''اے ہمارے رب! ہم اُس چیز پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل کی ہے۔ ہم نے تیرے رسولؐ کی پیروی قبول کی۔ ہمارا نام دین حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

محمد فواد عبدالباقی

* * *

عرضِ مترجم

قرآن مجید کے بعد اسلامی شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ (Basic Source of Islamic Sharia) سنت ہے جس کی اساس احادیث صحیحہ پر ہے۔ ان صحیح احادیث میں سب سے اعلیٰ درجہ اُن کا ہے جن کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق ہو۔ ایسی احادیث کو ''متفق علیہ'' کہا جاتا ہے۔

علامہ محمد فواد عبدالباقی نے تمام متفق علیہ احادیث کو، جن کی تعداد 1906 ہے، ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے جس کا نام ''اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ'' ہے اور اسے مختصر کر کے ''اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ'' کہتے ہیں۔

علامہ موصوف نے اس سے پہلے کئی اہم علمی کام کیے جن میں ''المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم'' نامی کتاب شامل ہے اور جو قرآن کے تمام الفاظ کا نہایت عمدہ، مستند اور مکمل انڈکس ہے۔

زیر نظر کتاب ''اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ'' کا نام قرآن کی درج ذیل آیات کی طرف تلمیح ہے:

﴿ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ٥ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ ﴾ [الرحمٰن: 19تا23]

''اُسی (اللہ) نے دو طرح کے سمندر بنا دیے اور اُن کو آپس میں ملا دیا۔ مگر ان کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیا جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ تو تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔ پھر ان دونوں قسم کے سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ تو تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔''

گویا اس کتاب میں احادیث کے دو سمندروں ...... صحیح بخاری اور صحیح مسلم ...... کو ملا دیا گیا ہے اور ان دونوں کے ''موتی مرجان'' ایک ہی لڑی میں پرو دیے گئے ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ صحیح بخاری کو اگرچہ تمام کتب احادیث پر فضیلت حاصل ہے تاہم اس کی احادیث کی ترتیب مناسب نہیں۔ اس میں کوئی حدیث تلاش کرنی ہو تو بہت مشکل سے ملتی ہے اور بعض اوقات ایسے باب اور کتاب میں جا ملتی ہے جہاں اس کے موجود ہونے کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس صحیح مسلم (جس کا درجہ صحیح بخاری کے بعد آتا ہے) میں احادیث کی

ترتیب اور ابواب بندی نہایت عمدہ ہے جس کے نتیجے میں اس میں کوئی حدیث ڈھونڈنا بہت آسان ہے۔ کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ہر حدیث کو اس کے مناسب اور متعلق مقام پر درج کیا ہے اور ساتھ ہی اس سے ملتی جلتی احادیث کے تمام طُرق جمع کر دیے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ''اللؤلؤ والمرجان'' میں ہر حدیث کا متن صحیح بخاری سے مگر اس کی ترتیب صحیح مسلم کے ابواب و کتب سے لی گئی ہے اور یہ دنیا میں صحیح ترین اور مستند ترین احادیث کا مجموعہ بن گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کا عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے مگر اصل کتاب کے برعکس ہر حدیث کا حوالہ باب اور کتاب سے دینے کی بجائے اُس کے نمبر شمار کے لحاظ سے دیا ہے۔ سلسلہ نمبر کے لیے ''مکتبہ دار السلام'' کی مطبوعہ ''الكتب الستة'' پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اس میں صحیح بخاری کی احادیث کے نمبر ہماری مروجہ کتب کے مطابق ہیں مگر صحیح مسلم کی احادیث میں اُس کے مقدمے کی احادیث کو بھی شمار کر لیا گیا ہے جن کی تعداد 93 ہے۔ مروجہ کتب میں صحیح مسلم کی حدیث تلاش کرنے کے لیے اُن کے دیے ہوئے نمبروں میں سے 93 کا عدد تفریق کر کے مطلوبہ حدیث نمبر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود بعض نسخوں میں ایک دو نمبر آگے پیچھے ہونے کا امکان بھی موجود ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے اور میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

لاہور
15۔ اپریل 2005ء
5۔ ربیع الاوّل 1426ھ

والسلام
محمد رفیق چودھری

* * *

مقدمہ

رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

1. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ. (بخاری:106، مسلم:2)

1۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: میرے بارے میں جھوٹ نہ بولو۔ اس لیے کہ جو میرے بارے میں جھوٹ گھڑے گا، وہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔

2. قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِيْ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری:108، مسلم:3)

2۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے تمہارے سامنے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے جو چیز روکتی ہے، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی بات گھڑ کر میری طرف منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

3. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری:110، مسلم:4)

3۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر کوئی جھوٹ گھڑ کر میری طرف منسوب کرے گا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

4. عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری:1291، مسلم:5)

4۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بارے میں جھوٹ بولنا کسی دوسرے شخص کے بارے میں جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، جو شخص جان بوجھ کر جھوٹ میری طرف منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

* * *

1...... ﴿ کتاب الایمان ﴾

ایمان کے بارے میں

5. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: مَا الْإِيْمَانُ قَالَ: الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ. قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ: قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾ الْآيَةَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ.

(بخاری:50، مسلم:97)

5۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دن نبی ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، فرشتوں پر، قیامت کے دن اللہ کے حضور پیش ہونے پر، اللہ کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کا یقین رکھو۔ اس نے مزید سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے: (1) تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ (2) نماز قائم کرو۔ (3) زکوٰۃ دو۔ (4) اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ یقیناً تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ میں تم کو قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں۔ جب لونڈی اپنا آقا جنے گی اور جب اونٹوں کے سیاہ فام چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے۔ قیامت کا علم اُن پانچ غیبی اُمور میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ..... ''قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس جگہ اس کو موت آنی ہے۔'' (لقمان:34)

پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے واپس بلاؤ'' مگر وہ نہ ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبرائیل علیہ السلام تھے، لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔''

6. عَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

6۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ کی خدمت میں نجد

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ". فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا. قَالَ: لَا ،إِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَصِيَامُ رَمَضَانَ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: ، وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا. قَالَ: " لَا ،إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ. قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.
(بخاری:46، مسلم:100)

کا ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی گنگناہٹ تو سنائی دیتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی تھی، جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اور نماز بھی مجھ پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں، اگر تم رضا کارانہ ادا کرنا چاہو تو کرو۔ اور فرمایا: ماہِ رمضان کے روزے۔ سائل نے پوچھا: کیا اور روزہ بھی مجھ پر ہے؟ فرمایا: نہیں البتہ اگر تم رضا کارانہ رکھنا چاہو تو رکھو۔ آپ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا۔ اس نے پوچھا: کیا مجھ پر اور کوئی ادائیگی ضروری ہے؟ فرمایا: نہیں البتہ تم رضا کارانہ جو کچھ دینا چاہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص واپس چلا اور کہتا جاتا تھا: میں نہ اس میں اضافہ کروں گا نہ کمی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاح پا گیا اگر اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی۔

7. عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. فَقَالَ: الْقَوْمُ مَا لَهٗ مَا لَهٗ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :أَرَبٌ مَا لَهٗ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ. ذَرْهَا". قَالَ: كَأَنَّهٗ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ. (بخاری:5983، مسلم:106)

7۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ کیوں اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: کچھ نہیں ہوا۔ اسے مجھ سے کام ہے۔ اسے کہنے دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اللہ کی عبادت کر، اس میں شرک نہ کر نماز قائم کر۔ زکوٰۃ ادا کر اور رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کر۔ اب نکیل چھوڑ دے"

8. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: :تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ" قَالَ: : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا. (بخاری:1347، مسلم:107)

8۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی غیر کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں ان پر پورا پورا عمل کروں گا، یہ کہہ کر جب وہ شخص واپس جانے کے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے، وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

9. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: :قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ:

9۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے: (1) یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. (بخاری:8، مسلم:113)

اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوٰۃ ادا کرنا (4) بیت اللہ کا حج کرنا (5) اور رمضان کے روزے رکھنا۔

10. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ. قَالُوا رَبِيْعَةُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى.'' فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَائَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ. وَسَأَلُوْهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ: احْفَظُوْهُنَّ وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَائَكُمْ. (بخاری:53، مسلم:116)

10۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون لوگ ہیں؟ یا (آپ ﷺ نے فرمایا) کس قبیلہ کا وفد ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: ہمارا تعلق قبیلۂ ربیعہ سے ہے۔ آپ ﷺ سے فرمایا: ''تم لوگوں (یا وفد)'' کو خوش آمدید! باعزت اور سرخرو آؤ! ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینے میں حاضر ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان یہ قبیلہ یعنی کفارِ مضر کا قبیلہ حائل ہے۔ آپ ﷺ ہمیں ایسے جامع امور فرما دیجیے جو ہم ان لوگوں کو بھی جا کر بتا دیں جو ہمارے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے اور جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ سے مشروبات کے متعلق بھی دریافت کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کے کرنے کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ سب کو چھوڑ کر صرف اللہ پر ایمان لائیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور انہیں حکم دیا کہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور ماہِ رمضان کے روزے رکھیں اور غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) بیت المال میں دیا کریں۔ چار چیزوں سے آپ ﷺ نے منع فرمایا یعنی چار قسم کے برتنوں حنتم، دُبّا، نقیر اور مقیر میں پانی رکھنے اور پینے سے منع فرمایا (راوی کہتے ہیں: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کبھی کبھی ''نقیر'' کی بجائے ''مزفت'' بولا کرتے تھے)۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ ان احکام کو ذہن نشین کر لو۔ جو لوگ تمہارے علاقے میں پیچھے رہ گئے ہیں اور یہاں حاضر نہیں ہو سکے، اُن کو بھی ان احکام سے مطلع کر دو۔

11. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا

11۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے معاذ! تم ایسے

تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ. فَإِذَا فَعَلُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ .
(بخاری:1458، مسلم:121، 123)

12. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

13. أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. فَقَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: هَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا. قَالَ: عُمَرُ رضي الله عنه فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ . (بخاری:1400، مسلم:124)

14. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ . (بخاری:2946، مسلم:125، 126)

15. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ.

لوگوں کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ تم سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا۔ اگر وہ اللہ کو پہچان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی قبول کر لیں تو انہیں مطلع کرنا کہ اللہ نے ان پر ان کے مال کی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے گی اور انہی کے غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس حکم کو بھی تسلیم کر لیں اور زکوٰۃ دینے پر آمادہ ہو جائیں تو ان کی زکوٰۃ وصول کرنا، خبردار! لوگوں کے بہترین مال کو ہاتھ نہ لگانا۔‘‘

12۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی فریاد اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔ (بخاری:2448، مسلم:121)

13۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ وفات پا گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں عرب کے بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ آپ کس طرح لوگوں سے جنگ کریں گے جب کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ’’مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ لا اِلٰہ الاّ اللہ کا اقرار نہ کر لیں۔ چنانچہ جس شخص نے اس کلمۂ طیبہ کی شہادت دی، اس نے اپنا جان و مال محفوظ کر لیا۔ مگر یہ کہ اسلام کا اس پر کوئی حق ہو۔ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔‘‘ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور روزہ میں فرق کرے گا، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ان لوگوں نے مجھے ایک اونٹنی دینے سے بھی انکار کیا تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (بعد میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا اللہ کی قسم اصل بات یہ تھی کہ اللہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حق پر ہیں۔

14۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا اِلٰہ الاّ اللہ کا اقرار نہ کر لیں۔ جس شخص نے لا اِلٰہ الاّ اللہ کا اقرار کر لیا اس نے اپنا جان و مال محفوظ کر لیا سوائے اس کے کہ اس پر کوئی قانونی حق واجب الادا ہو اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہو گیا۔‘‘

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . (بخاری:25، مسلم:129)

16. عَنْ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَ هُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ. قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ طَالِبٍ” يَا عَمِّ قُلْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ. فَقَالَ: أَبُوجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ. فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَ: ةِ حَتّٰى قَالَ: أَبُوْ طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﴾ الْآيَةَ .

(بخاری:1360، مسلم:132)

17. عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.

(بخاری:3435، مسلم:140)

15۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا إلٰہ إلاّ اللہ کی شہادت دیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب لوگ ان اعمال پر کاربند ہو جائیں گے تو ان کا جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہو جائے گا سوائے اس حق کے جو اسلام کا ان پر واجب الادا ہوگا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہوگا۔“

16۔ حضرت مُسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ابوطالب کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چچا جان! کلمہ لا إلٰہ إلاّ اللہ کا اقرار کر لیجیے۔ یہی وہ کلمہ ہے جس پر میں اللہ کے ہاں آپ کے مسلمان ہونے کی شہادت دوں گا۔“ اس موقع پر ابو جہل اور عبداللہ بن اُمیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ اس کے بعد نبی ﷺ مُسلسل ابو طالب کے سامنے کلمہ لا إلٰہ إلاّ اللہ کا اقرار کر لینے کی دعوت پیش کرتے رہے اور وہ دونوں (ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ) اپنی بات دہراتے رہے۔ ابوطالب نے آخری بات جو ان دونوں سے کہی، یہ تھی: ”میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں“ اور کلمہ لا إلٰہ إلاّ اللہ کا اقرار کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی قسم، میں آپ کے لیے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ ..... (التوبہ: آیت:113)“ نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دُعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ دوزخ کے مستحق ہیں۔“

17۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اللہ کے رسول اور کلمۃُ اللہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القا فرمایا اور رُوح اللہ ہیں۔ یہ شہادت دی کہ جنت اور دوزخ برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

18. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا أَنَا رَدِیْفُ النَّبِیِّ ﷺ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ إِلَّا اٰخِرَةُ الرَّحْلِ. فَقَالَ: یَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! قُلْتُ لَبَّیْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: یَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّیْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: یَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّیْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ. قَالَ: : هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ أَنْ یَعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: یَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ قُلْتُ : لَبَّیْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ. فَقَالَ: هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ. قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: : حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا یُعَذِّبَهُمْ. (بخاری:5967 مسلم:143)

18۔ حضرت معاذ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان صرف کجاوے کی لکڑی حائل تھی، اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ ؓ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: اے معاذ ؓ! میں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ پھر آپ ﷺ مزید نے تیسری بار فرمایا: اے معاذ ؓ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی غیر کو عبادت میں ذرا بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔'' اس کے بعد فرمایا: اے معاذ ؓ! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے اللہ کا حق ادا کر دیں تو اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں: فرمایا: ''بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ پھر وہ ان کو عذاب نہ دے۔''

19. عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی حِمَارٍ یُقَالُ لَهٗ عُفَیْرٌ، فَقَالَ: : یَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِیْ حَقَّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ یَعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا یُعَذِّبَ مَنْ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا. فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: : لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّكِلُوْا. (بخاری: 2856، مسلم:144)

19۔ حضرت معاذ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے عفیر نامی گدھے پر سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟ اور اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور عبادت میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں تک نہ پہنچادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، انہیں یہ خوشخبری نہ دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔

20. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: : یَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! قَالَ: : لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ! قَالَ: : یَا مُعَاذُ. قَالَ: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ ثَلَاثًا. قَالَ: ''مَا مِنْ أَحَدٍ یَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

20۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جب حضرت معاذ ؓ نبی ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ حضور ﷺ نے سے فرمایا: اے معاذ بن جبل! حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ تین مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو مخاطب کیا اور ہر مرتبہ حضرت معاذ ؓ نے یہی الفاظ دہرائے۔ تیسری مرتبہ فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت

صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: : "إِذًا يَتَّكِلُوْا" وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَأَثُّمًا.

(بخاری:128، مسلم:148)

21. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: : اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ. (بخاری:9، مسلم:152)

22. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ. (بخاری:24، مسلم:154)

23. عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: : قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ.

24. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: : تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

25. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: : قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ. (بخاری:11، مسلم:163)

26. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. (بخاری:16، مسلم:166)

27. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں یہ بات لوگوں کو بتا دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا: نہیں! پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنی وفات کے وقت بیان کی، اس خیال سے کہ حدیث نہ بیان کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں۔

21۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیص لی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ (60) سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

22۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

23۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔ (بخاری:6117، مسلم:156)

24۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا۔ اسلام میں کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ تم غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو خواہ واقف ہو یا اجنبی سلام کرو۔ (بخاری:12، مسلم:160)

25۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کس شخص کا اسلام سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

26۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پا لے گا:

(1) وہ جسے اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔
(2) وہ جو اگر کسی شخص سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے۔
(3) وہ جسے کفر کی حالت کی طرف واپس لوٹنا ایسے ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

27۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے اپنے والدین، اولاد اور

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (بخاری:14، مسلم:168)

28. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. (بخاری:13، مسلم:170)

29. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: : قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. (بخاری:6018، مسلم:174)

30. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. (بخاری:6019، مسلم:176)

31. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ هَاهُنَا ، أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (بخاری:3302، مسلم:181)

32. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. (بخاری:4388، مسلم:182)

33. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ

ساری دنیا کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

28۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

29۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اگر بولے تو بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

30۔ حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ’’جائزہ اور خاطر تواضع سے۔ سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ’’جائزہ‘‘ کب تک ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: جائزہ ایک دن ہے اور ضیافت تین دن رات! اور جو اس سے بھی بڑھ جائے وہ پھر اس کے لیے صدقہ ہوگا۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اگر بولے تو بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

31۔ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایمان یمنی ہے یعنی ادھر (یمن میں) ہے۔ یاد رکھو سختی اور سنگ دلی ان اُونٹوں کے چرواہوں میں پائی جاتی ہے جو اونٹوں کی دُموں کے پاس کھڑے ہو کر ہانک لگاتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے قبائل میں، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں۔

32۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، یہ لوگ نرم دل اور لطیف مزاج کے مالک ہیں ’’فقہ‘‘ یمنی ہے اور ’’حکمت‘‘ یمن والوں کی ہے۔

33۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر کا سرچشمہ مشرق کی جانب ہے اور فخر وغرور اونٹ اور گھوڑے والوں

وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِیْ أَهْلِ الْخَیْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِینَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِینَةُ فِی أَهْلِ الْغَنَمِ .
(بخاری:3301، مسلم:185)

میں پایا جاتا ہے جو بڑے بڑے ریوڑ پالنے والے اور ہانکا کرنے والے وحشی ہیں، نرمی اور بُردباری بھیڑ بکریاں پالنے والوں کا وصف ہے۔

34. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْفَخْرُ وَالْخُیَلاءُ فِی الْفَدَّادِینَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِیْنَةُ فِیْ أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ یَمَانِیَةٌ .
(بخاری:3499، مسلم:187،188)

34۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فخر و غرور اُونٹوں کے وحشی مالکوں کا خصوصی وصف ہے۔ نرمی اور بُردباری بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں ہے اور ایمان یمن والوں میں ہے اور حکمت و دانائی بھی یمن سے تعلق رکھتی ہے۔

35. عَنْ جَرِیرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَایَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِیْ "فِیْمَا اسْتَطَعْتُ" وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .
(بخاری:7204، مسلم:199)

35۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مُبارک پر بیعت کی تھی کہ "احکامِ اِلٰہی سنوں گا اور اطاعت کروں گا اور ہر مسلمان کی بھلائی چاہوں گا۔" تو آپ ﷺ نے مجھے تاکید فرمائی تھی کہ کہو: "جس قدر میرے بس میں ہوگا۔"

36. قَالَ: أَبُو هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ .
(بخاری:5578، مسلم:202)

36۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کوئی شخص اس وقت مومن نہیں ہوتا جب وہ کوئی قیمتی مال لوٹ رہا ہو اور لوگ اس کی وجہ سے اس کی طرف نِگاہیں اٹھائیں۔

37. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى یَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.
(بخاری:34، مسلم:210)

37۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار خصلتیں ایسی ہیں اگر سب کی سب کسی شخص میں موجود ہوں تو وہ پورا منافق ہوگا۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے گی اس میں نفاق کی ایک صفت موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اس کو ترک نہ کردے: اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور اگر عہد کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑے تو بدگوئی کرے۔

38. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: : آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.
(بخاری:33، مسلم:211)

38۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مُنافق کی تین نشانیاں ہیں: (1) بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے (2) وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے (3) اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔

39. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: : أَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ: لِأَخِیْهِ

39۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر

يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا.

ہو جاتا ہے۔ (بخاری: 6104، مسلم: 215)

40. عَنْ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.
(بخاری: 3508، مسلم: 217)

40۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا جس شخص نے جان بوجھ کر خود کو اپنے باپ کی بجائے دوسرے باپ کی طرف منسوب کیا اس نے کفر کیا اور جس نے کسی ایسی قوم (قبیلہ) میں سے ہونے کا دعویٰ کیا جس سے اس کا کوئی نسبی رشتہ نہ ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

41. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ. (بخاری: 6768، مسلم: 218)

41۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے آباؤ اجداد کو چھوڑ کر خود کو دوسروں کی طرف منسوب نہ کرو کیونکہ اپنے حقیقی باپ کے باپ ہونے سے انکار کرنا کفر ہے۔

42. عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.
(بخاری: 6766، 6767، مسلم: 220)

42۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ: جو شخص جانتے بوجھتے یہ دعویٰ کرے کہ اس کا باپ اس کے حقیقی والد کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ہے اس پر جنت حرام ہے۔ یہ حدیث جب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا اس حدیث کو میں نے اپنے دونوں کانوں سے نبی ﷺ سے خود سُنا اور میرے حافظے نے اسے یاد رکھا۔

43. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (بخاری: 48، مسلم: 221)

43۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) اور مسلمانوں سے جنگ کرنا کفر ہے۔

44. عَنْ جَرِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.
(بخاری: 121، مسلم: 223)

44۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھے حکم دیا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لیے کہوں، چنانچہ جب لوگ خاموش ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانو! میرے بعد پھر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔

45. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ: شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری: 6166، مسلم: 225)

45۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ باہم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔

46. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ:

46۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر فجر کی نماز ادا کی، اس رات بارش ہوئی تھی اور صبح کے وقت نمی باقی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر دریافت فرمایا: تمہیں معلوم ہے اللہ نے کیا فرمایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

رَبُّكُمْ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

(بخاری:846، مسلم:231)

: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے فرمایا ہے: آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی ہے اُس نے مجھے مانا اور ستاروں کے موثر ہونے کا انکار کیا اور جس نے کہا کہ بارش فلاں ستارے کے اثر سے ہوئی ہے اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔

47. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ.

(بخاری:17، مسلم:236)

47۔ حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

48. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ.

(بخاری:3784، مسلم:237)

48۔ حضرت براء ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت ایک مومن ہی کرتا ہے اور انصار سے بغض کوئی منافق ہی رکھ سکتا ہے۔ جو شخص انصار سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے نفرت فرمائے گا۔

49. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَ بَلٰى. قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ قُلْنَ بَلٰى. قَالَ: فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا.

(بخاری:304، مسلم:241)

49۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ میں جب خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ خواتین! صدقہ دیا کرو کیونکہ مجھے (معراج میں) دکھایا گیا کہ دوزخ میں تمہاری تعداد زیادہ ہے۔ خواتین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکر گزاری کرتی ہو۔ میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو عقل اور دین کے لحاظ سے ناقص ہونے کے باوجود عقل منداور محتاط مرد کے عقل و ہوش کو تم سے زیادہ شکار کرنے والی ہو۔ خواتین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم دین و عقل کے لحاظ سے کس طرح ناقص ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے؟ خواتین نے عرض کیا یقیناً! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز عورتوں میں عقل کم ہونے کی دلیل ہے۔ دوسرے! کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت حیض کی حالت میں نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ خواتین نے عرض کیا: درست ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز خواتین کے دین کے ناقص ہونے کا ثبوت ہے۔

50. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ

50۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ

أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

(بخاری:26، مسلم:248)

افضل ترین عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حجِ مبرور (مقبول)۔

51. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ. قَالَ: تُعِيْنُ ضَايِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ .

(بخاری:2518، مسلم:250)

51۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، پھر میں نے دریافت کیا: کیسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو قیمتی اور مالک کو سب سے زیادہ پسند ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر میں یہ کام نہ کرسکوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کام کرنے والے کی مدد کرو یا کسی ایسے شخص کا کام کردو جو کام کرنا نہیں جانتا یا کر نہیں سکتا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو۔ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی ذات پر کرتے ہو۔

52. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ ،أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا ،قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ؟ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قَالَ: حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ.

(بخاری:527، مسلم:254)

52۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا! میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین سے حُسنِ سلوک! میں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمائیں۔ اور اگر میں مزید پوچھتا تو آپ ﷺ اور بھی بیان فرماتے۔

53. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ. قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ. قَالَ: وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ. قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ .

(بخاری:4477، مسلم:258)

53۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو کسی غیر اللہ کو اللہ کا شریک ٹھہرائے، حالانکہ اللہ تیرا خالق ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ تو واقعی بہت بُری بات اور بہت بڑا گناہ ہے۔ پھر میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے بچے کو اس خیال سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگا۔ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

54. عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

54۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں

قَالَ: النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا. قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ. قَالَ: فَمَا زَالَ یُكَرِّرُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَهُ سَكَتَ .

(بخاری:2654، مسلم:259)

تمہیں نہ بتادوں کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین بار دُہرائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ضرور بتا دیجیے! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ غیر کو شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا, یہ کلمات ارشاد فرماتے ہی آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے جب کہ پہلے آپ ﷺ ٹیک لگائے آرام فرما رہے تھے اور مزید فرمایا: اور یاد رکھو جھوٹ بولنا (بڑا گناہ ہے) اس فقرے کو آپ ﷺ اس حد تک بار بار دہراتے رہے کہ ہم نے اپنے دلوں میں کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہوجائیں یعنی یہ تکرار فرمانا ترک کردیں۔

55. عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ. قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ .

(بخاری:2653، مسلم:260)

55۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (1) اللہ کے ساتھ غیر کو شریک بنانا (2) والدین کی نافرمانی کرنا (3) انسان کو قتل کرنا (4) اور جھوٹی گواہی دینا۔

56. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ. قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: : الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْیَتِیمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ . (بخاری:2766، مسلم:262)

56۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سات تباہ کردینے والے کاموں سے بچو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (1) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (2) جادو کرنا (3) اس جان کو ہلاک (قتل) کرنا جس کا ہلاک کرنا اللہ نے حرام کردیا ہے مگر یہ کہ کسی حق کی بنا پر قتل کیا جائے (4) سود کھانا (5) یتیم کا مال ہڑپ کرنا (6) جنگ کے دن منہ موڑ کر بھاگ جانا (7) اور پاک دامن بھولی بھالی مومن خواتین پر تہمت لگانا۔

57. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ یَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ: یَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ أَبَاهُ وَیَسُبُّ أُمَّهُ .

(بخاری:5973، مسلم:263)

57۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہت بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر لعنت بھیجے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ کوئی شخص دوسرے شخص کے والد کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو گالی دے۔

58. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: : قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ .

58۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ کے ساتھ غیر کو شریک ٹھہراتا تھا وہ دوزخ میں جائے گا (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اور میں کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس کا دامن شرک سے پاک ہو وہ جنت میں

(بخاری:1238، مسلم:268)

59. عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّیْ فَاخْبَرَنِیْ اَوْ قَالَ: بَشَّرَنِیْ اَنَّـهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِی لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ .قَالَ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ . (بخاری:1237، مسلم:272)

60.عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: : مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ. قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ. قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِیْ ذَرٍّ. وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ.

(بخاری:5827، مسلم:273)

61. عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِیُّ اَنَّه قَالَ: لِرَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَأَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَیَّ بَالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَقْتُلُهُ يَارَسُوْلُ لِلّٰهِ بَعْدِ أَنْ قَالَ: هَا؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّهُ قَطَعَ اِحْدٰی يَدَیَّ ثُمَّ قَالَ: ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا

جائے گا۔

59۔ حضرت ابو ذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پاس رب کی طرف سے ایک پیغامبر آیا اور اس نے مجھے خبر دی یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: مجھے خوشخبری دی کہ میری اُمت میں سے جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اس کا دامن شرک سے پاک ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: کہ خواہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں خواہ اس نے زنا یا چوری جیسا جُرم بھی کیا ہو۔

60۔ حضرت ابو ذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ سفید چادر اوڑھے سو رہے تھے چنانچہ میں دوبارہ حاضر ہوا اب آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر اسی پر قائم رہتے ہوئے مر گیا وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا: خواہ اس نے زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا ہو۔ میں نے پھر عرض کیا کہ واقعی خواہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ زنا اور چوری جیسا جرم کیا ہو۔ میں نے تین بار یہی الفاظ دہرائے کہ خواہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ زنا اور چوری کر مرتکب ہوا ہو اور خواہ یہ بات ابوذر ؓ کے لیے کتنی ہی پریشان کن کیوں نہ ہو۔ حضرت ابوذر ؓ جب بھی یہ عمل بیان کیا کرتے تھے "وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ أَبِیْ ذَرٍّ" (خواہ ابوذر ؓ اپنی ناک خاک آلود کرلیں) ضرور کہا کرتے تھے۔

61۔ مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر میرا کسی کافر سے سامنا ہو جائے اور ہم ایک دوسرے سے باقاعدہ جنگ کریں جس میں وہ میرے ایک ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر میرا ہاتھ کاٹ دے پھر وہ کسی درخت کے پیچھے چلا جائے اور کہے کہ میں اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں (اسلام قبول کرتا ہوں): یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس کے ایسا کہنے کے بعد میں اسے قتل کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم اسے قتل نہ کرو! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے اور ہاتھ کاٹنے کے بعد یہ الفاظ کہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ بھی ہو تم اسے

تَقْتُلَهُ، فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِیْ قَالَ (بخاری:4019، مسلم:274)

ہر گز قتل نہ کرو اور اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ اس مقام پر ہو گا جس پر اسے قتل کرنے سے پہلے تم تھے۔ اور تم اس مقام پر ہو گے جس پر کلمہ **لا اله اِلّا الله** کہنے سے پہلے وہ تھا۔

62. عَنْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَی الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِیُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِیْ حَتّٰی قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُسَامَةُ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰی تَمَنَّيْتُ أَنِّیْ لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

(بخاری:4269، مسلم:278)

62۔ حضرت اسامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ''حُرقہ'' کی جانب روانہ کیا اور ہم نے صبح دم ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی اور میں اور ایک انصاری جوان اس قبیلہ کے ایک شخص کے پیچھے لگ گئے۔ پھر جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ یہ سنتے ہیں انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد جب ہم واپس آئے اور رسول اللہ ﷺ کو میرے اس فعل کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ ؓ! تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا: اس نے جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا۔ لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس فقرے کا اس قدر تکرار فرمایا کہ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی: ''کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا'' اور آپ ﷺ کی ناراضی کا ہدف نہ بنتا۔

63. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری:7070، مسلم:280)

63۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

64. عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

(بخاری:7071، مسلم:282)

64۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

65. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: النَّبِیُّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ.

65۔ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے منہ سر پیٹا، گریبان چاک کیا اور زمانۂ جاہلیت کے سے فقرے بولے اور نعرے لگائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری:1298، مسلم:285)

66. عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَجِعَ أَبُوْ مُوْسٰی وَجَعًا شَدِيْدًا فَغُشِیَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِیْ حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ بَرِءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

66۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ ایک مرتبہ شدید درد میں مبتلا ہوئے حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے اس حالت میں آپ کا سر آپ کے گھر والوں میں سے کسی خاتون کی گود میں تھا (اور وہ چیخ و پکار میں مشغول تھی) ابوموسیٰ ؓ چونکہ بے ہوش تھے اس لیے اس عورت کی چیخ و پکار پر کسی ردِ عمل کر اظہار نہ کر سکتے تھے چنانچہ جب آپ ؓ ہوش میں آئے تو فرمایا: میں ان سب باتوں سے بیزاری کرتا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

(بخاری:1296، مسلم:287)

جن سے نبی ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (مصیبت میں) چیخ وپکار کرنے والی، سر منڈانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اظہارِ بیزاری فرمایا ہے۔

67. عَنْ حُذَيْفَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری:6056، مسلم:290)

67۔ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چُغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

68. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِیَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ، رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ﴾.

(بخاری:2358، مسلم:293)

68۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک وہ شخص جس کے پاس سفر میں اپنی ضرورت سے زائد پانی موجود ہو اور وہ دوسرے مُسافر کو دینے سے انکار کر دے۔ دوسرا وہ شخص جس نے امام کی بیعت محض دنیوی اغراض ومفادات کی خاطر کی ہو۔ چنانچہ امام اگر اسے دنیوی مال ومتاع دیتا ہے تو وہ اس سے راضی رہتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو ناراض ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا سامانِ تجارت لے کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ مال اتنے داموں خریدا ہے اور لوگ اُسے سچا سمجھ لیتے ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ [ال عمران:77] ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ بلکہ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

69. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِیْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِیْ يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا

69۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے خود کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ دوزخ میں جائے گا اور وہاں بھی اسی طرح پہاڑ سے گرائے جانے کے عذاب میں ہمیشہ مُبتلا رہے گا اور جس نے زہر کھا کر خود کو ہلاک کیا وہ بھی جہنم میں زہر ہاتھ میں لیے خود کو اسی زہر سے ہلاک کرتا رہے گا اور ہمیشہ اسی تکلیف میں مبتلا رہے گا اور جس شخص نے خود کو لوہے کے کسی ہتھیار سے ہلاک کیا وہ جہنم میں بھی وہی ہتھیار ہاتھ میں لیے اسے اپنے پیٹ میں مار کر خود کو ہلاک کرتا رہے گا اور ہمیشہ تک اسی عذاب

أَبَدًا. (بخاری:5778، مسلم:300)

میں مُبتلا رہے گا۔

70. عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.
(بخاری:6047، مسلم:302،303)

70۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب بیعتِ رضوان میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کے دستور کے مطابق قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کہا (یعنی اسی مذہب کا فرد ہو گیا) اور جس چیز پر انسان کا اختیار نہ ہو، اس کے متعلق اگر نذر مان لی جائے تو ایسی نذر کو پورا کرنا ضروری نہیں۔ اور خودکشی کرنے والا اس دنیا میں جس چیز سے خود کو ہلاک کرے گا قیامت میں اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت بھیجنے کا گناہ مومن کو قتل کرنے کے برابر ہے۔ نیز مومن پر کفر کی تہمت لگانے (کافر کہنے) کا گناہ بھی مومن کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

71. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ. فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْ قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ إِلَى النَّارِ. قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ قِيْلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا. فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ. ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.
(بخاری:3062، مسلم:305)

71۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ معرکہ خیبر میں شریک ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کے متعلق جو اسلام کا دعویدار تھا ارشاد فرمایا کہ: ''یہ شخص دوزخی ہے۔'' آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بہت زور شور کے ساتھ کافروں سے جنگ کرتا رہا حتیٰ کہ زخمی ہو گیا۔ چنانچہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے جس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، اُس نے آج بڑی بہادری کے ساتھ کافروں سے زوردار جنگ کی اور ہلاک ہو گیا۔ یہ سن کر بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں گیا: قریب تھا کہ کچھ لوگوں کو آپ ﷺ کی اس بات میں کچھ شک پیدا ہو جائے کہ اچانک اسی وقت کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہے۔ لیکن بعد میں جب رات کو زخموں کی تکلیف برداشت نہ کر سکا تو اس نے خودکشی کر لی۔ پھر جب یہ اطلاع حضور ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کر دیں کہ جنت میں صرف وہ شخص داخل ہو گا جو دل و جان سے حقیقی مسلمان ہو گا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی بُرے شخص سے بھی اس دین (اسلام) کی مدد کراتا ہے۔

72. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَسْكَرِهٖ

72۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں نبی ﷺ اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا اور فریقین نے باہم جنگ کی۔ آخر کار حضور ﷺ اپنی قیام گاہ کی طرف لوٹ آئے اور مشرکین اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے۔ حضور

وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ. فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ. ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(بخاری: 2898، مسلم: 306)

ﷺ کے ساتھیوں میں ایک شخص تھا جو اگر دشمن کے کسی فرد کو موقع بے موقع تنہا دیکھ پاتا تو اس کا تعاقب کرتا اور اپنی تلوار سے اس کا کام تمام کر دیتا۔ اس کی اس کاروائی کو دیکھ کر لوگوں نے کہا آج کی لڑائی میں جس قدر کارنامے فلاں شخص نے کیے ہیں کسی اور نے نہیں کیے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مگر وہ تو دوزخی ہے۔'' آپ ﷺ کا ارشاد سننے کے بعد ایک صحابی نے بطور خود فیصلہ کیا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ صاحب اس کے ہمراہ چل پڑے۔ جب وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑ پڑتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اسی اثناء میں وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اور اس نے خود کو ہلاک کرنے میں جلد بازی سے کام لیا اور تلوار کا قبضہ زمین پر ٹکایا اور تلوار کی نوک اپنی چھاتی میں دونوں پستانوں کے درمیان رکھ کر اپنے جسم کا سارا بوجھ اس پر ڈال دیا اور خود کو ہلاک کر لیا۔ یہ کاروائی دیکھتے ہی وہ صاحب جو تعاقب میں تھے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ جس شخص کے متعلق آپ ﷺ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں پر یہ بات گراں گزری تھی تو میں نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اس کی تحقیق کروں گا۔ چنانچہ میں اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا اور پھر اس نے موت کو گلے لگانے میں جلد بازی سے کام لیا۔ چنانچہ اپنی تلوار کا دستہ زمین پر اور تلوار کی نوک اپنے سینے پر دونوں پستانوں کے درمیان رکھی اور اس پر سوار ہو گیا اور خود کو ہلاک کر لیا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی ایک شخص بظاہر اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے لیکن دراصل وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک شخص بظاہر دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے۔

73. عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ: اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

(بخاری: 3463، مسلم: 307، 308)

73۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ان میں سے ایک شخص زخمی ہو گیا اور زخموں کی تکلیف سے اس قدر بے چین ہوا کہ اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر اس کا خون نہ رُکا جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس کی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ خود کو ہلاک کرنے میں مجھ پر سبقت لے گیا اس لیے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

74. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ افْتَتَحْنَا

74۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر فتح کیا تو مال غنیمت

خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ. ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى وَادِى الْقُرٰى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ ،أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِى الضِّبَابِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَائَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ. فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ وَالَّذِى نَفْسِىْ بِيَدِهٖ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِىْ أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا. فَجَاءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ .

میں ہمیں سونا چاندی نہیں بلکہ گائے ، اونٹ ، ساز و سامان اور باغات ملے۔ فتح خیبر کے بعد ہم نبی ﷺ کے ہمراہ لوٹ کر وادی القریٰ میں آئے ، اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کا غلام بھی تھا جس کا نام مدعم تھا اور یہ غلام آپ ﷺ کی خدمت میں بنی الضباب میں سے ایک شخص نے ہدیہ پیش کیا تھا، چنانچہ جب یہ غلام نبی ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا اچانک اسے ایک تیر آ کر لگا جس کے چلانے والے کا پتہ نہ چل سکا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: ”اسے شہادت مُبارک ہو۔“ یہ سُن کر آں حضرت ﷺ نے فرمایا: درست ہے! لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس نے جنگ خیبر کے دن مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے جو چادر از خود لے لی تھی وہ چادر اس کے لیے آگ کا شعلہ بنے گی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا: یہ وہ چیز ہے جو مجھے ملی تھی! آپصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی آگ کے ہو جاتے خواہ ایک تسمہ تھا یا دو۔ (بخاری:4234، مسلم:310)

75. عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِى الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِى الْاِسْلَامِ أُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ.

(بخاری:6921، مسلم:318)

75۔ حضرت ابن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا : یارسول اللہ ﷺ ! کیا ہم سے زمانۂ جاہلیت کے اعمال پر بھی مواخذہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مسلمان ہونے کے بعد نیک کام کیے اس سے اعمالِ جاہلیت پر پکڑ نہ ہوگی اور جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی بُرے کام کیے اس کے اگلے پچھلے تمام اعمال پر پکڑ ہوگی۔

76. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوْا وَأَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوْا. فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِى تَقُوْلُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ﴾ وَنَزَلَتْ ﴿ قُلْ يَا عِبَادِىَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ﴾.

(بخاری:4810، مسلم:322)

76۔ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ مُشرکوں نے (زمانۂ جاہلیت میں) جُرمِ قتل کا ارتکاب کیا تھا اور بے شمار قتل کیے تھے اسی طرح انہوں نے زنا کیا تھا اور کثرت سے کیا تھا پھر یہ لوگ جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے ، آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں اور جن باتوں کی آپ ﷺ دعوت دیتے ہیں وہ یقیناً بہت اچھی ہیں ، کاش آپ ﷺ ہمیں یہ بتا سکتے کہ ہم جو گناہ زمانۂ جاہلیت میں کر چکے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے؟ اسی سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں: (1) ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴾ : [الفرقان:68] ”جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے ، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے

اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ یہ کام جو کوئی کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا ۔'' اور (2) ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ [الزمر:53] ''(اے نبی ﷺ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ ، بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

77. عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ .

(بخاری:1436، مسلم:324)

77۔ حضرت حکیم بن حزام ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے میرے ان بھلائی کے کاموں کے متعلق بتائیے جو میں کفر کی حالت میں کرتا رہا ہوں مثلاً صدقہ، غلام آزاد کرنا اور صلۂ رحمی وغیرہ ، کیا مجھے ان کاموں کا اجر ملے گا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ ہی سے تو مسلمان ہوئے ہو۔

78. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ! قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ: لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ ﴿ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾

(بخاری:3429، مسلم:327)

78۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾[الانعام:82] ''امن انہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔'' تو مسلمانوں پر بہت شاق گزرا اور انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو ۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہاں ظلم سے مُراد وہ ظلم نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو ، اس آیت کریمہ میں ظلم سے مراد شرک ہے کیا تم نے (قرآن مجید میں) لقمان کا وہ قول نہیں سُنا جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا: ﴿ يٰبُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾[لقمان:۱۳] ''بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

79. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ

(بخاری:5269، مسلم:331، 332).

79۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے میری اُمت کو یہ رعایت دی ہے کہ (تمہارے) ایسے وسوسوں اور اندیشوں کو معاف فرما دیتا ہے جو دل میں پیدا ہوتے ہیں جب تک کہ تم ان کے مطابق عمل نہ کر گزرو یا ان کے بارے میں دوسرے سے گفتگو نہ کرو۔

80. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ

80۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب

ﷺ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا.

کوئی شخص اپنے اسلام کو بہتر بنا لیتا ہے تو ہر ایک نیکی پر جو وہ کرتا ہے دس گناہ سے سات سوگنا تک اجر لکھا جاتا ہے اور ہر برائی کے بدلے میں جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے صرف ایک گناہ درج کیا جاتا ہے۔ (بخاری:42، مسلم:335)

81. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ: : قَالَ: :إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ. وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً. فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.
(بخاری:6491، مسلم:338)

81۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھیں۔ پھر ان کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اپنے ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ پوری ایک نیکی کا ثواب درج فرما لیتا ہے۔ اور اگر کسی نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اپنے ارادے پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیوں سے سات سوگنا نیکیوں کا بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ لیتا ہے اور جس شخص نے بدی کا ارادہ کیا پھر اس ارادے پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری نیکی کا ثواب درج فرما لیتا ہے اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر برائی کر گزرا تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہی بدی اور گناہ درج کیا جاتا ہے۔

82. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ .
(بخاری:3276، مسلم:345)

82۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا؟ وہ کس نے پیدا کیا؟ وغیرہ۔ حتی کہ وہ یہ وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی کے دل میں اس قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ: اللہ کی پناہ مانگے اور خود کو ایسے خیال سے باز رکھے۔

83. عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: : قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَآءَ لُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟

83۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہیں گے کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے لیکن آخر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟
(بخاری:7296، مسلم:351)

84. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ﴾ إِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ. قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: مَا

84۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو اس کے مال سے محروم کرنے کی خاطر حاکم کے حکم پر یا دیدہ دلیری سے جھوٹی قسم کھائے گا وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہو گا! آپ ﷺ کے ارشاد کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ [ال عمران: 77]

يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِالرَّحْمنِ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي. قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

(بخاری:4549، 4550، مسلم:355)

''وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔''

راوی کہتے ہیں کہ اسی وقت حضرت اشعث بن قیس ؓ آئے اور دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ آپ لوگوں سے کون سی عَن بیان کر رہے تھے۔ ہم نے بتایا کہ فلاں عَن بیان کر رہے تھے۔ حضرت اشعث ؓ کہنے لگے کہ یہ آیت تو میرے حق میں نازل ہوئی تھی، میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا (جس پر ہم دونوں کا باہم جھگڑا تھا) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یا تو تم گواہ پیش کرو (کہ کنواں تمہارا ہے) یا پھر وہ (مدعا علیہ) قسم کھائے (کہ کنواں اس کا ہے) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو قسم کھا لے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا مال دبانے کی غرض سے جھوٹی قسم کھائی وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضب ناک ہوگا۔

85. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ. (بخاری:2480، مسلم:361)

85۔ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے۔

86. عَنْ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: فَقَالَ: لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(بخاری:7150، مسلم:363، 364)

86۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار ؓ کے مرض الموت میں آپ کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل ؓ نے اس سے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی عَن بیان کرتا ہوں، جو میں نے خود حضور ﷺ سے سنی ہے! میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم و محافظ بنایا اور اس نے بھلائی اور خیر خواہی کے تقاضوں کے مطابق رعیت کی حفاظت کی ذمہ داری پوری نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔

87. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ. ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ

87۔ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے دو ایسی عَن یں بیان فرمائی تھیں جن میں سے ایک کو میں نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: کہ امانت اور ایمان لوگوں کے دلوں کی جڑ (فطرت) پر اتری۔ پھر لوگوں نے قرآن سے اور پھر سنت سے اس کا علم حاصل کیا۔ نیز آپ ﷺ نے ہم سے امانت و ایمان کے اٹھ

الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِيْ بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا. وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِيْ أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

(بخاری:6497، مسلم:367)

جانے کا ذکر فرمایا کہ ایک شخص کچھ دیر کے لیے سوئے گا اور اُس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا محض اس قدر نشان باقی رہ جائے گا جتنا زخم کے اچھا ہوجانے کے بعد زخم کا نشان باقی رہ جاتا ہے پھر وہ کچھ دیر کے لیے سوئے گا تو امانت بھی سلب کرلی جائے گی اور اس کا نشان اس طرح کا باقی رہ جائے گا جیسے تم کسی انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ جس سے ایک چھالہ سا پڑ جائے جو پھول جائے اور تم اسے اُبھرا ہوا دیکھتے ہو حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ حالت یہ ہوجائے گی کہ لوگ باہم خرید وفروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت کے تقاضے پورے نہ کرے گا حتی کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلہ میں ایک شخص ایمان دار ہے یا کسی شخص کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ بہت عقل مند اور خوش مزاج ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزر چکا ہے جب مجھے پروانہیں ہوتی تھی کہ میں تم میں سے کس سے خرید رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اور اگر نصرانی ہوتا تو اس کا حاکم مجھے اس سے میرا حق دلوا دیا کرتا تھا لیکن آج حالت یہ ہے کہ میں صرف فلاں اور فلاں سے خرید وفروخت کرتا ہوں۔

88. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا كَمَا قَالَ: هُ قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيْءٌ. قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ. قَالَ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ. قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ قَالَ: إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ. قَالَ: نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ.

(بخاری:525، مسلم:369)

88۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے پوچھا: تم میں سے کسی شخص کو فتنہ کے بارے میں حضور ﷺ کی کوئی عن یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے اور اسی طرح یاد ہے جس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سے اس جرأت کی امید ہوسکتی ہے۔ میں نے کہا کہ آدمی کا وہ فتنہ جو اس کے اہل و مال اور اولاد و ہمسایہ میں ہوتا ہے اس کا کفارہ تو نماز، روزے، صدقے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے ہوجاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس فتنہ کے متعلق نہیں پوچھا تھا بلکہ میں اس فتنہ کی بات کررہا تھا جو طوفانی سمندر کی طرح ٹھاٹھیں ماررہا ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! اس فتنہ سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: یہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: توڑا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔ حاضرین نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ اس دروازہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کے متعلق

اس طرح جانتے تھے جیسے تم کو کل سے پہلے رات کے ہونے کا علم ہے۔ میں نے حضرت عمر ؓ سے ایسی حدیث بیان کی تھی جو غلط نہ تھی۔

راوی کہتے ہیں کہ دروازے کے متعلق حضرت حذیفہ ؓ سے دریافت کرتے ہوئے ہمیں خوف محسوس ہوا تو ہم نے حضرت مسروق ؒ سے کہا کہ وہ دریافت کریں۔ چنانچہ انہوں نے جب حضرت حذیفہ ؓ سے دریافت کیا تو آپ ؓ نے کہا کہ دروازہ خود حضرت عمر ؓ تھے۔

89. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْإِیْمَانَ لَیَأْرِزُ إِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ إِلٰی جُحْرِهَا.

89۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان مدینہ کے اندر اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔ (بخاری:1876، مسلم:374)

90. عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اُکْتُبُوْا لِیْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَکَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ. فَلَقَدْ رَأَیْتُنَا ابْتُلِیْنَا حَتّٰی إِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیْ وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.
(بخاری:3060، مسلم:377)

90۔ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان سب کے نام لکھ کر مجھے دو! چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچ سو (1500) نام لکھ کر پیش کر دیے اور دل میں کہا کہ ہم اب تک کافروں سے ڈرتے ہیں حالانکہ ہماری تعداد پندرہ سو ہے اور خود کو اس فتنہ میں مبتلا پاتے ہیں کہ ہم میں سے بعض افراد خوف کی وجہ سے تنہا نماز پڑھتے ہیں۔

91. عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰی رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَیَّ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّی لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. فَسَكَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِیْ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّیْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِیْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: یَا سَعْدُ إِنِّیْ لَأُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُهُ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْهُ خَشْیَةَ أَنْ یَکُبَّهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ.
(بخاری:27، مسلم:379)

91۔ حضرت سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میری موجودگی میں ایک گروہ کو مال عطا فرمایا اور ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جو مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص کے ساتھ آپ ﷺ نے یہ رویہ کیوں اختیار فرمایا جبکہ میرے خیال میں وہ مومن ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن ہے یا مسلمان؟ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر تھوڑی دیر میں خاموش رہا۔ اس کے بعد ان باتوں نے جو میں اس کے متعلق جانتا تھا مجھے پھر بولنے پر مجبور کیا اور میں نے دوبارہ اپنے الفاظ دہرائے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فلاں شخص کے ساتھ یہ رویہ کیوں اختیار فرمایا جبکہ میرے خیال میں وہ مومن ہے۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: مومن ہے یا مسلمان؟ یہ سن کر میں کچھ دیر پھر خاموش رہا لیکن ان باتوں نے جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا مجھے پھر بولنے پر مجبور کیا اور میں نے اپنی سابقہ بات دہرائی اور حضور ﷺ نے بھی اپنے الفاظ دہرائے۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعد ؓ! میں کبھی ایک شخص کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ پسند ہوتا ہے لیکن اسے اس خوف سے

دے دیتا ہوں کہ اللہ اسے اوندھے منہ دوزخ میں نہ ڈال دے۔

92. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ: ﴿ رَبِّ أَرِنِىْ كَيْفَ تُحْيِى الْمَوْتٰى قَالَ: أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِىْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِىَ .

(بخاری:3372، مسلم:382)

92۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حق دار ہیں جب انہوں نے کہا تھا: ﴿ رَبِّ اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْىِ الْمَوْتٰى ط قَالَ: اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ﴾ [البقرۃ:260] ''میرے رب! مجھے دکھا دے تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔'' فرمایا: کیا تو ایمان نہیں رکھتا؟ اس نے عرض کیا: ایمان تو رکھتا ہوں مگر دل کا اطمینان درکار ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ چاہتے تھے۔ اور اگر میں قید خانہ میں اتنی دیر رہا ہوتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے تو میں قاصد کی بات مان لیتا۔

93. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِىٌّ إِلَّا أُعْطِىَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِى أُوتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَىَّ فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(بخاری:4981، مسلم:385)

93۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنے انبیاء بھی مبعوث ہوئے ہیں ان میں سے ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کیے گئے جیسے اس سے پہلے نبی کو مل چکے تھے اور جن کو دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائے، لیکن مجھے جو چیز دی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل فرمائی (اور قیامت تک باقی رہے گی) اس لیے مجھے اُمید ہے کہ روزِ قیامت میری پیروی کرنے والے تعداد میں سب انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔

94. عَنْ أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ . (بخاری:97، مسلم:387)

94۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جنھیں دوگنا اجر وثواب ملے گا (1) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر بھی ایمان لائے اور پھر حضرت محمد ﷺ پر بھی ایمان لائے (2) وہ زرخرید غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے، اور اپنے آقا کا بھی (3) وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور اسے وہ بہترین تعلیم وتربیت دے پھر اسے آزاد کردے اور اسے اپنی بیوی بنالے تو اسے بھی دہرا اجر وثواب ملے گا۔

95. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

(بخاری:2222، مسلم:389)

95۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب جب ابن مریم علیہ السلام تم پر حاکم بن کر نازل ہوں گے تو وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال ودولت کی اتنی ریل پیل ہوگی کہ لوگوں کو دولت پیش کی جائے گی لیکن اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔

96. عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. (بخاری:3449، مسلم:392)

96۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیسا محسوس کرو گے (تمہیں کتنی خوشی ہو گی) جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔

97. عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ، وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ.

(بخاری:4635، مسلم:396)

97۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو گا۔ اور جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہو گا کہ اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا اس کو کوئی نفع نہ دے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ﴾ [الانعام:158] ”کیا اب لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے سامنے فرشتے آ کھڑے ہوں یا تمہارا رب خود آ جائے، یا تمہارے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں؟ جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی پھر ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔“

98. عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِی أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ؟ قَالَ: : قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعَ مِنْ مَغْرِبِهَا. ثُمَّ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا.

(بخاری:7424، مسلم:401)

98۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! تمہیں معلوم ہے یہ سورج کہاں چلا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں (اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جا کر سجدے کی اجازت چاہتا ہے جب اسے اجازت مل جاتی ہے پھر اسے حکم دیا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں واپس لوٹ جاؤ۔ پھر وہ طلوع کرے گا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا ﴾ ”اور یہی وہ مستقر (ٹھکانہ) ہے جس کی طرف سورج چلا جا رہا ہے۔

99. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِی النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَآئَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ. ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِیَ

99۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس چیز سے نبی ﷺ پر وحی کی ابتدا کی گئی وہ نیند کی حالت میں نظر آنے والے سچے خواب تھے، چنانچہ آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ سپیدۂ سحر کی مانند روشن اور نمایاں سامنے آ جاتا۔ پھر آپ ﷺ کو تنہائی پسند ہو گئی اور آپ ﷺ غار حرا میں جا کر رہنے لگے جہاں آپ ﷺ کئی کئی راتیں گھر لوٹے بغیر تحنث یعنی عبادت میں مشغول رہتے

ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ. ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَ هُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ. فَجَائَهُ الْمَلَكُ. فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِیءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِیءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ٥خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ٥ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَقَالَ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ. فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ. فَقَالَ: لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى فَقَالَ: لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى، يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا، لَيْتَنِيْ أَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تھے۔ اس غرض سے کھانے پینے کا سامان اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ ؓ کے پاس واپس آکر کھانے پینے کا سامان لے جاتے۔ ایک دن جب آپ ﷺ حسبِ دستور غارِ حرا میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس حق (وحی) آگیا۔ آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا: پڑھیے! آپ ﷺ نے فرمایا: میں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ سن کر فرشتے نے مجھے پکڑا اور اس قدر بھینچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور چھوڑ کر پھر کہا: پڑھیے! میں نے پھر وہ جواب دیا کہ میں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا! فرشتے نے دوبارہ پکڑ کر مجھے اس قدر بھینچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور چھوڑ کر پھر کہا: پڑھیے! میں نے پھر وہی جواب دیا کہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھے پھر اس قدر بھینچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور پھر چھوڑ کر کہا: ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ٥ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ٥ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ٥ ﴾ [العلق] ''پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔''

چنانچہ نبی ﷺ نے یہ کلمات اس حالت میں دہرائے کہ آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ حضرت خدیجہ بنت خویلد ؓ کے پاس تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا: مجھے ڈھانپ دو! مجھے چادر اُوڑھا دو! حضرت خدیجہ ؓ نے آپ ﷺ کو چادر اُوڑھا دی، یہاں تک کہ جب اس خوف ودہشت کا اثر زائل ہوا جو آپ ﷺ پر طاری تھا تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ ؓ سے گفتگو کی اور انہیں پوری بات بتائی اور فرمایا: مجھے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا تھا۔ اس پر حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: ہرگز نہیں! اللہ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ ﷺ تو صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک) کرتے ہیں۔ دوسرں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، اور محتاجوں کی مدد کے لیے کمائی اور کوشش کرتے ہیں، مہمان کی خاطر داری کرتے ہیں اور راہِ حق میں تکلیفیں برداشت بھی کرتے ہیں اور دُوسروں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی کے پاس لے کر گئیں۔ یہ صاحب زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی زبان لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور عبرانی زبان میں انجیل لکھا کرتے تھے، بہت بوڑھے تھے اور نابینا ہو چکے تھے۔

أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.
(بخاری:3، مسلم:403)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے پاس پہنچ کر کہا: اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے سے ان کا حال سنو! ورقہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ بھتیجے! آپ ﷺ نے کیا دیکھا ہے؟ چنانچہ حضور ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا اس کی تفصیل سے انہیں آگاہ کیا۔ یہ سن کر ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا یہ تو وہی ناموس (فرشتہ) ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف نازل فرمایا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا! اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہ سکتا! جب آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو نکال دے گی! اس پر آپ ﷺ نے حیران ہو کر دریافت کیا: کیا یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں! جو چیز آپ ﷺ لے کر آئے ہیں ایسی چیز جو بھی کبھی لے کر آیا اس کے ساتھ ضرور دشمنی کی گئی اور اگر مجھے وہ زمانہ میسر آیا تو میں آپ ﷺ کی پوری پوری اور پرجوش مدد کروں گا۔

100. عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، فَقَالَ: فِيْ حَدِيْثِهِ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

100۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس دور کا ذکر کرتے ہوئے جب وحی عارضی طور پر منقطع ہو گئی تھی فرمایا: ایک مرتبہ میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی جانب سے ایک آواز سنی جب میں نے آنکھ اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا تو وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا، اسے دیکھ کر مجھ پر رُعب طاری ہو گیا اور میں گھر لوٹ آیا اور میں نے کہا: مجھے چادر اُڑھا دو! اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿ يَآ اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ سے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ ﴾ [المدثر:] تک۔ اس کے بعد وحی لگا تار آنے لگی۔ (بخاری:4، مسلم:406)

101. عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾ فَقَالَ: أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ. فَقَالَ: جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.
قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ. فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ، فَلَمْ أَرَ

101۔ یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی، انہوں نے کہا: يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ میں نے کہا: اور لوگ تو کہتے ہیں: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ میری بات سن کر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا اور ان سے یہی بات کہی تھی جو تم کہہ رہے ہو۔ اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ میں تم سے وہ کچھ بیان کروں گا جو خود نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں غارِ حرا میں تھا، پھر جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا اور وہاں سے اترا تو مجھے ایک آواز

شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ أَمَامِي، فَلَمْ أَرَ شَيْئًا ،وَنَظَرْتُ خَلْفِي ،فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا: قَالَ: فَدَثَّرُوْنِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿ يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ۝وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۝ ﴾

سنائی دی، میں نے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھا لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا تو میں نے ایک چیز دیکھی۔ اور میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے کہا: مجھے چادر اُڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو! چنانچہ انہوں نے مجھے چادر اڑھائی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں: يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

(بخاری:4922، مسلم:409)

102. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ. فَنَزَلَ جِبْرِيلُ ﷺ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ،ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِءٍ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ: جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ ،قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: : نَعَمْ مَعِيْ مُحَمَّدٌ ﷺ . فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: :نَعَمْ ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ ،إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ: لِخَازِنِهَا: افْتَحْ ،فَقَالَ: لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ: الْأَوَّلُ فَفَتَحَ، قَالَ: أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيْسٰى

102۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں مکہ میں تھا تو ایک رات میرے گھر کی چھت پھاڑ دی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور آبِ زم زم سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لائے جو دانائی اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور میرے سینے کو ہموار کر دیا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر آسمانِ دُنیا (اول) کی طرف بلند ہو گئے، جب ہم آسمان اول پر پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اس نے دریافت کیا کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: جبریل علیہ السلام۔ دربان نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں! دربان نے پوچھا: کیا آپ ﷺ کے بُلانے کے لیے کسی کو بھیجا گیا تھا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں! یہ سُن کر دربان نے دروازہ کھول دیا اور ہم آسمانِ دنیا کے اوپر پہنچ گئے، وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اس کے دائیں جانب اور بائیں جانب لوگوں کا ہجوم ہے اور وہ شخص جب دائیں جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو رو پڑتا ہے اس نے (ہمیں دیکھتے ہی) کہا: اے نبی صالح اور نیک بیٹے خوش آمدید! میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور دائیں بائیں یہ ہجوم ان کی اولاد کی ارواح ہیں، ان ارواح میں سے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی، اسی لیے حضرت آدم علیہ السلام جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ پھر یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر آ پہنچے اور اس کے دربان سے کہا کہ دروازہ کھولو! اور اس دربان سے بھی وہی

وَإِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ: أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيْسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ: هٰذَا إِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: : هٰذَا مُوْسٰى ،ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ،قُلْتُ مَنْ هٰذَا. قَالَ: هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: : هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ ﵇ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ. قَالَ: فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى أُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ. فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى. فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ. فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ .

سوال وجواب ہوئے جو پہلے آسمان کے دروازہ پر ہوئے تھے، اس کے بعد اس نے دروازہ کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے آسمانوں پر حضرت آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا لیکن آپ ﷺ نے یہ بیان نہیں فرمایا کہ ان کے منازل ومدارج کی کیفیت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے ذکر فرمایا: میں نے آدم علیہ السلام کو آسمانِ دُنیا پر اور حضرت ابرہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام جب آنحضرت ﷺ کے ہمراہ حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: (مرحبا بالنبی الصّالح والاخ الصّالح) ''اے نبی صالح اور برادر صالح خوش آمدید!'' میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا انہوں نے بھی کہا: (مرحبا بالنبی الصّالح والاخ الصّالح) ''خوش آمدید اے باصلاحیت نبی اور نیک بھائی''! میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میرا گزر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا انہوں نے بھی مرحبًا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہہ کر استقبال کیا، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے بھی (مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح) ''خوش آمدید اے باصلاحیت نبی اور نیک بیٹے'' کہہ کر استقبال کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

پھر مجھے اور اوپر لے جایا گیا حتی کہ میں ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں (تقدیر لکھنے والے) قلم کی آوازِ کشش سُن رہا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دیں۔ میں یہ تحفہ لے کر واپس آتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا: انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے بتایا: پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے رب کے پاس واپس جایئے کیونکہ آپ ﷺ کی اُمت اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مجھے واپس بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی تعداد میں سے

ایک حصہ معاف فرما دیا۔ میں لوٹ کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ معاف فرما دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے رب کے واپس جائیے کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس مقدار کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ میں پھر لوٹ کر گیا اور اللہ تعالیٰ نے مزید ایک حصہ معاف فرما دیا اور میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مزید ایک حصہ معاف فرما دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا: پھر اپنے رب کے پاس واپس جائیے کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت بھی نہیں رکھتی، چنانچہ میں نے پھر باری تعالیٰ سے رجوع کیا۔ اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اب یہ پانچ نمازیں ہیں جو پچاس کے برابر ہوں گی: ﴿مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ﴾ [ق: 29] ''میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی''، میں لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر مشورہ دیا کہ اپنے رب سے رجوع کیجیے۔ لیکن میں نے کہہ دیا کہ مجھے اب مزید کہتے ہوئے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر پھر چلے حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا جہاں عجیب قسم کے کیف و رنگ کا عالم تھا جس کی حقیقت و ماہیت کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں موتیوں کے گنبد ہیں اور جنت کی مٹی کی خوشبو ہے۔

(بخاری: 349، مسلم: 415)

103. عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ. قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيلُ

103۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں خانہ کعبہ کے قریب ایسی حالت میں تھا جو خواب و بیداری کے درمیان تھی: (راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے یہ ذکر بھی فرمایا تھا کہ میں دو شخصوں کے درمیان تھا): کہ میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے پُر تھا، پھر میرے سینے کو پیٹ کے زیریں حصہ تک چاک کیا گیا پھر میرے پیٹ کو آبِ زم زم سے دھویا گیا اور اس کے بعد اسے حکمت و ایمان سے بھر دیا گیا۔ نیز ایک سفید چوپایہ لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا یعنی ''براق''۔ پھر میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ہمراہ چل پڑا حتیٰ کے ہم دونوں آسمانِ دُنیا تک پہنچ گئے، وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل علیہ السلام، دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ، دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! کہا گیا: مرحبا اُن کی آمد خوش آئند اور مُبارک ہو۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس گیا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا خوش آمدید آپ کو جو بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی۔

قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيَى فَقَالَ: ا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ. قِيلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلٰى هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ: يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ

پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل علیہ السلام، سوال: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ: سوال: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! یہ جواب سن کر کہا گیا: انہیں خوش آمدید، اور جس سفر پر وہ تشریف لائے ہیں وہ مبارک اور خوش گوار ہو! (اس آسمان پر) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس گیا۔ ان دونوں نے میرا استقبال کرتے ہوئے کہا: مرحبا اے بھائی اور نبی محترم ﷺ خوش آمدید!

پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے (وہاں بھی) پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب: جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ہمراہ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! کہا (مرحبا بہ ولنعم المجیء جآء) ''انہیں خوش آمدید! اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ خوشگوار اور مُبارک ہو۔'' اس آسمان پر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا: اے برادر نبی محترم ﷺ خوش آمدید!

پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے، وہاں بھی سوال ہوا: کون ہے؟ جواب جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ہمراہ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا آپ ﷺ کو قاصد بھیج کر بلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! یہ سن کر کہا گیا: انہیں خوش آمدید! اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ مبارک ہو اور خوشگوار ہو! یہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرا استقبال کرتے ہوئے کہا: اے بھائی اور نبی محترم ﷺ: مرحبا۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے، وہاں بھی سوال کیا گیا: کون ہے؟ جواب جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا آپ کو قاصد بھیج کر بُلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! یہ سن کر کہا گیا: انہیں خوش آمدید، اور جس سفر پر آئے ہیں وہ مُبارک اور خوشگوار ہو۔ یہاں ہم حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس گئے اور میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے بھی میرا استقبال کیا اور کہا: اے بھائی اور نبی محترم ﷺ خوش آمدید!

پھر ہم چھٹے آسمان پر گئے (وہاں بھی سوال و جواب ہوئے) سوال: کون ہے؟ جواب: جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ (جواب: ہاں!) کہا گیا: انہیں خوش آمدید اور جس سفر پر آئے ہیں وہ مُبارک اور خوشگوار ہو! یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: اے بھائی

الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ. فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُوْلِ فِيْ أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً. قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَاصَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُوْدِيَ إِنِّيْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا.

(بخاری:3207، مسلم:416)

اور نبی محترم ﷺ خوش آمدید، جب میں آگے بڑھ گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ دریافت کیا گیا: آپ رو کیوں رہے ہیں؟ کہنے لگے! یااللہ! یہ نوعمر جسے تُو نے میرے بعد رسول بنا کر بھیجا ہے اس کی اُمت جنت میں میری امت سے زیادہ تعداد میں داخل ہوگی۔

پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے۔ سوال ہوا: کون ہے؟ جواب ملا: جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا انہیں قاصد بھیج کر بُلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! کہا گیا: انہیں خوش آمدید، اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ مُبارک اور خوشگوار ہو! یہاں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور میں نے انہیں سلام کیا: انہوں نے کہا: اے نبی اور بیٹے آپ کو خوش آمدید!

پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا، میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہی بیت المعمور ہے، یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور یہ ستر ہزار جب نماز ادا کر کے چلے جاتے ہیں پھر یہ قیامت تک دوبارہ لوٹ کر نہ آئیں گے (کثرتِ تعداد کی وجہ سے دوبارہ ان کی باری نہ آئے گی)۔

پھر مجھے "سدرۃ المنتھیٰ" دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ اس کے بیر اتنے بڑے تھے جیسے مقامِ ہجر کے بڑے مٹکے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔

اس کے بعد مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر میں لوٹتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا: میں نے بتایا پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: انسانوں کی حالت میں آپ ﷺ سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے بنی اسرائیل کو بھرپور طریقہ سے آزمایا ہے اور آپ کی اُمت بھی یقیناً برداشت نہ کر سکے گی، آپ ﷺ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور درخواست کیجیے۔ چنانچہ میں لوٹ کر گیا اور میں نے درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے چالیس نمازیں کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی کہا جو پہلے کہا تھا اور میں پھر واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی تعداد تمیں کر دی۔ پھر وہی کچھ ہوا اور میں واپس آیا تو بیس نمازیں کر دی گئی۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے پھر مشورہ دیا اور میں لوٹ کر پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوا اور نمازوں کی تعداد دس ہوگئی۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر مشورہ دیا (اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوا) تو اللہ تعالیٰ نے فرض نمازیں پانچ کردیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر مشورہ دیا تو میں نے کہا کہ میں نے تو سرِ تسلیم خم کردیا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ میں نے اپنا فریضہ اسی طرح نافذ رہنے دیا ہے اور اپنے بندوں پر نرمی کردی ہے وہ اس طرح کہ میں ہر نیکی پر دس گُنا اجر دوں گا۔

104. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ ﴿ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ﴾

(بخاری:3239، مسلم:419)

104۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ گندمی رنگ، دراز قد اور گھونگریالے بالوں والے ہیں اور قبیلۂ شنوءہ کے لوگوں سے بہت زیادہ مشابہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ میانہ قد اوسط درجہ کے سُرخ وسپید رنگ اور سیدھے بالوں والے ہیں، اسی رات میں نے داروغہ جہنم مالک کو اور دجال کو بھی دیکھا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) کہ یہ نشانیاں ان نشانیوں میں سے تھیں جو اس رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دکھائی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ﴾ [السجدہ:۳۲] ''لہٰذا اس کے ملنے پر تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہیے۔''

105. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ: مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا مُوْسٰى كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّيْ.

(بخاری:1555، مسلم:422)

105۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ بعض لوگوں نے دجال کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے: دجال دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے یہ بات نہیں سُنی البتہ آپ ﷺ نے یہ ضرور فرمایا ہے: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لبیک کہتے ہوئے وادی میں اُترنا اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔

106. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رَأَيْتُ مُوْسٰى وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ ﷺ بِهِ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ فِيْ أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ. فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

106۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ ایک دُبلے پتلے شخص تھے جن کے بال بھی زیادہ خم دار نہ تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ قبیلۂ شنوءہ کے ایک فرد ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ میانہ قد اور سُرخ رنگ کے تھے گویا وہ ابھی حمام میں سے نکلے ہیں، اور اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ مشابہ میں ہوں۔ پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دُودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان دونوں

فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ. فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.
(بخاری:3394، مسلم:424)

میں سے جو چاہیں پی لیں! میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا، اس پر کہا گیا: آپ ﷺ نے فطرت کو پالیا اگر آپ ﷺ شراب پسند فرماتے تو آپ ﷺ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

107. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ. فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.

107۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر فرمایا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہرگز کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے اور اس کی آنکھ کیا ہے! گویا پھولا ہوا انگور ہے۔ (بخاری: 3439، مسلم: 426)

108. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَائَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ. (بخاری:3440، مسلم:427)

108۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کے پاس ہوں اور ایک گندمی رنگ کے شخص کو دیکھا جس کا رنگ ان تمام گندم گوں رنگ کے لوگوں سے بہتر تھا جو تم نے دیکھے ہوں گے، اس کے بال دونوں شانوں تک سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ شخص دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ جواب ملا: یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال سخت اُلجھے ہوئے اور گھونگریالے تھے، دائیں آنکھ سے کانا تھا اور ابن قطن سے بہت زیادہ مشابہ تھا وہ بھی ایک شخص کے دونوں شانوں پر اپنے ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ جواب ملا: یہ مسیح دجال ہے۔

109. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ. (بخاری:3886، مسلم:428)

109۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس وقت قریش نے معراج کے بارے میں میری تکذیب کی، میں مقام حجر کے قریب کھڑا تھا اسی وقت اللہ نے بیت المقدس کو میرے سامنے نمایاں کر دیا اور میں اس کی دیکھتا جاتا تھا اور قریش کو اس کی نشانیاں بتاتا جاتا تھا۔

110. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى ﴾ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.
(بخاری:3232، مسلم:432)

110۔ ابو اسحاق شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے زر بن حبیش رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ۝ فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى ۝ ﴾ [النجم: 9، 10] کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا جن کے چھ سو پر تھے۔

111. عَنْ مَسْرُوق قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا اُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ فَقَالَ: تُ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِىْ مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ اَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ:

﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾

﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ ﴾

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِىْ غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ:

﴿ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ﴾

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ:

﴿ يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾

الْاٰيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام فِىْ صُوْرَتِهٖ مَرَّتَيْنِ.

(بخاری:4855، مسلم:439)

111۔ مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے والدہ محترمہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیری بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ کیا تمہیں ان تین باتوں کی خبر نہیں ہے؟ جو شخص تم سے ان تین باتوں کے متعلق (اپنی طرف سے) کچھ کہے وہ جھوٹا ہے: (1) اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے! پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: (1) ﴿ لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾ [الانعام:103] ''نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔'' (2) ﴿ وَمَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾ [الشوریٰ:51] ''کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس کے سامنے بات کرے اس کی بات یا تو وحی (اشارے) کے طور پر ہوتی ہے یا پردے کے پیچھے سے۔'' (2) اسی طرح جو تم سے یہ کہے کہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ کل کیا ہونے والا ہے! تو وہ بھی جھوٹا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ط ﴾ [لقمان:۳۴] ''کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے۔'' (3) جو شخص تم سے یہ کہے کہ آپ ﷺ نے کوئی بات چھپائی ہے وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ﴾ [المائدہ:67] ''اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا۔'' چنانچہ مندرجۂ عنوان آیت کا مفہوم یہ ہے کہ آں حضرت ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے۔

112. عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِى صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ.

(بخاری:3234، مسلم:441، 442)

112۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا، اس نے بہت بڑی بات کہہ دی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تھا اور ان کی شکل وصورت آسمان کے پورے اُفق پر چھا گئی اور اس نے آسمان کو ایک کنارے سے دُوسرے کنارے تک چھپا لیا تھا۔

113. عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

113۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ . (بخاری:4878، مسلم:448)

114. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: : هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ. قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: : فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ. قَالُوا لَا. قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا. فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ،وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ؟ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ. قَالَ: : فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ

جنت میں دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اُن میں ہے سب چاندی کا ہے اور دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اُن میں ہے سب سونے کا ہے اور جنت عدن میں عظمت و کبریائی کی چادر کے سوا بندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی اور یہ چادر رب جلیل کے چہرے پر ہوگی۔

114۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کو چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے اوپر بادل بھی نہ ہوں کوئی شک وشبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا!! کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جبکہ اس پر بادل نہ ہو کبھی شک وشبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: بس تم اسی طرح قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو شخص دُنیا میں جس کی پرستش کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور کچھ لوگ چاند کے پیچھے اور کچھ لوگ بُتوں کے پیچھے چل پڑیں گے۔ اس کے بعد صرف یہ اُمت باقی رہ جائے گی جس میں منافق بھی شامل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو وہ کہیں گے کہ ہم اس جگہ اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک ہمارا رب نہیں آ جاتا جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ پھر ان کے سامنے آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تو وہ اقرار کریں گے کہ ہاں تو ہی ہمارا رب ہے۔ اس کے بعد جہنم کی پشت پر ایک پل بنایا جائے گا اور سب کو (اس پر چلنے کی) دعوت دی جائے گی چنانچہ رسولوں میں سب سے پہلا رسول میں ہوں گا جو اپنی امت کو لے کر اس پر سے گزروں گا اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی شخص نہ بول سکے گا اور رسولوں کی زبان پر بھی اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ ،سَلِّمْ (اے اللہ! جہنم سے محفوظ رکھ اور سلامتی سے گزار دے) کے کلمات ہوں گے۔ اور جہنم میں سعدان کانٹوں کی مانند آنکڑے ہوں گے (آپ ﷺ نے دریافت فرمایا) کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں! دیکھے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو وہ (آنکڑے) شکل وصورت میں سعدان کے کانٹوں سے مشابہ ہوں گے البتہ یہ بات کہ بڑے کس قدر ہوں گے اللہ تعالیٰ

مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ. فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا. فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَأٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ! ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا أَكُوْنُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذٰلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ أُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتّٰى إِذَا

کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ (آنکڑے) لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے چنانچہ ان پر پُل پر سے گزرنے والوں میں سے کچھ لوگ اپنے اعمال کی بنا پر (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ لوگ پارہ پارہ ہو جائیں گے لیکن بعد میں نجات پا جائیں گے جب اللہ تعالیٰ جہنم میں گرنے والوں میں سے جن پر مہربانی فرمانا چاہے گا ان کے بارے میں فرشتوں کو حکم دے گا کہ ہر اس شخص کو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا دوزخ سے نکال لو اور فرشتے ان کو سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔ چنانچہ نشانِ سجدہ کے علاوہ آگ ابنِ آدم کے پورے جسم کو کھا جائے گی اور اسی شناخت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا۔ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ پھر جب ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح اُگیں گے جیسے سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں خودرو دانہ اُگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہو چکا ہوگا تو ایک شخص باقی رہ جائے گا یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا جو اہل دوزخ میں سے جنت میں داخل ہوگا لیکن اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ یہ جنابِ باری میں درخواست کرے گا کہ اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی جانب سے (دوسری طرف) پھیر دے، کیونکہ مجھے اس کی بُو ہلاک کیے دے رہی ہے اور اس کے شعلے مجھے جھلس رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تیری درخواست منظور کر لی جائے تو تُو کوئی اور مطالبہ تو نہیں کرے گا؟ وہ شخص کہے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں ہرگز کچھ اور نہ مانگوں گا۔ اور وہ اس بارے میں اللہ سے ہر قسم کا عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا رُخ آگ کی طرف سے موڑ کر جنت کی جانب کر دے گا۔ اب وہ جب جنت کو اور اس کی آرائش و زیبائش کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا خاموش رہے گا پھر درخواست کرے گا: اے میرے رب! مجھے دروازۂ جنت سے قریب کر دے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیمان نہ کیے تھے کہ تو جو کچھ مانگ رہا ہے اس کے سوا مزید کچھ نہ مانگے گا؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدنصیب شخص نہیں ہونا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی کہ اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو تُو مزید کچھ نہیں مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم میں مزید کچھ طلب

انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ.

(بخاری:806، مسلم:451)

نہیں کروں گا! اس مرتبہ بھی وہ رب کریم سے ہر وہ عہد و پیمان کرے گا جو وہ اس سے لینا چاہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کے قریب کردے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے تک پہنچ جائے گا اور جنت کی بہار اور وہاں کا کیف و سرور دیکھے گا تو کچھ دیر، جس کی مقدار کا اندازہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، خاموش رہے گا۔ اس کے بعد کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے بھی جنت میں داخل کردے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم تجھ پر حیرت ہے! تو کس قدر عہد شکن واقع ہوا ہے! کیا تو نے اس بات پر جو کچھ تجھے دے دیا گیا ہے اس کے علاوہ مزید کچھ طلب نہیں کرے گا، ہر قسم کے عہد و پیمان نہیں کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ رہنے دے! چنانچہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ان باتوں پر ہنسی آجائے گی اور اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازے مرحمت فرمادے گا۔ اس کے بعد فرمائے گا: جو آرزو کرسکتا ہے کر! چنانچہ وہ تمنا کرے گا، طلب کرے گا اور مانگے گا حتیٰ کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہوجائیں گی۔ پھر اسے اللہ تعالیٰ یاد دلائے گا کہ طلب کر حتیٰ کہ جب اس کے دل کی تمام آرزوئیں اور تمنائیں پوری ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ عطا کیا گیا اور اسی قدر مزید دیا گیا۔

115. عَنْ أَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: : هَلْ تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟ قُلْنَا لَا. قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِمَا. ثُمَّ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلٰى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ

115۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا روزِ قیامت ہم اپنے رب کی زیارت کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں جب مطلع صاف ہو اور بادل نہ ہوں، چاند اور سورج کو دیکھنے میں کوئی دِقت ہوتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس تمہیں روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھنے میں اتنی ہی دِقت ہوگی جتنی ان دونوں (چاند اور سورج) کو دیکھنے میں ہوتی ہے ۔۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ ہر گروہ کے لوگ اس کے ساتھ جا کر کھڑے ہوجائیں جس کی وہ پرستش کیا کرتے تھے ۔۔۔ چنانچہ صلیب کو ماننے والے صلیب کے ساتھ اور بُت پرست اپنے اپنے بُتوں کے ساتھ اور ہر باطل خدا کے پرستار اپنے اپنے خدا کے ساتھ یک جا ہوجائیں گے حتیٰ کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیکوکار ہوں یا بدکار اور اہلِ کتاب میں سے بھی کچھ بچے کھچے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر دوزخ کو ان کے سامنے کیا جائے گا جو (دور سے) انہیں سراب کی مانند نظر آرہا ہوگا۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا: تم کس کی پوجا کرتے

اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِیْ جَهَنَّمَ. ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُوْلُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ. فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي جَهَنَّمَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ. فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيْهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُوْلُونَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ: مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اذْهَبُوا فَمَنْ

تھے؟ وہ کہیں گے: ہم حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ مانتے تھے اور انہی کی پوجا کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا: تم نے جھوٹ کہا تھا: اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہمیں پانی پلایا جائے: کہا جائے گا: پیو۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ دوزخ میں گر جائیں گے۔

پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ جواب دیں گے: ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ مانتے تھے اور انہی کی پرستش کرتے تھے۔ انہیں بھی کہا جائے گا: تم جھوٹ کہتے تھے۔ اللہ کی نہ تو بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ پھر سوال ہوگا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ بھی یہی جواب دیں گے: ہمیں پانی پلایا جائے: کہا جائے گا: پی لو۔ اور وہ جہنم میں جا گریں گے۔ اس کے بعد صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک تھے یا بدکار۔ ان سے پوچھا جائے گا: تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ جواب دیں گے: ہم تو ان لوگوں سے اسی وقت جُدا ہو گئے تھے جب کہ ہمیں ان کی اُس وقت آج سے کہیں زیادہ ضرورت تھی، نیز ہم نے ایک منادی کرنے والے کی یہ منادی کرتے سنا تھا کہ ہر گروہ اس کے ساتھ جا ملے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ چنانچہ ہم اب اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی شکل وصورت میں آئے گا جو اس صورت سے مختلف ہوگی جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا اور فرمائے گا: میں ہی تمہارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: تو ہمارا رب ہے؟ اس دن اللہ تعالیٰ سے سوائے انبیاء کے کوئی بات نہ کر سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: کیا تمہارے لیے رب کی طرف سے کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ جواب دیں گے: پنڈلی بطورِ نشانی طے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھول دے گا، اس کو دیکھ کر سب مومن سجدہ ریز ہو جائیں گے اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو ریا کے لیے اور شہرت کی خاطر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا کرتے تھے۔ چاہیں گے وہ بھی کہ سجدہ کر سکیں لیکن ان کی پیٹھ تختے کی مانند اکڑ کر رہ جائے گی اس کے بعد پُل صراط لا کر جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ پُل صراط کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک (ایسا خطرناک) مقام جہاں سے گزرنے والا پھسلے گا اور لڑکھڑائے گا۔ اس پر اچک لینے والے کانٹے اور جکڑ لینے والے آنکڑے آویزاں ہیں،

وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ: دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ: نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ: ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ: أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ: ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا ﴾ فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ .

(بخاری:7439، مسلم:454)

اور بڑے وسیع وعریض گوکھر و اور ایسے ٹیڑھے میڑھے کانٹے لگے ہوئے ہیں، جیسے علاقہ نجد میں پائے جاتے ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اس پُل پر سے آنکھ جھپکنے میں بجلی اور ہوا کی تیزی سے اور تیز رفتار گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے۔ ان بچ کر نکل جانے والوں میں کچھ تو پوری طرح صحیح سالم ہوں گے اور کچھ کٹے پھٹے اور دوزخ کی آگ میں جھلسے ہوئے ہوں گے حتیٰ کہ سب سے آخر میں نجات پانے والے اپنے آپ کو گھسیٹ گھسیٹ کر نکالیں گے۔۔۔ اس دن جب مومن دیکھیں گے کہ وہ خود تو بچ کر نکل آئے ہیں اور ان کے بھائی دوزخ میں رہ گئے ہیں تو ہر مومن (اپنے بھائیوں کو بچانے کی غرض سے) اللہ تعالیٰ سے مذاکرہ اور مطالبہ کرنے میں اس سے کہیں زیادہ شدت اختیار کرے گا۔ جس قدر تم کسی ایسے حق کے سلسلے میں جو پوری طرح عیاں ہو چکا ہو مجھ سے گفتگو اور مطالبہ کرنے میں آج شدت اختیار کرتے اور پر جوش ہوتے ہو۔۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ سب بھائی ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے، روزے رکھتے تھے اور دوسرے کام کیا کرتے تھے، یہ دوزخ میں کیسے چلے گئے؟ ان کی بھی معاف فرما دے! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو اُسے آگ سے نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو جلانا اور مسخ کرنا آگ کے لیے حرام قرار دے دے گا۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس جائیں گے، جب کہ ان میں سے بعض قدموں تک اور بعض آدھی پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور جس جس کو پہچانیں گے دوزخ سے نکال لیں گے پھر لوٹ کر آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا جاؤ! جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لو، چنانچہ یہ لوگ جائیں گے اور جس جس کو پہچانیں گے اسے دوزخ سے نکال لائیں گے، پھر لوٹ کر آئیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو! چنانچہ اب پھر یہ جس جس کو پہچان پائیں گے اسے نکال لیں گے۔

(یہ عَن بیان کرتے ہوئے) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم کو میری بات کا یقین نہ ہو تو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو: ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ: ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا ﴾ [النساء:40] ''اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اسے دُگنا کر دیتا ہے۔''

جب سب انبیاء، فرشتے اور اہل ایمان سفارش کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میری شفاعت باقی ہے اور مٹھی بھر کر دوزخ سے نکالے گا، اب وہ لوگ نکلیں گے جو جل کر بھسم ہو چکے ہوں گے، ان کو نکال کر ایک نہر میں ڈالا جائے گا جو جنت کے سرے پر واقع ہے اور جسے ''آبِ حیات'' کہا جاتا ہے۔ اس نہر میں گرتے ہی یہ لوگ اس طرح دوبارہ سرسبز و شاداب ہو جائیں گے جیسے غلے کا دانہ گزرگاہِ آب میں آتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے۔ تم نے اکثر کسی پتھر یا درخت کے کنارے ایسے دانے کو اُگا ہوا دیکھا ہوگا۔ ان میں سے جو آفتاب کے رُخ ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جو سایہ میں رہتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ یہ لوگ (اس نہر میں سے) موتی کی مانند چمک دار ہو کر نکلیں گے البتہ ان کی گردن پر مہر لگا دی جائے گی اور جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت کہیں گے: یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خود آزاد فرمایا ہے اور کسی عمل اور نیکی کے بغیر فی سبیل اللہ جنت میں داخل کیا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مژدہ سُنایا جائے گا: یہ جو کچھ دیکھ رہے ہو نہ صرف یہ سب تمہارا ہے بلکہ اسی قدر اور مزید تمہیں ملے گا۔

116. أَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِى نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِىْ جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً.

(بخاری: 22، مسلم: 457)

116۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہو، اسے دوزخ سے نکال لیا جائے۔ چنانچہ لوگ نکالے جائیں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیاۃ یا نہر حیا (راویان عن میں سے کسی ایک راوی کو اس بات میں شک ہے کہ آپ ﷺ نے حیاۃ فرمایا تھا یا حیا) میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس طرح اُگ آئیں گے جیسے غلے کا دانہ پانی کی جگہ میں اُگ آتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ کس خوبصورتی سے لپٹا سمٹا سنہری رنگ کا اُگتا ہے۔

117. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ

117۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو جانتا ہوں جو دوزخ میں سب سے آخر میں نکلے گا اور جنت میں داخل ہونے والوں میں بھی آخری شخص ہوگا، یہ شخص دوزخ سے مُنہ کے بل (گھسٹتا ہوا) نکلے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ جنت کی طرف آئے گا تو اسے ایسا معلوم ہوگا کہ وہ پوری طرح پُر ہو چکی ہے۔ چنانچہ وہ لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا اے رب! وہ تو پُر ہو چکی ہے۔ اللہ

فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

(بخاری:6571، مسلم:461).

تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ ہم نے تم کو دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس گنا زیادہ وسعت عطا فرمائی! یا آپ ﷺ نے فرمایا: دُنیا سے دس گُنا وسعت عطا فرمائی! وہ عرض کرے گا: کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں؟ یا میری ہنسی اُڑاتے ہیں حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ اس موقع پر میں نے دیکھا کہ یہ بات کہتے ہوئے نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مُبارک نظر آنے لگے۔ اور (راوی کہتے ہیں) کہا جاتا ہے کہ یہ شخص اہلِ جنت میں سب سے پست مرتبہ کا ہوگا۔

118. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُوْلُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسٰى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسٰى فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُوْنِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ

118۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا تو وہ کہیں گے: کاش کوئی ہوتا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہماری سفارش کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلا سکتا! چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے، آپ میں اپنی طرف سے روح پھونکی ہے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں! حضرت آدم علیہ السلام اپنی غلطی کا ذکر کریں گے اور کہیں گے: میرا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ کے حضور میں تمہاری سفارش کرسکوں، تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنی غلطی کا ذکر کریں کر کے کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں! تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، انہیں اللہ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ پھر سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنی غلطی کا ذکر کر کے کہیں گے: میرا یہ مقام نہیں تم سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، انہیں اللہ تعالیٰ نے شرفِ ہمکلامی بخشا ہے۔ پھر سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنی غلطی کا ذکر کر کے یہی جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے کہ تمہاری سفارش کرسکوں، تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے کہ سفارش کرسکوں، تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ حضرت محمد ﷺ وہ معزز ہستی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دی ہیں۔ بالآخر سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اللہ تعالیٰ سے

فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ.

(بخاری: 6565، مسلم: 475)

حاضری کی اجازت طلب کروں گا تو میں اس کے سامنے پہنچتے اور دیدار سے شرف یاب ہوتے ہی اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر ارشاد ہوگا: اپنا سر اٹھایئے! مانگئے جو آپ ﷺ مانگیں گے دیا جائے گا۔ بولیے! آپ ﷺ کی بات سنی جائیگی۔ آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ شفاعت کیجیے! چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور پہلے اپنے رب کی حمد وثنا ان الفاظ میں کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے تلقین فرمائے گا اور اس کے بعد شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لیے اللہ تعالیٰ ایک حد مقرر فرما دے گا اور میں ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا، اس کے بعد پھر لوٹ کر اللہ کے حضور میں حاضر ہوں گا اور پھر پہلے کی طرح سجدے میں گر جاؤں گا، اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی کروں گا، حتی کہ دوزخ میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روک دیا ہے یعنی جن کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا فیصلہ قرآن نے فرما دیا ہے۔

119. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى. فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ. فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ: هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ. فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي

119۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو انسان اپنی کثرتِ تعداد کی وجہ سے سمندر کی موجوں کی مانند باہم گتھم گتھا ہو رہے ہوں گے اور پریشان حال حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے درخواست کریں گے کہ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کیجیے۔ وہ جواب دیں گے: میں اس کام کا اہل نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خلیل اللہ ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں۔ چنانچہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی کہیں گے: یہ کام میرے بس کا نہیں ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ رُوح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے، وہ بھی یہ کہیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ! چنانچہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا: ہاں میں ہی یہ کام کرسکتا ہوں اور کروں گا۔ پھر میں بارگاہِ خداوندی میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت مل جائے گی۔ مجھے اس وقت حمد وثناء کے ایسے کلمات تلقین کیے جائیں گے جو اب مجھے یاد نہیں ہیں، میں ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہوئے اس کے حضور میں سربسجود ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد کہا جائے گا: اے محمد ﷺ!

وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ. ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ أَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظْمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(بخاری: 7510، مسلم: 479).

سر اُٹھاؤ، کہو جو کہنا چاہتے ہو، تمہاری بات سنی جائے گی! مانگو جو مانگنا چاہتے ہو، تمہاری درخواست منظور کی جائے گی! سفارش کیجیے آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری اُمت کو بخش دیجیے! میری امت کے گناہ معاف فرما دیجیے! چنانچہ مجھے کہا جائے گا: جاؤ اور جا کر ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس کے دل میں ایک جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لوں گا، پھر واپس آؤں گا اور انہی کلمات سے، جو مجھے تلقین کیے گئے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا۔ چنانچہ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اٹھایئے! بات کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی! سوال کیجیے آپ ﷺ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ سفارش کیجیے آپ ﷺ کی سفارش قبول کیا جائے گی! میں پھر کہوں گا: اے میرے رب! میری اُمت کو بخش دیجیے! پھر کہا جائے گا: جایئے اور جا کر اُن سب لوگوں کو دوزخ سے نکال لیجیے جن کے دلوں میں ایک ذرے یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں پھر جاؤں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے نکال لوں گا۔ میں پھر لوٹ کر آؤں گا، مذکورہ بالا کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اُٹھایئے! بات کیجیے آپ کی بات سنی جائے گی! سوال کیجیے، آپ ﷺ جو مانگیں گے دیا جائے گا! سفارش کیجیے آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی! میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو معاف فرما دیجیے! میری اُمت کو دوزخ سے بچا لیجیے! مجھ سے کہا جائے گا: جایئے اور جا کر ان سب لوگوں کو دوزخ سے نکال لیجیے جن کے دلوں میں رائی کے دانہ سے بھی بے انتہا کم ایمان ہو۔ چنانچہ میں پھر جاؤں گا اور ایسے تمام لوگوں کو دوزخ سے نکال لوں گا۔

پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹ کر آؤں گا اور مذکورہ بالا الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور اس کے حضور میں سربسجود ہو جاؤں گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! کہیے! آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی، مانگیے! جو مانگیں گے آپ ﷺ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے! آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ایسے تمام لوگوں کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت دیجیے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ زبان سے ادا کیا ہو۔ جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنے عزت وجلال اور عظمت وکبریائی کی قسم! میں

دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ زبان سے ادا کیا ہوگا۔

120. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ آدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ، قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ! اِنَّكَ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ. اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ. فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ! اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَ

120۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک دن کچھ گوشت آیا اس میں سے دست کا کچھ حصہ آپ ﷺ کو پیش کیا گیا کیونکہ یہ حصہ آپ ﷺ کو مرغوب تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا پھر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں سب انسانوں کا سردار ہوں گا، کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیسے ہوگا؟ روزِ قیامت تمام اگلے پچھلے انسان ایک ہی میدان میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک پکارنے والے کی آواز سب سن سکیں گے اور سب کو بیک نگاہ دیکھا جا سکے گا، اور سورج بہت قریب آ جائے گا۔ لوگ ایسی تکلیف میں مبتلا ہوں گے جو انسانی طاقت سے باہر اور نا قابل برداشت ہوگی۔ چنانچہ لوگ باہم ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہیں ذرا احساس نہیں ہے کہ تم کس مصیبت میں گرفتار ہو؟ کیوں نہیں کوئی ایسی ہستی تلاش کرتے ہو جو تمہارے رب کے حضور تمہاری سفارش کرے؟ کچھ مشورہ دیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے۔ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ سب انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا، آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس تکلیف و مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہمارا حال کیا ہو گیا ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے: آج میرا رب اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا، دوسرے اس نے مجھے ایک مخصوص درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا لیکن مجھ سے حکم عدولی ہوگئی، اس لیے اس وقت مجھے تو خود اپنی ذات کا فکر ہے، کاش کوئی بچانے والا ہو! کاش کوئی مجھے بچا سکے! تم کسی دوسرے شخص کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور درخواست کریں گے: اے نوح علیہ السلام! آپ روئے زمین پر اللہ کے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا لقب ''عبد شکور'' (شکر گزار بندہ) رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت کیجیے، آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے: رب ذوالجلال آج اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ مجھے

خَلِيْلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ نَفْسِىْ! نَفْسِىْ! نَفْسِىْ! اَذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اذْهَبُوا اِلٰى مُوْسٰى. فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَضَّلَكَ اللّٰه بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمِ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قِبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّىْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِىْ! نَفْسِىْ! اَذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ ، اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى،فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ، اشْفَعْ لَنَا اِلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًانَفْسِىْ! نَفْسِىْ! نَفْسِىْ! اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ ، اِذْهَبُوا اِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدًا! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَانْطَلِقُ فَاٰتِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَىَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِىْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ . فَأَرْفَعُ رَأْسِىْ فَأَقُوْلُ

ایک بددُعا کا اختیار دیا گیا تھا اور میں نے اپنی قوم کو بددُعا دی تھی آج تو مجھے اپنی ذات اور نجات کا فکر لاحق ہے۔ کاش کوئی مجھے بچانے والا ہو! کاش کوئی مجھے بچا سکے! تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اور پورے اہلِ زمین میں سے واحد شخص ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی سے نوازا ہے، آپ بارگاہِ رب العزت میں ہماری شفاعت کیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب دیں گے: آج پرودگارِ عالم اس قدر غضبناک ہے کہ نہ آج سے پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ پھر کبھی ہوگا، اور میں تین جھوٹ بولنے کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ آج مجھے اپنی ذات اور اپنی نجات کا فکر ہے، کاش کوئی مجھے بچانے والو ہو! کاش کوئی مجھے بچا سکے! تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں گے اور ان سے کہیں گے: اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف اپنی رسالت سے نوازا بلکہ آپ کو شرفِ ہم کلامی عطا فرما کر سب انسانوں پر فضیلت بخشی، آپ رب ذوالجلال کے حضور ہماری شفاعت کیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: آج میرا رب اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ میں ایک ایسے شخص کو قتل کر چکا ہوں جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، آج تو مجھے خود اپنی ذات کی نجات کا فکر ہے، کاش کوئی ہوتا جو مجھے بچا سکتا! کاش کوئی میری مدد کو پہنچ سکتا! تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، تم سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے: اے عیسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں، آپ کلمۃ اللہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیھا السلام کی طرف القا کیا تھا اور آپ روح اللہ ہیں اور آپ نے گہوارے میں لوگوں سے گفتگو کی تھی، آپ ہماری شفاعت کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں آج ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے: آج ربِ ذوالجلال اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ پھر کبھی ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کیا صرف یہی کہا کہ آج تو مجھے خود اپنی ذات کا فکر لاحق ہے، کاش کوئی مجھے بچا سکے! کاش کوئی مجھے بچانے والا ہو!

أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى.

(بخاری: 4712، مسلم: 480)

تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد ﷺ آپ ﷺ اللہ کے رسول اور آخری رسول ہیں، اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دی ہیں، آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں، آپ رب ذوالجلال کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے۔

چنانچہ میں روانہ ہوں گا اور جا کر زیر عرش سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثناء کے کچھ ایسے انداز اور طریقے مجھ پر ظاہر فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے، اس کے بعد کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اُٹھایئے! مانگیے آپ جو مانگیں گے دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں سر اٹھاؤں گا، اور عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کی خطائیں بخش دیجیے، میری امت کو دوزخ سے بچا لیجیے۔ چنانچہ مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! جایئے اپنی امت کے ایسے تمام افراد کو جو حساب کتاب سے مستثنیٰ ہیں دائیں دروازے سے جنت میں داخل کر لیجیے، ان لوگوں کو دوسرے دروازوں سے آنے جانے کی اجازت بھی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، دروازۂ جنت کے ہر دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر کے درمیان یا جتنا مکہ اور بُصریٰ کے درمیان ہے۔

121. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری: 7474، مسلم: 487)

121۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دُعا ہوتی ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

122. عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا اَوْ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری: 6305، مسلم: 494)

122۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے ایک سوال مانگا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایک دُعا کا اختیار دیا گیا ہے جو ہر ایک نے مانگ لی اور قبول ہوگئی لیکن میں نے اپنی دُعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ کر لی ہے۔

123. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ قَالَ: يَا مَعْشَرَ

123۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ نے آیت: ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ [الشعراء: 214] ''اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ۔'' نازل فرمائی تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اور فرمایا: اے

قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا .

(بخاری:2753، مسلم:504)

گروہِ قریش! (یا اسی طرح کے کچھ اور الفاظ فرمائے) اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو، میں تم کو عذابِ الٰہی سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں تم کو اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اے عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب! میں آپ کو اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اے صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی! میں آپ کو بھی اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اور اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)، میری بیٹی! تم مجھ سے میرے مال میں سے جو چاہے لے لو، مگر میں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے تمہیں ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔

124. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ . فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوْا إِلَيْهِ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ: فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ: أَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ: مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ ﴾

(بخاری:4971، مسلم:508)

124۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ آیت نازل ہوئی جس کا مفہوم یہ ہے ”اپنے قریبی رشتہ داروں اور قبیلہ کے افراد کو ڈراؤ۔“ تو رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور کوہِ صفا پر چڑھ کر آپ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا: یا صباحاہ (خبردار! ہوشیار) یہ آواز سن کر لوگ حیران ہوئے کہ کون شخص ہے جو خبردار کر رہا ہے اور آپ ﷺ کے گرد جمع ہونے لگے۔ جب لوگ آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ! اگر میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ سواروں کا ایک دستہ اس پہاڑ کے دامن کی اوٹ سے نکلنے اور تم پر حملہ آور ہونے والا ہے، تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ سب نے جواب دیا: ہم نے کبھی آپ ﷺ کی کوئی بات جھوٹی نہیں پائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو میں تمہیں مستقبل کے یقینی اور سخت ترین عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ابولہب کہنے لگا: خرابی اور ہلاکت ہو آپ ﷺ کے لیے۔ کیا محض اسی بات کے لیے آپ ﷺ نے ہم سب کو بلایا اور جمع کیا تھا؟ یہ کہنے کے بعد وہ اٹھ کر چلا گیا۔ اسی کے بارے میں سورۂ لہب نازل ہوئی۔

125. اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ: هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ . (بخاری:3883، مسلم:510)

125۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کو کچھ نفع پہنچایا؟ کیونکہ وہ آپ ﷺ کی حمایت وحفاظت کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کی خاطر مخالفوں پر غضب ناک ہوا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ٹخنوں تک آگ میں ہوں گے اور اگر میں ان کی شفاعت نہ کرتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

126. أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ

126۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”امید ہے قیامت کے دن میری شفاعت انہیں کچھ فائدہ پہنچائے، اور وہ

مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ.
(بخاری:3885، مسلم:513)

دوزخ کے اُوپر کے حصہ میں رکھے جائیں جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی، جس کے اثر سے ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔"

127. النُّعْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوْضَعُ فِيْ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِيْ مِنْهَا دِمَاغُهُ. (بخاری:6562، مسلم:514)

127۔ حضرت نعمان ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھ دیا جائے گا اور اس کے اثر سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

128. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ: إِنَّ آلَ أَبِي لَيْسُوْا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.
(بخاری:5990، مسلم:519)

128۔ حضرت عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خفیہ طریقے سے نہیں علی الاعلان فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ابوفلاں کی اولاد میرے دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور مومنوں میں سے وہ لوگ ہیں جو نیک ہیں لیکن ان سے (آل "ابوفلاں" سے) میری رشتہ داری ہے اس لیے میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہوں۔

129. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. وَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.
(بخاری:6542، مسلم:520)

129۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے: میری امت میں سے ستر ہزار افراد پر مشتمل ایک جماعت جب جنت میں داخل ہوگی تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی ؓ اپنی چادر سمیٹتے ہوئے اُٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دُعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عکاشہ ؓ کو ان میں شامل فرمالے۔

اس کے بعد انصار میں سے ایک اور شخص اُٹھا، اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے بھی دُعا کیجیے، اللہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عکاشہ ؓ تم پر سبقت لے گیا۔

130. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ: مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. (بخاری:6554، مسلم:526)

130۔ حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ (راوی کو ٹھیک سے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے تعداد کیا بیان فرمائی تھی) جنت میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے اس طرح داخل ہوں گے کہ جب تک ان میں کا آخری شخص جنت میں داخل نہ ہولے گا اس وقت تک پہلا بھی اندر نہ جائے گا، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوں گے۔

131. ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ

131۔ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن صحابہ

عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: نَعَمْ. فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. (بخاری:5752، مسلم:527)

کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے اُمتیں پیش کی گئیں پھر جب انبیاء علیہم السلام میرے سامنے سے گزرنے لگے تو ان میں سے کسی نبی کے ساتھ صرف ایک شخص تھا اور کسی کے ساتھ دو شخص اور کسی نبی کے ساتھ ایک مختصر گروہ تھا، ان میں ایسے نبی بھی تھے جن کے ساتھ ایک شخص بھی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک ہجوم دیکھا جو پورے افق پر پھیلا ہوا تھا مجھے توقع ہوئی کہ یہ میری امت ہو گی لیکن کہا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: دیکھیے! میں نے نگاہ اٹھائی تو مجھے ایک بہت بڑا ہجوم نظر آیا جو پورے افق پر چھایا ہوا تھا اور مجھ سے کہا گیا کہ اِدھر اُدھر دیکھیے! چنانچہ میں نے دیکھا تو پورا افق ان کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور ان میں ستر ہزار ایسے ہیں جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس گفتگو کے بعد لوگ منتشر ہو گئے اور ان پر صورتِ حال واضح نہ ہو سکی۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مختلف باتیں کرتے رہے، کسی نے کہا کہ ہم تو شرک کی حالت میں پیدا ہوئے تھے بعد میں ہم اللہ و رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ لوگ ہماری اولاد میں سے ہوں گے ان باتوں کی اطلاع جب نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو شگون بد لیتے ہیں نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ داغ وغیرہ سے علاج کراتے ہیں، صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھے اور دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں ان لوگوں میں شامل ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم ان میں سے ہو گئے۔ پھر ایک اور شخص اٹھے اور دریافت کیا: کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا!: عکاشہ رضی اللہ عنہ تم پر سبقت لے گئے۔

132. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِي قُبَّةٍ. فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

132۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے مزید فرمایا: کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم جنت والوں کا ایک تہائی ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم جنت کا نصف حصہ ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے میں توقع کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کے نصف ہو گے کیونکہ جنت میں صرف وہ شخص داخل ہو گا جس نے اپنے

فِىْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِىْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ.

(بخاری:6528، مسلم:531)

133. عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا آدَمُ! فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ! قَالَ: يَقُوْلُ ، أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ: وَمَا بَعْثُ ٢النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةً وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ. فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ. فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ. فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِى فِىْ يَدِهٖ اِنِّىْ لَا طْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ فِىْ يَدِهٖ اِنِّىْ لَا طْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مِثْلَكُمْ فِىْ الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِىْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ الرَّقْمَةِ فِىْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ.

(بخاری:6530، مسلم:532)

نفس کو مسلمان بنالیا اور اہلِ شرک کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں کوئی ایک سفید بال ہو یا سُرخ بیل کی کھال پر ایک آدھ سیاہ بال ہو۔

133۔ حضرت ابو سعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم ؑ سے فرمائے گا: اے آدم! آدم ؑ عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، اطاعت گزار ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دوزخ میں بھیجنے کے لیے لوگوں کو الگ کرلو۔ حضرت آدم ؑ دریافت کریں گے: دوزخ میں بھیجے جانے والے کس قدر ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہوجائے گا اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور لوگوں کی حالت ایسی ہوگی گویا وہ نشے میں ہیں حالانکہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ یہ کیفیت اللہ کے سخت عذاب کے اثر سے ہوگی۔

یہ ارشاد سن کر صحابہ کرام ؓ پریشان ہوگئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! اس ہزار میں سے ایک جو جنت میں جائے گا ہم میں سے کون کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم خوش ہوجاؤ کہ دوزخ میں جانے والوں میں ہزار یاجوج ماجوج ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہوگے۔ راوی کہتے ہیں: یہ سن کر ہم نے اللہ کی حمد وثناء کی اور اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں توقع کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہوگے، دوسری اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں ایک سفید بال، یا گدھے کے بازو میں سفید داغ۔

* * *

2...... ﴿ کتاب الطهارة ﴾

طہارت و پاکیزگی کے بارے میں

134. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ،عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ،قَالَ :لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ. (بخاری:6954، مسلم:537)

134۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ دوبارہ وضو نہ کرلے۔

135. عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰی كَفَّیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، فَغَسَلَهُمَا ، ثُمَّ أَدْخَلَ یَمِیْنَهُ فِی الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَیَدَیْهِ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَی الْكَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

(بخاری:159، مسلم:539)

135۔ (راوی بیان کرتے ہیں): حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا (اور ہمیں وضو کر کے دکھایا) پہلے آپ نے اپنے دونوں (ہاتھوں کے) پہنچوں پر تین بار پانی ڈالا اور انہیں دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر (چلو میں پانی لیا اور) کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا اور تین ہی مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا ، پھر سر کا مسح فرمایا پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں تین بار ٹخنوں تک دھوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح کا وضو کیا اور پھر دو رکعتیں ادا کیں کہ اس کا دل کسی اور خیال میں مشغول نہ ہوا اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو گئے۔

136 عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلٰی یَدِهِ مِنَ التَّوْرِ ، فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثَلَاثًا ، ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَهُ فِی التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا . ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ . ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ إِلَی الْكَعْبَیْنِ

(بخاری:186، مسلم:555)

136۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور دریافت کرنے والوں کو حضور ﷺ کا وضو کر کے دکھایا۔ سب سے پہلے انہوں نے برتن جھکا کر اپنے ہاتھ پر پانی انڈیلا اور دونوں ہاتھ تین بار دھوئے ، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین چلو پانی سے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھا کر ناک صاف کی ، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور تین بار چہرے کو دھویا۔ پھر دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا ، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور سر کا مسح اس طرح کیا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے سر کے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے سامنے کی طرف لائے۔ یہ عمل ایک مرتبہ کیا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

137. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوتِرْ.

137۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اسے چاہیے کہ ناک میں پانی چڑھا کر ناک صاف کرے اور جو مٹی

(بخاری:161، مسلم:562)

کے ڈھیلوں سے استنجاء کرے اسے چاہیے کہ ڈھیلوں کی تعداد طاق رکھے۔

138. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ. (بخاری:3295، مسلم:564)

138۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو کر اٹھے اس کے لیے ضروری ہے کہ تین مرتبہ ناک صاف کرے اس لیے کہ شیطان سونے والے کی ناک کے بانسے پر رات بسر کرتا ہے۔

139. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.
(بخاری:60، مسلم:572)

139۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، سفر میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گئے لیکن پھر آپ ﷺ نے ہم کو آلیا۔ جس وقت آپ ﷺ تشریف لائے نماز کا وقت تنگ ہو چکا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے اور جلدی کے خیال سے پاؤں دھونے کی بجائے ان کو ہاتھ سے مسح کر کے تر کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے بلند آواز میں دو یا تین مرتبہ فرمایا: (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے تباہی ہے۔

140. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ قَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.
(بخاری:165، مسلم:)

140۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گزر رہے تھے (آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ) لوگ لوٹے سے وضو کر رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بھرپور طریقہ سے وضو کرو''! کیونکہ میں نے جناب ابوالقاسم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: (خشک) ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے تباہی ہے۔

141. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ. (بخاری:136، مسلم:580)

141۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میری امت کے لوگوں کو جب قیامت کے دن بلایا جائے گا تو وہ اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں وضو کے اثرات کی وجہ سے سفید ہوں گے اس لیے تم میں سے جو شخص بوقت وضو اپنے چہرے کو زیادہ پھیلا کر دھو سکے اور اپنے نور کو بڑھا سکے وہ ایسا ضرور کرے۔

142. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِیْ أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ.
(بخاری:887، مسلم:589)

142۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے یا آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے لیے باعث مشقت خیال نہ کرتا تو انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے لیے مسواک کیا کریں۔

143. عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَوَجَدْتُهٗ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِیْ فِيْهِ كَأَنَّهٗ يَتَهَوَّعُ.
(بخاری:244، مسلم:592)

143۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے دست مبارک میں مسواک تھی جس سے آپ ﷺ دانت صاف کر رہے تھے اور اسے منہ میں ڈال کر اُعْ اُعْ کی آواز نکال رہے تھے جیسے قے کرتے وقت نکلتی ہے۔

144. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ .
(بخاری:245، مسلم:595)

144۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کو (تہجد کی) نماز کے لیے بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے دانتوں کو خوب مل مل کر اور کھرچ کر صاف کیا کرتے تھے۔

145. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ .
(بخاری:5889، مسلم:597)

145۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فطری باتیں پانچ ہیں۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ باتیں ایسی ہیں جن کا تعلق فطرت سے ہے (1) ختنہ کرنا (2) زیر ناف بال مونڈنا (3) بغل کے بال اکھاڑنا (4) ناخن تراشنا (5) مونچھیں کتروانا۔

146. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ.
(بخاری:5892، مسلم:602)

146۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی وضع قطع مشرکوں سے مختلف رکھو! داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔

147. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى)).
(بخاری:5893، مسلم:600)

147۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

148. عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى .
(بخاری:394، مسلم:609)

148۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف نہ منہ کرو نہ پیٹھ! بلکہ اپنا رُخ مشرق یا مغرب کی طرف رکھا کرو۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعد میں جب ہم شام گئے تو وہاں (بول و براز کے لیے مقامات قبلہ رو بنے ہوئے تھے ان پر بیٹھتے تھے اور منہ موڑ لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتے تھے۔

149. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. (بخاری:149، مسلم:611)

149۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: کہ بعض لوگ کہتے ہیں: جب قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف نہ منہ کرو نہ پیٹھ! لیکن میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے خود دیکھا تھا کہ نبی ﷺ دو اُوینٹوں پر بیٹھ کر بیت المقدس کی طرف رُخ کیے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

150. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ . (بخاری:148، مسلم:612)

150۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے کسی کام سے (اپنی بہن) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے وہاں سے دیکھا کہ نبی ﷺ قبلہ کی طرف پیٹھ اور شام کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔

151. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ. (بخاری:153، مسلم:615)

151۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص پانی پی رہا ہو تو اسے چاہیے کہ برتن کے اندر سانس نہ چھوڑے اور قضائے حاجت کے وقت نہ تو دائیں ہاتھ سے عضوِ تناسل کو چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

152. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ. (بخاری:168، مسلم:617)

152۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی ﷺ اپنا ہر کام دائیں ہاتھ اور داہنی طرف سے کرنا پسند فرماتے تھے حتیٰ کہ جوتا پہننا، کنگھی کرنا اور وضو کرنا بھی۔

153. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ. (بخاری:152، مسلم:620)

153۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ڈول اور ایک برچھی اٹھا کر ساتھ ہو لیتے تھے اور آپ ﷺ پانی سے استنجا کرتے تھے۔

154. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ. (بخاری:217، مسلم:621)

154۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے تو میں آپ ﷺ کے پاس پانی لایا کرتا تھا، جس سے آپ ﷺ استنجا کرتے تھے۔

155. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا. (بخاری:387، مسلم:622)

155۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا اور وضو میں موزوں پر مسح کیا پھر آپ اٹھے اور نماز ادا کی۔ جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔“

156. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ نَتَمَاشَىٰ فَأَتَىٰ سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ. (بخاری:225، مسلم:624)

156۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ آپ ﷺ ایک قبیلہ کے گھورے کے قریب ایک دیوار کی اوٹ میں تشریف لے گئے اور جیسے سب کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح کھڑے ہو کر آپ ﷺ نے پیشاب کیا۔ اس وقت میں آپ ﷺ سے دُور ہٹ کر کھڑا ہو گیا، لیکن آپ ﷺ نے مجھے اشارے سے قریب بلایا اور میں آ کر آپ ﷺ کی ایڑیوں کے قریب پیچھے کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

157. عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

157۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور میں (حضرت مغیرہ) آپ ﷺ کے پیچھے پانی کا ایک ڈول لے کر گیا۔ جب آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا اور

(بخاری:203، مسلم:628)

158. عَنْ مُغِيْرَةَ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارَى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا ، فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ ، فَتَوَضَّأَ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

(بخاری:363، مسلم:629)

159. عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ سَفَرٍ. فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارَى عَنِّيْ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ . فَقَالَ : دَعْهُمَا فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا .

(بخاری:5799، مسلم:630)

160. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا. (بخاری:172، مسلم:650)

161. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ. (بخاری:239، مسلم:656)

162. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَامُوا إِلَيْهِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ﷺ

موزوں پر مسح کیا۔

158۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا: آپ ﷺ نے حکم دیا: اے مغیرہ! پانی کا ڈول اٹھالو! میں نے ڈول اٹھالیا اور آپ ﷺ تشریف لے گئے حتیٰ کہ میری نگاہ سے اوجھل ہو گئے اور آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے اس لیے جب آپ ﷺ نے اس جبہ کی آستین میں سے اپنا دست مبارک باہر نکالنا چاہا تو آستین تنگ تھی۔ آپ ﷺ نے جبہ کی نچلی جانب سے ہاتھ باہر نکالا اور میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو کیا، وضو کرتے وقت آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا پھر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

159۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران رات کے وقت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور ایک طرف روانہ ہوگئے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میں نے ڈول سے پانی ڈالنا شروع کیا اور آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اور دست مبارک تو دھو لیے لیکن چونکہ اس وقت آپ ﷺ اُونی چوغہ زیب تن کیے ہوئے تھے اس لیے جب آپ ﷺ نے اس میں سے بازوؤں کو نکالنا چاہا تو نہ نکل سکے اور آپ ﷺ نے چوغہ کے نیچے سے بازو نکال کر ان کو دھویا۔ پھر سر کا مسح فرمایا۔ پھر میں جُھکا تا کہ آپ کے موزے اُتاروں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو! میں نے موزے پاؤں دھو کر پہنے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

160۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی برتن میں سے کُتا پانی پی لے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھو۔

161۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں نہ تو پیشاب کرے اور نہ پیشاب کرنے کے بعد اس میں غسل کرے۔

162۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے روکنے کے لیے اٹھے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا

لَا تُزْرِمُوْهُ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ.
(بخاری:6025، مسلم:659)

163. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .
(بخاری:6355، مسلم:662)

164. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجْرِهٖ ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.
(بخاری:223 ، مسلم:667)

165. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهٖ .
(بخاری:229،230، مسلم:672)

166. عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيْضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ تَحُتُّهُ ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ . (بخاری:227، مسلم:675)

167. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ. أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا .
(بخاری:218، مسلم:677)

پیشاب نہ روکو! پھر جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا گیا۔

163۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس لوگ بچوں کو لاتے تھے اور آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا اور اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور کپڑوں کو دھویا نہیں۔

164۔ حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے چھوٹے بچے کو لے کر حاضر ہوئی جس نے ابھی ٹھوس غذا کھانا شروع نہیں کیا تھا، اسے حضور ﷺ نے اپنی گود میں بٹھا لیا اور اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا اور کپڑے کو دھویا نہیں۔

165۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے کپڑے کو دھو دیا کرتی تھی اور آپ ﷺ اسی کپڑے کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے جب کہ دھونے کا نشان اور پانی کی تری کپڑے پر باقی ہوتی تھی۔

166۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی، اور اس نے دریافت کیا کہ اگر عورت کے کپڑوں پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے خون کو کھرچے، پھر کپڑے پر پانی ڈال کر ملے، پھر دھو ڈالے پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

167۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو قبروں کے قریب سے گزرے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں قبروں والے عذاب میں مُبتلا ہیں اور عذاب کا باعث کوئی بڑی بات نہیں ہے، ان میں ایک کا قصور یہ ہے کہ وہ پیشاب سے نہ بچا کرتا تھا اور دُوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی، اسے درمیان سے چیر کر دو حصوں میں تقسیم کیا اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ فرمایا: ممکن ہے اس طرح ان کے عذاب میں کچھ کمی ہو جائے، جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔

3...... کتاب الحیض

حیض سے متعلقہ مسائل

168. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

(بخاری:302، مسلم:680)

168۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جن دنوں ہم میں سے یعنی اُمہات المومنین میں سے کوئی حیض کی حالت میں ہوتی اور آپ ﷺ اس کے ساتھ جسمانی اختلاط فرمانا چاہتے تو حیض کے غلبے کی صورت میں اسے زیر جامہ پہننے کا حکم دیتے۔ اس کے بعد اس کے جسم کے ساتھ اپنا جسم چھوا لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم میں سے کون سا شخص اپنی شہوتِ نفسانی پر اس قدر اختیار رکھتا ہے جتنا آپ ﷺ کو تھا۔

169. عَنْ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ، وَهِيَ حَائِضٌ. (بخاری:303، مسلم:681)

169۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضور ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی ایک کے ساتھ اختلاطِ جسمانی فرمانا چاہتے اور وہ حیض کی حالت میں ہوتی تو اسے زیر جامہ پہننے کا حکم دیا کرتے تھے۔

170. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِيْ خَمِيْلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ، ثِيَابَ حِيْضَتِيْ. فَقَالَ أَنُفِسْتِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ.

(بخاری:323، مسلم:683)

170۔ ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک ہی چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک مجھے حیض شروع ہو گیا تو میں نے خود کو آہستہ آہستہ چادر میں سے باہر نکال لیا اور اپنے حیض کا لباس پہن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ماہواری شروع ہوگئی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! اس کے باوجود آپ ﷺ نے مجھے بلا لیا اور میں آکر آپ ﷺ کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی۔

171. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(بخاری:322، مسلم:683)

171۔ ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ....اور میں اور رسولِ اکرم ﷺ ایک برتن میں سے پانی لے کر غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے۔

172. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

172۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر میری طرف بڑھا دیا کرتے تھے اور میں اس میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ اور آپ ﷺ اعتکاف کے دنوں میں ضرورت کے بغیر گھر تشریف نہیں لاتے تھے۔ (بخاری:2029، مسلم:685)

173. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُنِيْ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ

173۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے: رسول اللہ ﷺ ایسی حالت میں کہ میں حائضہ ہوتی میرے ساتھ اختلاط (جسم کے ساتھ جسم ملانا)

رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .
(بخاری:2030، 2031، مسلم:686)

174. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ .
(بخاری:297، مسلم:693)

175. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ ، فَسَأَلَ فَقَالَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ .
(بخاری:178، مسلم:695)

176. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ . (بخاری:288، مسلم:699)

177. عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ، إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ .
(بخاری:287، مسلم:703)

178. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ. (بخاری:290، مسلم:704)

179. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ .

180. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا رَأَتِ

فرمالیا کرتے تھے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک مسجد سے باہر میرے حجرے کی طرف بڑھا دیا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے سرِمبارک کو دھو دیتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوا کرتی تھی۔

174۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جن دنوں میں مجھے حیض آرہا ہوتا تھا ایسی حالت میں رسول اللہ ﷺ میری گود کا تکیہ لگا کر قرآن مجید کی تلاوت فرمالیا کرتے تھے۔

175۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کی مذی بہت زیادہ خارج ہوتی ہے لیکن مجھے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھنے میں شرم آتی تھی۔ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مذی خارج ہونے کی صورت میں وضو کرنا ضروری ہے۔

176۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرتے تھے اور جس طرح نماز کے لیے، وضو کیا جاتا ہے ویسا وضو کرتے تھے۔

177۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کیا جب کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہو تو اس کے لیے سونا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس حالت میں وضو کر کے سونے کی اجازت ہے۔

178۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے رات کو احتلام ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کرو، اپنی شرم گاہ کو دھو لو اور سو جاؤ۔

179۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے پاس ہو آتے تھے۔ اور اس زمانے میں آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔ (بخاری:284، مسلم:708)

180۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت اُم سُلیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سچ بات میں کوئی باک محسوس نہیں فرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسے انزال ہو جائے

الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِىْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا.
(بخاری:130، مسلم:712)

181. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِى الْمَاءِ ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعَرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ. (بخاری:248، مسلم:718)

182. عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ. ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِىَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا.
(بخاری:259، مسلم:722)

183. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَىْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهٖ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ ، فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسَطِ رَأْسِهٖ.

184. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ. (بخاری:250، مسلم:727)

185. عَنْ عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلٰى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ.
(بخاری:251، مسلم:728)

اور منی دیکھے۔ یہ بات سن کر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے، اگر نہیں ہوتا تو بچہ عورت سے مشابہ کس بنا پر ہوتا ہے؟

181۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر وضو کرتے جیسا نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر ان انگلیوں کو سر کے بالوں میں کنگھی کی مانند پھیرتے، پھر ان اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین چلو ڈالتے، اس کے بعد پورے جسم پر پانی ڈالتے تھے۔

182۔ اُم المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لیے پانی کا اہتمام کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھ کر مٹی سے رگڑا اور پھر اسے دھو ڈالا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر چہرے کو دھویا اور سر پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر آپ ﷺ کو رومال پیش کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے اس سے نہ پونچھا۔

183۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ جب غسل جنابت فرمانا چاہتے تو ڈول کی طرح کا کوئی برتن منگاتے اور اس سے اپنے چلو میں پانی لے کر پہلے سر کا دایاں حصہ دھوتے پھر بایاں حصہ، اس کے بعد اپنے چلوؤں سے سر مبارک پر پانی ڈالتے تھے۔ (بخاری:258، مسلم:725)

184۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے یعنی ایک بڑے لگن میں سے جو فرق کہلاتا ہے پانی لے کر نہالیا کرتے تھے۔

185۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے غسل کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن منگوایا جو صاع کے برابر تھا اور غسل کر کے دکھایا اور اپنے سر پر پانی بہایا اس وقت ہمارے اور آپ رضی اللہ عنہا کے درمیان پردہ حائل تھا۔

186. عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ يَغْسِلُ، اَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلىٰ خَمْسِهِ اَمْدَادٍ، وَيَتَوضَّأُ بِالْمُدِّ. (بخاری:201، مسلم:737)

186۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک پانی سے غسل فرمالیا کرتے تھے اور ایک مُد پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے۔

187. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيْضُ عَلىٰ رَأْسِىْ ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا.

187۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا ہوں۔ یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔ (بخاری:254، مسلم:740)

188. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ. فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِيْنِىْ فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِىْ مَنْ هُوَ أَوْفى مِنْكَ شَعَرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِىْ ثَوْبٍ.
(بخاری:252، مسلم:743)

188۔ ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ: میں اور میرے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت کچھ اور لوگ بھی موجود تھے، ان لوگوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں پوچھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک صاع پانی کافی ہے۔ ان میں سے ایک شخص بولا: میرے لیے تو ایک صاع کافی نہ ہوگا۔ اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک صاع پانی اُس ہستی کے لیے کافی ہو جاتا تھا جن کے بال تم سے کہیں زیادہ تھے اور جو تم سے افضل تھے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ اس گفتگو کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور انہوں نے صرف ایک کپڑا پہن رکھا تھا۔

189. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ: قَالَ: خُذِىْ فِرْصَةً مِنْ مَسْكٍ فَتَطَهَّرِىْ بِهَا. قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ؟ قَالَ: تَطَهَّرِىْ بِهَا. قَالَتْ كَيْفَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، تَطَهَّرِىْ فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ ، فَقُلْتُ تَتَبَّعِىْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.
(بخاری:314، مسلم:748)

189۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ پوچھا: آپ ﷺ نے غسل کا طریقہ بتایا اور فرمایا: خوشبو میں بسا ہوا کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کرو! اس نے عرض کیا: خوشبو والے کپڑے سے کس طرح طہارت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بس اسی ذریعے سے صفائی کرلو! اس نے پھر پوچھا: کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بس اس خوشبودار کپڑے سے صفائی کرلو! میں اس عورت کو کھینچ کر اپنے ساتھ لے گئی۔ اور میں نے بتایا: خوشبو والے کپڑے کو ان سب مقامات پر پھیر لو جہاں جہاں خون کا نشان لگا ہے۔

190. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِىْ حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّى امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِى الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِىْ عَنْكِ

190۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے مسلسل خون آتا رہتا ہے اور کبھی پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہ حیض کا خون نہیں ہے، بلکہ یہ خون کسی رگ سے آتا ہے۔ اس لیے جب تمہاری ماہواری کے ایام ہوں ان دنوں نماز چھوڑ دو اور جب یہ ایام ختم ہو جائیں تو اپنے جسم پر سے خون دھو کر نماز پڑھ

الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ. (بخاری:228، مسلم:753)

لیا کرو اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا کرو یہاں تک کہ دوبارہ تمہاری ماہواری کے دن نہ آ جائیں۔

191. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ. فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ، فَقَالَ: هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.
(بخاری:327، مسلم:756)

191۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا (بنت جحش) کو سات سال تک مرضِ استحاضہ کا خون آتا رہا تو انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی اس صورتِ حال کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ تم غسل کرلیا کرو! اور فرمایا: یہ کسی رگ سے خون آتا ہے! چنانچہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

192. سَأَلَتْ امْرَأَةٌ عَنْ عَائِشَةَ: أَتَجْزِيْ إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ ، كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْقَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهُ.
(بخاری:321، مسلم:761)

192۔ ایک عورت نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حیض کے دنوں میں عورت کی جو نمازیں چھوٹ جاتی ہیں کیا پاک ہو جانے کے بعد وہ ان کی قضا پڑھے؟ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم خارجی ہو؟ ہمیں تو نبی ﷺ کے زمانہ میں جب حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ہمیں ان نمازوں کی قضاء پڑھنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

193. عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِءٍ بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِءٍ بِنْتُ أَبِيْ طَالِبٍ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِءٍ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّيْ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِءٍ. قَالَتْ أُمُّ هَانِءٍ. وَذَاكَ ضُحًى .
(بخاری:357، مسلم:765)

193۔ حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا بنتِ ابو طالب بیان کرتی ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لیے اوٹ کیے ہوئے تھیں۔ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اُم ہانی رضی اللہ عنہا ہوں ، ابوطالب کی بیٹی! آپ ﷺ نے فرمایا: اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو خوش آمدید! اس کے بعد جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے صرف ایک کپڑا لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز ادا کی ، پھر جب آپ ﷺ فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں جائے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں ابن ہبیرہ شخص کو قتل کر دوں گا، جبکہ میں اسے پناہ دے چکی ہوں۔ میری بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے بھی اس شخص کو پناہ دی جسے اُم ہانی پناہ دے چکی ہے۔ اُم ہانی کہتی ہیں کہ یہ نماز جو آپ ﷺ نے پڑھی تھی چاشت کی نماز تھی۔

194. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ ، وَكَانَ مُوْسٰى عليه السلام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ.

194۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کے قابلِ ستر مقامات کو دیکھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام تنہا نہایا کرتے تھے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کہنے لگے: موسیٰ علیہ السلام جو سب کے سامنے نہیں نہاتے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مریض ہیں۔

فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ. فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَخَرَجَ مُوسٰى فِيْ إِثْرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِىْ يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ .

(بخاری:278، مسلم:770)

195. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ. فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِىْ لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِىَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا ﷺ. (بخاری:364، مسلم:772)

196. عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ. فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ . فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ.

(بخاری:180، مسلم:778)

197 عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّىْ.

(بخاری:293، مسلم:779)

198. عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ. قَالَ

پھر ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نہا رہے تھے اور آپ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے تھے کہ وہ پتھر آپ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے میرے کپڑے! میرے کپڑے! کہتے ہوئے بھاگے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے آپ علیہ السلام کے جسم کو اچھی طرح دیکھ لیا اور کہنے لگے بخدا موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑوں کو جالیا اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی مار کے چھ یا سات نشان موجود ہیں۔

195۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت نبی ﷺ بھی قریش کے ساتھ مل کر پتھر ڈھو رہے تھے اور آپ ﷺ تہبند باندھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بھتیجے! اگر آپ اپنا تہبند کھول دیتے تو میں اسے آپ ﷺ کے شانے پر پتھر کے نیچے رکھ دیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا تہبند کھول کر اسے آپ ﷺ کے شانے پر رکھ دیا تو آپ ﷺ بے ہوش کر گر پڑے۔ اس کے بعد کبھی آپ ﷺ برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

196۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ اس حالت میں آیا کہ اس کے سر سے تازہ تازہ غسل کرنے کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: شاید ہمارے بلانے کی وجہ سے تم کو آنے میں جلدی کرنا پڑی۔ انصاری نے کہا: یہی بات ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جب ایسی صورت حال ہو کہ تم کو جلدی علیحدہ ہونا پڑے یا انزال نہ ہو تو صرف وضو کرنا ضروری ہے۔

197۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا اس صورت میں غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جسم پر جو آلودگی عورت کے جسم سے لگ گئی ہو، دھو ڈالے پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

198۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زید بن خالد نے دریافت کیا: کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے اور اپنی شرم گاہ کو دھو لے۔

عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .
(بخاری:179، مسلم:781)

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے، یہ رسول اللہ سے سنا تھا۔
نوٹ: یہ حکم منسوخ ہے غسل سے۔

199. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ (بخاری:291، مسلم:783)

199۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مرد عورت کے چار جوڑوں میں بیٹھ گیا اور جماع کی کوشش کی تو انزال ہو یا نہ ہو اس پر غسل واجب ہو گیا۔

200. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .
(بخاری:207، مسلم:790)

200۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا اور اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

201. عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.
(بخاری:208، مسلم:793)

201۔ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ بکری کے شانے کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ نے چھری ایک طرف ڈال دی اور وضو کیے بغیر نماز ادا کی۔

202. عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.
(بخاری:210، مسلم:795)

202۔ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

203. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا .
(بخاری:211، مسلم:798)

203۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی فرمائی اور فرمایا: دودھ سے منہ چکنا ہو جاتا ہے۔

204. عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا.
(بخاری:137، مسلم:804)

204۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کبھی کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے ایسا خیال ہوتا ہے کہ کچھ خارج ہوا ہے (اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے) تو کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ محسوس کرے۔

205. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟ قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.
(بخاری:1492، مسلم:807)

205۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو کسی نے صدقہ کی بکری دی تھی جو مر گئی اور نبی ﷺ نے اسے پڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا: انہوں نے کہا: یہ تو مُردار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مُردار کا کھانا حرام ہے۔

206. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:

206۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ حَتّٰی إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِیْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْتِمَاسِهٖ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰی مَاءٍ فَأَتَی النَّاسُ إِلٰی أَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰی مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِیْ أَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِیْ بِيَدِهٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ فَلَا يَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا كَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أَصْبَحَ عَلٰی غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِیَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِیْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ. (بخاری:334، مسلم:816)

207. عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ مُوْسٰی لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّیْ فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِیْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ: ﴿ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ﴾ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِیْ هٰذَا لَأَوْشَكُوْا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيْدَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰی أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ

اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ جب ہم لوگ مقامِ بیدا یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور رسول اللہ ﷺ اس کو تلاش کرنے کے لیے رُک گئے اور باقی لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی رُک گئے۔ اس مقام پر پانی نہیں تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے: آپ نے دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا؟ ان کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو بھی رُکنا پڑا اور لوگوں کو بھی! جب کہ یہ جگہ ایسی ہے کہ یہاں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی ختم ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اس وقت نبی ﷺ میرے زانو پر سر مبارک رکھے آرام فرما اور محو خواب تھے انہوں نے آتے ہی کہا کہ تم نے نبی ﷺ کو بھی رُکنے پر مجبور کر دیا اور لوگوں کو بھی، اور پانی نہ اس جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور جو کچھ کہہ سکتے تھے کہہ رہے تھے اور ساتھ ساتھ میرے کولہے میں اپنے ہاتھ سے کچوکے دیتے رہے لیکن چونکہ حضور ﷺ میرے گھٹنے پر سر رکھے آرام فرما رہے تھے اس لیے حرکت نہ کر سکتی تھی۔ صبح کے وقت جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو پانی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی اور سب نے تیمّم کیا۔ اس موقع پر اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اے آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہاری برکتوں میں سے یہ کچھ پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو میرا ہار اس کے نیچے دبا ہوا مل گیا۔

207۔ شقیق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر کسی شخص کو جنابت ہو اور ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو وہ تیمّم کر کے نماز پڑھے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تیمّم نہ کرے خواہ ایک ماہ تک پانی نہ ملے، اس پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ سورۂ مائدہ کی یہ آیت نظر انداز کر دیں گے: ﴿ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ﴾ [المائدہ:6] ''اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر اس سلسلہ میں لوگوں کو اجازت دے دی جائے تو پھر جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ مٹی سے تیمّم کر لیا کریں گے! راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: تو آپ تیمّم کو اسی لیے ناپسند

أجد الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ، ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ .
(بخاری:347، مسلم:818)

کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! اس پر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی وہ بات نہیں سنی جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا۔ مجھے غسل کی ضرورت لاحق ہوگئی، اور پانی نہ ملا تو میں نے مٹی میں جانور کی طرح لوٹ لگائی۔ پھر میں نے یہ واقعہ نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں صرف اس طرح کرلینا کافی تھا، یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ایک بار زمین پر مارا پھر اسے جھاڑا اور اس کے بعد اپنے ہاتھ کی پشت کو بائیں ہاتھ سے مسح فرمایا، یا (راوی نے کہا) اپنے بائیں ہاتھ کی پشت کو ہاتھ سے مسح فرمایا۔ پھر اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ تم نے دیکھا نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر بھروسہ نہیں کیا تھا۔

208. جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّيْ أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ. فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ ، فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. (بخاری:338، مسلم:820)

208۔ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: اگر میں جنبی ہو جاؤں اور پانی نہ ملے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دفعہ ہم دونوں سفر میں تھے اور آپ نے تو نماز نہیں پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ لگائی تھی اور نماز پڑھ لی تھی، بعد میں جب اس بات کا ذکر میں نے نبی ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کہ تمہارے لیے صرف اتنا کافی تھا: یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، ان پر پھونکا پھر ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا تھا۔

209. عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .
(بخاری:337، مسلم:822)

209۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یسار (ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابو جہیم بن الحارث بن الصمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بئیر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آپ ﷺ کو ایک شخص ملا اور اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا بلکہ آپ ﷺ نے ایک دیوار کا رخ کیا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

210. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ. فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ ، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا

210۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے راستے میں ملے۔ اس وقت میں جنابت کی حالت میں تھا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا اور اپنی قیام گاہ پر جا کر میں نے غسل کیا۔

فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ .

(بخاری: 285، مسلم: 824)

پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت تک آپ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ ؓ تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے آپ ﷺ کو صورتِ حال بتائی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن کسی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

211. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .

(بخاری: 142، مسلم: 831)

211۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوا کرتے تھے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ "اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر قسم کی ناپاکی سے اور تمام ناپاک کاموں سے۔"

212. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيْ رَجُلًا فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ.

(بخاری: 642، مسلم: 834)

212۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اقامت ہوگئی تھی اور نبی ﷺ کسی شخص کے ساتھ مسجد کے ایک گوشہ میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ اس وقت تک لوگ اُونگھنے لگے تھے۔ (اور پھر سب نے اسی طرح نماز پڑھی تھی یعنی تازہ وضو کیے بغیر۔)

⁂

4...... كتاب الصلوٰة

نماز کے بارے میں

213. عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ. فَقَالَ بَعْضُهُمِ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى. وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ. (بخاری:604، مسلم:837)

213۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو ابتدا میں لوگ خود جمع ہو جایا کرتے تھے اور نماز پڑھ لیا کرتے تھے ،اذان نہیں دی جاتی تھی۔ پھر ایک دن اس کے متعلق مسلمانوں نے آپس میں گفتگو کی۔ بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ نصاریٰ کے ناقوس (گھنٹے) کی مانند ناقوس بجایا جائے ، کچھ نے کہا کہ نہیں یہود کے سنگھ (نرسنگھا) کی مانند سنکھ بجایا جائے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ کیوں نہ ایک آدمی مقرر کر دیا جائے جو نماز کی منادی کر دیا کرے۔ یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: اُٹھو! نماز کا اعلان کر دو۔

214. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى ، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوْتِرَ الْإِقَامَةَ. (بخاری:603، مسلم:838)

214۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا۔ پھر اس ضمن میں یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر آیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان دیں اور اذان میں دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے لیے ایک ایک مرتبہ کہیں۔

215. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ . (بخاری:611، مسلم:848)

215۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

216. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ. حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ. حَتّٰى إِذَا قَضَى التَّثْوِيْبَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا ، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى . (بخاری:608، مسلم:859)

216۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگ اٹھتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے اور اتنی دور چلا جاتا ہے کہاں اذان کی آواز نہ سُن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے پھر لوٹ آتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ موڑ کر بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت ختم ہو جاتی ہے دوبارہ واپس آ جاتا ہے اور انسان کے دل میں وسوسے پیدا کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے: ''یہ'' یاد کر ''وہ'' یاد کر، یعنی ہر وہ بات جو اسے پہلے یاد نہیں تھی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

217. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

217۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :میں نے رسول اللہ ﷺ کو

قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السُّجُوْدِ.

(بخاری:736، مسلم:862)

دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوا کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھایا کرتے تھے کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جائیں اور یہی عمل (رفع الیدین) رکوع کی تکبیر کہتے وقت کرتے تھے، اور جب آپ ﷺ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تھے اس وقت بھی یہی عمل (رفع یدین) کیا کرتے تھے اور (رکوع سے اٹھتے وقت) آپ ﷺ " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا کرتے تھے۔ اور سجدے میں جاتے یا اٹھتے وقت آپ ﷺ رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

218. عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّهُ رَاٰى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ هٰكَذَا. (بخاری:737، مسلم:864)

218۔ ابوقلابہ ؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن حویرث ؓ کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں تکبیر کے وقت بھی ''رفع یدین'' کرتے تھے اور جب رکوع میں جاتے یا رکوع سے سر اٹھاتے تھے اس وقت بھی رفع الیدین کرتے تھے اور مالک بن حویرث ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔

219. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّىْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(بخاری:785، مسلم:867)

219۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نماز پڑھاتے وقت جب جھکتے تھے یا اُوپر اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہا کرتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد آپ نے کہا تھا: میری نماز تم لوگوں کے مقابلے میں نبی ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

220. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ. ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ. ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ.

(بخاری:789، مسلم:868)

220۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز ادا فرماتے تھے تو کھڑے ہوتے وقت اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع میں جاتے تو پھر اللہ اکبر کہتے لیکن جب رکوع سے اٹھتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے اور پھر کھڑے کھڑے "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہا کرتے تھے۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور سجدے میں چلے جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پھر اللہ اکبر کہتے پھر دوبارہ سجدے میں جاتے وقت اللہ اکبر کہتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے اور اسی طرح آپ ﷺ پوری نماز میں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ نماز ختم فرماتے اور دو رکعت کے بعد جب قعدہ اُولیٰ سے اٹھتے تھے اس وقت بھی اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

221. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِىْ عِمْرَانُ بْنُ

221۔ مطرف ؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین ؓ نے حضرت علی ؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت علی ؓ جب سجدے میں جاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے

حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری:786، مسلم:873)

اور جب دو رکعت پوری کرنے کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے جب نماز ختم ہوگئی تو عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے کہا: آج کی نماز نے مجھے نبی ﷺ کی نماز یاد کرادی یا آپ نے یہ الفاظ کہے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھائی ہے۔

222. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (بخاری:756، مسلم:874)

222۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

223. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ. (بخاری:772، مسلم:884)

223۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نماز کی ہر رکعت میں قراءت کرنا چاہیے جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنا کر قراءت فرمائی ان میں ہم نے بھی تم کو سُنا کر پڑھا اور جن نمازوں میں آپ ﷺ نے ہم سے چھپایا ان میں ہم بھی تم سے چھپاتے ہیں۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر مزید قرآن نہ پڑھا جائے تو کافی ہے (نماز ہو جاتی ہے) اور اگر مزید قرآن پڑھے تو بہتر ہے۔

224. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ. فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا. فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

(بخاری:793، مسلم:885)

224۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دے کر فرمایا: پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے جا کر پھر نماز پڑھی اور واپس آکر آپ ﷺ کو سلام کیا: آپ ﷺ نے پھر وہی الفاظ دہرائے کہ جاؤ جا کر نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح تین مرتبہ وہ شخص نماز پڑھ کر آیا اور آپ ﷺ اسے ہر مرتبہ فرماتے رہے کہ جاؤ پھر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے، میں نماز کا اس سے بہتر طریقہ نہیں جانتا، لہذا آپ ﷺ مجھے سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے ''اللہ اکبر'' کہو پھر جتنا قرآن تم با آسانی پڑھ سکتے ہو پڑھو پھر رکوع کرو اور جب رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے تو رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد سجدہ کرو اور جب سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے تو سجدے سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ تو دوبارہ سجدہ کرو حتیٰ کہ تم کو سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح ادا کیا کرو۔

225. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا

225۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت ابوبکر اور

بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يُفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ ﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز کی ابتدا الحمد لله رب العالمين سے کیا کرتے تھے۔
(بخاری:743، مسلم:890)

226. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ؛ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ؛ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؛ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ)).

226۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابتدا میں جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہا کرتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ! ”بندوں سے پہلے اللہ پر سلام، جبریل پر سلام، میکائیل پر سلام اور فلاں شخص پر سلام وغیرہ“ پھر (ایک دن) نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اس لیے تم جب نماز میں بیٹھا کرو، تو اس طرح کہا کرو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ! کیوں کہ جب اس طرح سلام بھیجا جائے گا تو زمین و آسمان میں اللہ کے جتنے صالح بندے موجود ہیں سب پر سلام پہنچ جائے گا! اس کے بعد کہو: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھنے کے بعد جو دعا مانگنا چاہے مانگے۔ (بخاری:6230، مسلم:897)

227. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ لَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ! فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

227۔ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: میں تم کو وہ حدیث تحفہ نہ دوں جو نبی ﷺ سے میں نے خود سُنی ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور دیجیے! چنانچہ انہوں نے وہ تحفہ مجھے دیا۔ انہوں نے بیان کیا: کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر اور اہلِ بیت پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سکھا دیا ہے، ہم آپ ﷺ پر اور اہلِ بیت پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“۔
(بخاری:3370، مسلم:908)

228. عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

228۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ .

229. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .

230. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِيْنَ ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (بخاری:781، مسلم:914)

231. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ﴾ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

232. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُوْدًا. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا. (بخاری:805، مسلم:921)

233. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَائَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ "۔ (بخاری:3369، مسلم:911)

229۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم سب "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو! اس لیے کہ جس کا قول فرشتوں کے مطابق ہوگیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے۔ (بخاری:796، مسلم:913)

230۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ جس وقت تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی آسمان پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، پھر تمہاری اور ان کی آمین مل جاتی ہے تو کہنے والے کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

231۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام کہے "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ "تو سب آمین کہو، اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے مل جائے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (بخاری:782، مسلم:915)

232۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم کی دائیں جانب چھل گئی۔ ہم آپ ﷺ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ جس وقت ہم آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے نماز کا وقت ہوگیا اور آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز ادا فرما چکے تو فرمایا: امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب امام سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم کہو "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ "اور جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

233۔ اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی حالت میں اپنے گھر میں نماز پڑھی اور بیٹھ کر پڑھی تو کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے انہیں اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام بنایا ہی اسی مقصد کے لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوسًا .

(بخاری688: ، مسلم:926)

234. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُوْنَ.

(بخاری:734، مسلم:930)

235. عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِيْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰى ، ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ قَالَ ضَعُوا لِی مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِیَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّى النَّاسُ. قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِیَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِیَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ. فَقَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِيفِی الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِیَّ عَلَيْهِ السَّلَام لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِیْ بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا

جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اٹھ جاؤ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تم بھی بیٹھے بیٹھے نماز ادا کرو۔

234۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام بنایا ہی اس مقصد سے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ ”اللہ اکبر“ کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو! اور جب امام سجدے میں جائے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

235۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں کچھ نہ بتائیں گی؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! سب آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے لگن میں پانی رکھو! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے آپ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی، آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل فرمایا اور غسل کے بعد جب چلنا چاہا تو آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی، لیکن جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! وہ سب آپ ﷺ کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھو۔ پھر پانی رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل فرمایا: لیکن پھر جب اُٹھ کر چلنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو پھر غش آ گیا۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! وہ سب آپ ﷺ کے انتظار کر رہے ہیں۔ ادھر لوگوں کی کیفیت یہ تھی کہ سب نماز عشاء کے لیے مسجد میں بیٹھے آپ ﷺ کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ بالآخر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ نماز پڑھائیں، جب قاصد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور اس نے بتایا کہ حضور ﷺ نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں! تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چونکہ رقیق القلب تھے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت

عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ. ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ. قَالَ: أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ. قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ لَا. قَالَ هُوَ عَلِيٌّ.

(بخاری:687، مسلم:936)

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ امامت کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ان تمام دنوں میں نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کچھ بحال ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لے کر جن میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے، نماز ظہر کے لیے تشریف لے گئے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پہنچے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے ہٹنے سے منع کر دیا اور فرمایا: مجھے صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دو۔ ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ راوی کہتے ہیں: کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرح نماز پڑھانے لگے کہ وہ خود تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ نہ بیان کروں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے متعلق مجھ سے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا سناؤ! چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ پوری روایت میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی اور انہوں نے اس میں سے کسی بات سے اختلاف نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تم کو اس دوسرے شخص کا نام بتایا ہے جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

236. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ. فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ؟ فَقَالَ لِيْ: وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ.

(بخاری:2588، مسلم:937)

236۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضوان اللہ علیھن اجمعین سے بیماری کے دنوں میں میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب کی اور سب نے اجازت دے دی۔ پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے، ان دو اشخاص میں سے ایک تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے ایک اور شخص تھے۔ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو کا ذکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے یہ دوسرا شخص جس کا نام حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا کون تھا؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے ۔

237. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَلَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّهٗ لَنْ يَقُوْمَ اَحَدٌ مَقَامَهٗ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُ اَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ .

237۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو میں نے آپ ﷺ سے بار بار درخواست کی ۔ کیونکہ مجھے یہ خیال آتا تھا کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اسے کبھی پسند نہ کریں گے بلکہ اسے منحوس خیال کریں گے ۔ میں چاہتی تھی کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کام (امامت) سے معاف فرمادیں ۔ (بخاری:4445، مسلم:939)

238. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا. قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَأُذِّنَ. فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ ، لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوْا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ. فَقَالَ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ ، مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ. فَأَرَادَ أَبُوْبَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِهِ. وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ.

(بخاری:664، مسلم:941)

238۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جن دنوں رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں مبتلا تھے جس میں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی ۔ ایک مرتبہ نماز کا وقت آگیا اور اذان ہوگئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ، عرض کیا گیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل شخص ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے ، آپ ﷺ نے دوبارہ اپنا ارشاد دہرایا ، لوگوں نے پھر وہی عرض کیا ، تیسری مرتبہ بھی وہی مکالمہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم ان عورتوں کی طرح ہو جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی ۔ جاؤ! ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ چنانچہ انہوں نے جا کر نماز پڑھائی ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت کو کچھ بہتر محسوس کیا اور آپ ﷺ دو آدمیوں کے سہارے باہر تشریف لے گئے ۔ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کا وہ منظر اس وقت بھی میری نظروں میں پھر رہا ہے کہ کس طرح بیماری اور ضعف کے باعث آپ ﷺ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے ۔ آپ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ ﷺ نے اشارے سے انہیں اسی جگہ ٹھہرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ کو قریب لا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا ۔ اب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے ۔

239. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَاءَ بِلَالٌ يُوْذِنُهٗ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا

239۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار تھے ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ ، وَإِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ. فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ. فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ ، وَإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ ، لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ. قَالَ: إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْبَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُوْبَكْرٍ يَتَأَخَّرُ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا. يَقْتَدِيْ أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(بخاری:713، مسلم:941)

نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل انسان ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کی آواز نہ نکل سکے گی اور قرآن کی تلاوت نہ کر سکیں گے اگر آپ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ میں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل انسان ہیں اس لیے جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو ان کی آوز نہ نکل سکے گی اور لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے۔ اگر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو زیادہ مناسب رہے گا۔ (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ انداز بالکل ویسا ہے جیسا ان عورتوں کا تھا جن سے حضرت یوسف علیہ السلام کا واسطہ پڑا تھا، جاؤ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے میں مصروف ہو گئے تو آپ ﷺ نے اپنی طبیعت کو کچھ بہتر محسوس کیا اور آپ ﷺ اٹھ کر دو شخصوں کے سہارے چل کر مسجد میں تشریف لے گئے جب کہ آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی آہٹ پا کر ہٹنا چاہا تو آپ ﷺ نے انہیں اشارے سے اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا اور خود آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ پھر صورت حال یہ تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور باقی سب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔

240. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا ، وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ. فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ. فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ

240۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جنہیں شرفِ صحبت سے بڑھ کر یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ مدتوں حضور ﷺ کے خدمت گزار رہے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری علالت کے دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کی امامت فرماتے رہے، پیر کے دن جب تمام لوگ صف بستہ نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا، اس وقت آپ ﷺ کھڑے تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ روشن تھا۔ آپ ﷺ ہمیں نماز میں دیکھ کر مسکرائے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر خوشی سے پاگل ہوئے جا رہے تھے۔ چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں ہٹنے لگے تا کہ خود نمازیوں

لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. (بخاری:680، مسلم:944)

کی صف میں کھڑے ہو جائیں اور آپ ﷺ امامت کرائیں اس لیے انہوں نے خیال کیا تھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھانے تشریف لا رہے ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے حکم دیا کہ سب اپنی اپنی جگہ رہ کر نماز مکمل کرو اور پردہ ڈال لیا اور اسی دن آپ ﷺ نے رحلت فرمائی۔

241. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُوبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ. فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا. فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ. (بخاری:681، مسلم:947)

241۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ اپنی آخری علالت کے زمانے میں تین دن رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے باہر تشریف نہ لائے، ان ایام میں حضرت ابوبکر ؓ نماز پڑھاتے رہے۔ ایک دن نبی ﷺ نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھایا اور ہمیں جب آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا دیدار میسر آیا تو ہمارے لیے اس وقت یہ ایک ایسا انوکھا اور خوش کن نظارہ تھا جس سے خوبصورت منظر ہم نے زندگی بھر نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر ؓ کو اشارہ کیا کہ وہ امامت کریں اور پردہ گرا لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ اپنی وفات تک پردہ اٹھا کر اپنی زیارت کرانے پر قادر نہ ہو سکے۔

242. عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ. فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. قَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَعَادَتْ فَقَالَ: مُرِيْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری:678، مسلم:948)

242۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں رسول اللہ ﷺ بیمار تھے اور جب آپ ﷺ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت ابوبکر ؓ نماز کی امامت کرائیں۔ اس پر اُم المومنین عائشہ ؓ نے عرض کیا کہ ابوبکر ؓ نرم دل انسان ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز نہ پڑھا سکیں گے، آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ابوبکر ؓ کو حکم دیا جائے کہ وہ نماز کی امامت کریں۔ حضرت عائشہ ؓ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: جاؤ حضرت ابوبکر ؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم عورتیں وہی ہو جنہوں نے حضرت یوسف ؑ کو ورغلانے کی کوشش کی تھی! چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس قاصد بھیجا گیا اور آپ ﷺ نے نبی ﷺ کی زندگی میں لوگوں کی امامت کی۔

243. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ إِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ. فَقَالَ أَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى أَبُوبَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمَّا

243۔ حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنی عمر بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے تھے۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے؟ میں تکبیر کہوں؟ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا: ہاں! چنانچہ صدیق ؓ نماز پڑھانے لگے۔ ابھی لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور لوگوں سے بچتے بچاتے اگلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر لوگ دستک دینے لگے لیکن حضرت صدیق ؓ نما

أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِيْ رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. (بخاری:684، مسلم:949)

ز پڑھتے وقت کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ زیادہ دستک دینے لگے تو آپ متوجہ ہوئے اور نبی ﷺ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا تو آپ ﷺ نے اشارے سے انہیں حکم دیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے اس حکم پر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد وثنا کی اور پیچھے ہٹ کر صف میں سب کے برابر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے تشریف لا کر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! جب میں نے حکم دیا تھا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو تو تم کیوں نہ کھڑے رہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے میں اتنی سکت کہاں تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہوتا۔ پھر آپ ﷺ مقتدیوں کی جانب متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت زیادہ دستک دی! یہ ہاتھ سے آہٹ پیدا کرنا تو عورتوں کے لیے ہے! تمہیں جب نماز میں کوئی خلاف توقع بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہا کرو، جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گا۔

244. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.
(بخاری:1203، مسلم:954)

244۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز میں اگر غلطی ہو جائے تو مرد سبحان اللہ! کہیں اور عورتیں ہاتھ سے آواز پیدا کریں۔

245. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هَا هُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ. (بخاری:418، مسلم:958)

245۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ خیال کرتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں؟ حالانکہ مجھے تمہارے خشوع اور رکوع کی بھی خبر ہوتی ہے اور جب تم میرے پیچھے کھڑے ہوتے ہو، میں تمہاری حرکت کو دیکھتا ہوں۔

246. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. (بخاری:742، مسلم:959)

246۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدہ اچھی طرح کیا کرو! جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تم کو اپنے پیچھے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی پیٹھ پیچھے دیکھتا ہوں۔

247. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَمَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ.

247۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز میں اپنا سر امام سے پہلے سجدے یا رکوع سے اٹھا لیتا ہے کیا اسے اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی صورت گدھے کی صورت کی طرح بنا دے۔ (بخاری:691، مسلم:963، 964)

248. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

248۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ. (بخاری:723، مسلم:975)

کو برابر اور سیدھا رکھا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا اور برابر رکھنا نماز کا حصہ ہے۔

249. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ. (بخاری:718، مسلم:976)

249۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو بالکل درست رکھا کرو، یاد رکھو! جب تم میرے پیچھے کھڑے ہوتے ہو جب بھی میں تم کو دیکھتا ہوں۔

250. عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ . (بخاری:717، مسلم:978)

250۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم کو چاہیے کہ تم ہر حالت میں اپنی صفوں کو درست اور سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کو ایک دوسرے کی طرف سے پھیر دے گا۔

251. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا .
(بخاری:615، مسلم:981)

251۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اذان دینے اور صف اول میں شامل ہونے کا کس قدر ثواب ہے اور ان کو موقع صرف قرعہ اندازی سے مل سکتا تو ضرور آپس میں قرعہ اندازی کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اول وقت نماز ادا کرنے کا ثواب کس قدر ہے تو اس کام میں بھی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اگر نماز عشاء اور نماز فجر با جماعت ادا کرنے کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو وہ ان دونوں میں ضرور شامل ہوتے خواہ ان کو سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

252. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِيْ أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا.
(بخاری:362، مسلم:987)

252۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (کپڑوں کی کمی کی وجہ سے) بعض اپنے تہ بند بچوں کی مانند گلے میں باندھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے اس لیے عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ جب تک مرد سجدے سے سر اٹھا کر بالکل سیدھے نہ بیٹھ جائیں عورتیں سجدے سے سر نہ اٹھائیں۔

253. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا . (بخاری:5238، مسلم:989)

253۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیویاں اگر مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں منع نہ کرو۔

254. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ. فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ. قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِيْ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا

254۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ صبح اور عشاء کی نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں جایا کرتی تھیں۔ ان سے کہا گیا: آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کا مسجد میں جانا ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں تو آپ کیوں باہر نکلتی ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے منع کیوں نہیں کرتے؟ مجھے روکنے سے انہیں کیا چیز مانع

تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ .
(بخاری: 900، مسلم: 991)

ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو! بس یہی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے آپ کو روکنے سے مانع ہے۔

255. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ .
(بخاری: 869، مسلم: 999)

255۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ دیکھتے کہ عورتوں نے خود کو کیا بنالیا ہے تو آپ ﷺ عورتوں کو مساجد میں جانے سے منع فرمادیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔

256. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ﴾ قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ. فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ﴾ ﴿ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ ﴾ حَتّٰى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ ﴿ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴾ أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتّٰى يَأْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْآنَ .
(بخاری: 7490، مسلم: 1001)

256۔ آیۂ مبارکہ ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَا ﴾ [بنی اسرائیل: 110] ''اور اپنی نماز میں (قرآن) نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت پست آواز سے'' کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت اس دور میں نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر نماز ادا کیا کرتے تھے اور صورت حال ایسی تھی کہ جب قرأت بلند آواز سے کی جاتی اور مشرک سن لیتے تو قرآن مجید قرآن نازل فرمانے والے اور قرآن لانے والے سب کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَا ﴾ یعنی نماز میں اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور آواز اتنی پست بھی نہ ہو کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نہ سُن سکیں بلکہ ﴿ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيْلًا ﴾ ''ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا لہجہ اختیار کرو'' تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سُن کر آپ سے قرآن سیکھیں۔

257. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴾ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿ لَاتُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴾ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِيْ صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ ﴿ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴾ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ

257۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴾ [القیامۃ: 16] کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے جس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوا کرتی تھی اور یہ بات آپ ﷺ کے چہرے سے صاف ظاہر ہوتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ القیامہ میں یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی: ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ ﴾ ''اے نبی ﷺ اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔'' چنانچہ ﴿ فَإِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ ﴾ ''جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت تم اس کی قرأت کو غور سے سنتے رہو''۔ ﴿ ثُمَّ اِنَّ

أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.
(بخاری: 4929، مسلم: 1004)

عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ ''پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی اور آپ ﷺ کی زبان سے لوگوں کے سامنے بیان کرا دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔'' چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ ﷺ سر جھکا کر سنتے رہتے اور جب جبریل علیہ السلام چلے جاتے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپ ﷺ اسے پڑھ لیا کرتے تھے۔

258. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴾ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ فِيْ صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ ﴿ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴾ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ.
(بخاری: 5، مسلم: 1005)

258۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ ﴿ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ ﴾ کا شانِ نزول یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزولِ وحی کے وقت سخت دِقت محسوس کیا کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تم کو اسی انداز سے ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ جنہوں نے یہ حدیث حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ نے کہا: میں تم کو دکھاتا ہوں کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کس طرح ہونٹ ہلائے تھے۔ پھر آپ نے اپنے ہونٹ ہلا کر دکھائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ﴿ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ ﴾ [القیامۃ: 16، 17] ''اے نبی ﷺ! اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔'' اس لیے ﴿ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ ﴾ [القیامۃ: 18] جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت تم اس کی قرأت غور سے سنتے رہو۔'' ﴿ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ [القیامۃ: 19] ''پھر اس کو پڑھوا دینا اور اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمے ہے۔'' چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ کا طریقہ کار یہ رہا کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے آپ ﷺ کان لگا کر سنتے رہتے اور جب وہ واپس چلے جاتے تو رسول اللہ ﷺ نازل شدہ آیات کو بالکل اسی طرح پڑھ لیتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا ہوتا۔

259. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ. فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلٰى قَوْمِهِمْ

259۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ہمراہ بازارِ عکاظ کا ارادہ کر کے روانہ ہوئے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب شیاطین کے لیے آسمانی خبروں کے دروازے بند کر دیے گئے تھے اور ان پر آگ کے شعلے برسائے جاتے تھے۔ چنانچہ شیاطین لوٹ کر جب اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم

فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوْا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ. فَلَمَّا سَمِعُوْا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوْا لَهُ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِيْنَ رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ وَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا ﴿ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴾ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ ﴾ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

(بخاری:773، مسلم:1006)

پر کیا اُفتاد پڑی؟ انہوں نے جواب دیا: آسمانی خبروں تک ہماری رسائی روک دی گئی ہے اور ہم پر آگ کے شعلے برسائے گئے ہیں۔ ان کی قوم نے کہا: خبروں تک رسائی میں جو یہ رکاوٹ پیدا ہوئی ہے ضرور اس کا باعث کوئی نئی صورتِ حال ہے۔ چنانچہ تمہیں چاہیے کہ زمین کے مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ اور پتہ چلاؤ کہ آسمانی خبروں تک ہماری رسائی کی راہ میں کیا چیز حائل ہوگئی ہے۔ جو گروہ تہامہ کی طرف آیا تھا وہ نبی ﷺ پاس پہنچا۔ آپ ﷺ اس وقت عکاظ کی طرف جانے کے لیے مقامِ نخلہ تک پہنچے تھے اور آپ ﷺ نمازِ فجر ادا کر رہے تھے۔ ان جنات نے جب قرآنِ مجید سُنا تو پوری طرح اس طرف متوجہ ہوگئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان حائل ہوگئی ہے۔ چنانچہ وہاں سے جب یہ گروہ اپنی قوم کے پاس پہنچا تو اپنی قوم سے مخاطب ہوکر ﴿ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ﴾[الجن: 2،1] ''کہنے لگے! ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔'' اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر سورۂ جن نازل فرمائی جو ﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ﴾ سے شروع ہوتی ہے اور جس میں جنوں کی باتیں وحی کی گئی ہیں۔

260. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ، وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ.

(بخاری:759، مسلم:1012)

260۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھا کرتے تھے، پہلی رکعت میں لمبی قرأت کرتے تھے اور دُوسری رکعت میں مختصر اور کبھی کبھار کوئی ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنائی دے جاتی تھی اور عصر کی نماز میں بھی (پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں) سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے، پہلی رکعت میں قرأت لمبی ہوتی تھی اور فجر کی نماز میں بھی پہلی رکعت میں لمبی قرأت فرماتے تھے اور دُوسری میں مختصر۔

261. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ

261۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہلِ کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور کوفہ کا حاکم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بنا دیا، اہلِ کوفہ نے

يُصَلِّيْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّيْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ. قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ. فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوْفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ. قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ. وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ أَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ.

(بخاری:755، مسلم:1016)

حضرت سعد ؓ کی جو شکایات کی تھیں ان میں یہ شکایت بھی تھی کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ چنانچہ حضرت عمر ؓ نے حضرت سعد ؓ کو بلوایا اوران سے کہا: اے ابواسحاق ؓ یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ حضرت سعد ؓ نے جواب دیا: میں تو ان کو ویسی ہی نماز پڑھاتا رہا ہوں جیسی نماز رسول اللہ ﷺ کی ہوتی تھی میں اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ جب میں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور دوسری دونوں رکعتوں کو مختصر رکھتا ہوں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے ابواسحاق ؓ آپ سے یہی اُمید تھی۔ پھر حضرت عمر ؓ نے حضرت سعد ؓ کے ساتھ ایک یا چند اشخاص کو کوفے بھیجا اوران کے ذریعے سے حضرت سعد ؓ کے خلاف شکایات کے متعلق تحقیق کروائی۔ ان اشخاص نے کوفہ کی ہر مسجد میں جا کر لوگوں سے دریافت کیا، سب نے حضرت سعد ؓ کے اچھے طرزِ عمل کو سراہا لیکن جب بنی عبس کی مسجد میں پہنچے تو ایک شخص، جس کا نام اسامہ بن قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی، اٹھا اور کہنے لگا کہ اب جب کہ آپ لوگوں نے ہمیں قسم دلا کر پوچھا ہے تو پھر واقعہ یہ ہے کہ حضرت سعد ؓ نہ تو فوجی دستے کے ساتھ جہاد پر جایا کرتے تھے، اور نہ مالِ غنیمت کی تقسیم مساویانہ طریقے پر کرتے تھے۔ اور نہ مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: اب سچ اور جھوٹ کے فیصلے کی صرف یہی صورت ہے کہ میں تین دُعائیں مانگتا ہوں: اے مولا! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریاکاری سے شہرت کی خاطر یہ باتیں بنا رہا ہے تو اس کی لمبی عمر عطا فرما، اسے طویل فقر میں مُبتلا کر اور اسے فتنوں میں مبتلا کر۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص کی حالت یہ تھی کہ جب اس سے حال پوچھا جاتا تھا تو کہا کرتا تھا: کیا پوچھتے ہو! ایک بدبخت اور مصیبت زدہ بُوڑھا ہوں۔ مجھے حضرت سعد ؓ کی بددُعا لگ گئی ہے۔ حدیث کے راویوں میں سے عبدالمالک ؒ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے بعد کے دور میں اس شخص کو دیکھا ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں لٹک کر اس کی آنکھوں پر آپڑی تھیں اور راستوں میں پڑا آتی جاتی لڑکیوں کا راستہ روک کر انہیں چھیڑا کرتا تھا اور ان کی چٹکیاں بھرا کرتا تھا۔

262. عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ فِيْهَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ

262۔ حضرت ابو برزہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نمازِ فجر ایسے وقت پڑھتے تھے جب اتنی روشنی پھیل جائے کہ ہر شخص اپنے ساتھی کو پہچان لے۔ اور ساٹھ سے سو تک قرآنی آیات پڑھا کرتے تھے اور نمازِ ظہر زوالِ شمس کے بعد

الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ ، وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ ، وَلَا يُبَالِيْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ.
(بخاری:541، مسلم:1462)

پڑھتے تھے اور نمازِ عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ ایک شخص مدینہ کے آخری کنارے تک جا کر واپس آ جائے اور سُورج چمک رہا ہو۔ اور نمازِ عشاء کو ایک تہائی رات تک مؤخر کر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

263. عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ ((وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا)) فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ! وَاللّٰهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَائَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ. (بخاری:763، مسلم:1033)

263۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا نے مجھے سورۂ والمرسلات عُرفاً پڑھتے سُنا تو کہا: بیٹے! اللہ کی قسم! تمہارے اس سورت کی تلاوت کرنے سے مجھے یاد آ گیا کہ سب سے آخری سُورہ جو میں نے نبی ﷺ کو پڑھتے سُنا یہی تھی، آپ ﷺ نے اس سورت کو مغرب کی نماز میں پڑھا تھا۔

264. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

264۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ ''الطّور'' پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری:765، مسلم:1035)

265. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فِي الْعِشَاءِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً.

265۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں تھے اور آپ ﷺ نے نماز کی دو رکعتوں میں سے ایک میں سورۂ'' وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ '' تلاوت فرمائی تھی۔ (بخاری:767، مسلم:1037)

266. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ. قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيْفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا. اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا.
(بخاری:6106، مسلم:1040)

266۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل نمازِ (عشاء) حضرت رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھ کر جاتے تھے اور جا کر اپنے قبیلہ کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے نماز (عشاء) میں سورۂ بقرہ پڑھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جماعت سے نکل کر (علیحدہ) ہلکی نماز پڑھی (اور چلا گیا) جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس حرکت کی اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص یقیناً منافق ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے منافق کہنے کی خبر اس شخص کو ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم محنت کش مزدور ہیں۔ (دن بھر) اونٹوں کی مدد سے پانی نکالتے، دلاتے اور پہنچاتے ہیں، اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت ہے کہ انہوں نے گزشتہ رات ہمیں (عشاء کی) نماز پڑھائی تو اس میں (پوری) سورۂ بقرہ پڑھی، تو میں نے جماعت سے الگ ہو کر نماز پڑھ لی، اب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں منافق ہوں۔ یہ سب سن کر نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنا اور دین سے نفرت دلانا چاہتے ہو؟ یہ کلمات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے: سورۂ وَالشَّمْسِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى'' اور اسی طرح کی

دوسری سورتیں پڑھا کرو۔

267. عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيْهَا. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

(بخاری:7159، مسلم:1044)

267۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں فلاں شخص کی وجہ سے نمازِ فجر کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ قرأت کو بہت لمبا کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت کبھی اس قدر غضب ناک نہیں دیکھا جتنا اس دن تھے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کو دین سے متنفر کرتے ہیں۔ یاد رکھو! تم میں سے جو شخص جب بھی امامت کے فرائض سرانجام دے اس پر لازم ہے کہ نماز مختصر پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے، کمزور اور کام کاج والے ہوتے ہیں۔

268. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ.

(بخاری:703، مسلم:1046،1047)

268۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دوسروں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اسے چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بیمار، بوڑھے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور جب اپنی انفرادی نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبا کرے۔

269. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا.

269۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز مختصر پڑھاتے تھے لیکن ہر لحاظ سے مکمل ہوتی تھی۔ (بخاری:706، مسلم:1052)

270. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ. (بخاری:708، مسلم:1054)

270۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے نبی ﷺ کی نماز سے زیادہ ہلکی اور مکمل نماز نہیں پڑھی اور آپ ﷺ اگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز کو مزید ہلکا کر دیتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان نہ ہو۔

271. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّيْ لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَاتِيْ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ.

(بخاری:709، مسلم:1056)

271۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ اسے لمبا کروں لیکن پھر جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بچے کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں سخت پریشان ہوگی۔

272. عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُوْدُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِنَ

272۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز میں قیام اور قعدہ کے سوا باقی سب ارکان یعنی رکوع وسجود، دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ (جلسہ) اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے کا وقفہ (قومہ)

السَّوَاءِ. (بخاری:792، مسلم:1058)

سب کی مقدار تقریباً برابر ہوا کرتی تھی۔

273. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّيْ لَا آلُوْ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا. قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

(بخاری:821، مسلم:1060)

273۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بارے میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہیں اسی طرح کی نماز پڑھاؤں جیسی نماز رسول اللہ ﷺ ہم کو پڑھایا کرتے تھے اور جو آپ ﷺ کو پڑھاتے میں نے دیکھا ہے۔
راوی حدیث ثابت کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز میں ایک چیز کرتے دیکھا ہے جو تم لوگ نہیں کرتے! حضرت انس رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنا طویل قیام کرتے تھے گویا آپ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی کہ دیکھنے والا خیال کرتا، شاید آپ دوسرا سجدہ کرنا بھول گئے ہیں۔

274. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

(بخاری:811، مسلم:1062)

274۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تو جس وقت آپ ﷺ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" فرماتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو کوئی شخص اُس وقت تک اپنی کمر نہ جُھکاتا (سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرتا) جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے۔

275. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

275۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں اکثر یہ کلمات پڑھا کرتے تھے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔" گویا اس طرح آپ ﷺ قرآنِ حکیم کے حکم پر عمل کرتے تھے۔ (بخاری:817، مسلم:1085)

276. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ.

(بخاری:809، مسلم:1095)

276۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ سجدے کے وقت سات اعضاء زمین پر لگائیں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔ یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

277. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

(بخاری:390، مسلم:1105)

277۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں اور پہلوؤں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھتے تھے کہ آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

278. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ ، فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ

278۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن جب نماز کے لیے باہر کھلے میدان میں تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کے سامنے برچھا گاڑ دیا جاتا تھا اور اس کے پیچھے نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور باقی سب لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوا کرتے تھے۔

فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ.
(بخاری:494، مسلم:1115)

279. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.
(بخاری:507، مسلم:1117)

280. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ.
(بخاری:634، مسلم:1119)

281. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً ، فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. (بخاری:376، مسلم:1120)

282. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ. (بخاری:76، مسلم:1124)

283. عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ

اور آپ ﷺ سفر میں بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ حکام نے اسی طریقہ کو اختیار کر رکھا ہے۔

279۔ حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اُونٹنی کو سامنے کی طرف بٹھا کر اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے۔

280۔ حضرت ابوجحیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال ؓ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے اور جس وقت وہ اذان دیتے تھے اور اپنا منہ ادھر اور اُدھر موڑتے تھے تو میں ان کے ساتھ ساتھ اسی طرف دیکھتا تھا جدھر وہ اپنا منہ پھیرتے تھے۔

281۔ حضرت ابوجحیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (مکہ میں) دیکھا کہ آپ ﷺ سُرخ چمڑے کے شامیانے میں تشریف فرما تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال ؓ آپ ﷺ کے وضو سے (بچا ہوا) پانی لائے اور میں نے دیکھا کہ لوگ وضو کے اس پانی کی طرف لپک رہے تھے اور جس کے ہاتھ تھوڑا بہت پانی آجاتا وہ اسے (اپنے منہ پر) مَل لیتا اور جسے نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھوں کی تری سے خود کو تر کر لیتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال ؓ نے ایک برچھا زمین پر گاڑ دیا اور نبی ﷺ سُرخ جوڑا پہنے اور اسے پنڈلیوں تک اُونچا اٹھائے باہر تشریف لائے اور برچھے کی سیدھ میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اور میں نے دیکھا کہ اس برچھے کے آگے سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

282۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مقام منیٰ میں بغیر کسی اوٹ کے (کھلے میدان میں) نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک گدھی پر سوار سامنے کی طرف سے آیا اور اُتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف کے آگے سے گزر کر نماز کی جماعت میں شامل ہو گیا، میں اس وقت جوان ہونے کے قریب تھا۔ آپ ﷺ نے میرے اس کام کو ناپسند نہیں فرمایا۔

283۔ ابوصالح سمان ؒ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت ابوسعید خدری ؓ جمعے کے دن ایک چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے کہ آل ابومعیط کے ایک نوجوان نے آپ کے آگے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابوسعید ؓ نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے دھکا دیا۔ اس نوجوان نے

الشَّابُ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ. فَدَفَعَهُ أَبُوْسَعِيْدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُوْلٰى فَنَالَ مِنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ. ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَدَخَلَ أَبُوْسَعِيْدٍ خَلْفَهُ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيْكَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ .
(بخاری:509، مسلم:1129)

(ادھر اُدھر) دیکھا لیکن اسے آگے سے گزرنے کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ اس نے دوبارہ آپ کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی ،اس دفعہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اسے پہلے سے بھی زیادہ زور کا دھکا دیا ،وہ شخص حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اُلجھ پڑا اور اس نے آپ کو سخت سست کہا، اس کے بعد مروان (حاکم مدینہ) کے پاس جا کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کی شکایت کی ،اس کے بعد حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس تشریف لے گئے ،مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ آپ کے اور آپ کے بھتیجے میں کیا جھگڑا ہے؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سُنا ہے: جب کوئی شخص کسی چیز کی آڑ لے کر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی دوسرا اس کے سامنے سے (نمازی اور آڑ کے درمیان سے) گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہیے کہ اسے دھکا دے دے اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

284. عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ. فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِيْ أَقَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً . (بخاری:510، مسلم:1132)

284۔ بُسر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ (عبداللہ بن حارث بن صمّہ انصاری رضی اللہ عنہ) کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سُنا ہے؟ حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہوتا کہ اسے کتنا گناہ ہوگا تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (سال، مہینے یا دن ۔راوی کو مغالطہ ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا) تک کھڑے رہنا پسند کرتا۔

285. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ .
(بخاری:496، مسلم:1134)

285۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے اس میں اور سامنے کی دیوار میں ایک بکری گزرنے کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

286. عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا .
(بخاری:،497 مسلم:1135)

286۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجدِ نبوی کی (قبلہ کے رُخ والی) دیوار منبر کے قریب تھی اور (اس دیوار اور منبر کے درمیان فاصلہ تھا کہ) بمشکل ایک بکری گزر سکتی تھی۔

287. قَالَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ: كُنْتُ اٰتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ اَكْوَعِ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ

287۔ یزید بن ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی میں آیا کرتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس ستون کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے ایک

تَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ؟ قَالَ: فَإِنِّیْ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَحَرَّی الصَّلاَةَ عِنْدَهَا.
(بخاری:502، مسلم:1136)

مرتبہ پوچھا: اے ابومسلم ؓ! (حضرت سلمہ بن اکوع ؓ کی کنیت) میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے قریب نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اس لیے کہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ ﷺ بھی اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

288. عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ وَهِیَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰی فِرَاشِ اَهْلِهٖ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ. (بخاری:384، مسلم:1140)

288۔ اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے جب کہ میں گھر کے فرش پر آپ ﷺ کے آگے قبلہ کی جانب جنازہ کی مانند لیٹی ہوتی تھی۔

289. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ یُوْتِرَ أَیْقَظَنِیْ فَأَوْتَرْتُ. (بخاری:512، مسلم:1141)

289۔ اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے اور میں آپ ﷺ کے بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔ پھر جب آپ ﷺ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا لیتے تھے اور میں وتر پڑھا کرتی تھی۔

290. عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا یَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلاَبِ ، وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّیْ وَإِنِّیْ عَلَی السَّرِیْرِ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِیَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوْذِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَیْهِ.
(بخاری:514، مسلم:1143)

290۔ مسروق ؒ روایت کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ کُتا، گدھا اور عورت اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزر جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ ام المومنین ؓ نے فرمایا: تم نے ہمیں (خواتین کو) کُتے اور گدھے کے مشابہ کر دیا۔ جب کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ ﷺ کے آگے قبلہ کی جانب بستر پر لیٹی ہوا کرتی۔ پھر اسی حالت میں اگر مجھے کوئی ضرورت ہو جاتی تو میں اس خیال سے کہ آپ ﷺ کو تکلیف ہوگی بیٹھنا مناسب نہ سمجھتی تھی اور آپ ﷺ کے قدموں کی جانب سے کھسک جایا کرتی تھی۔

291. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ ، لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ مُضْطَجِعَةً عَلَی السَّرِیْرِ فَیَجِیْءُ النَّبِیُّ ﷺ فَیَتَوَسَّطُ السَّرِیْرَ فَیُصَلِّیْ فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِیْرِ حَتّٰی أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِیْ. (بخاری:508، مسلم:1145)

291۔ اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم لوگوں نے ہمیں (خواتین کو) کتوں اور گدھوں سے ملا دیا جب کہ میں بستر لیٹی ہوتی تھی اور نبی ﷺ تشریف لاتے اور اسی بستر کے وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ ایسی حالت میں مجھے اچھا نہ لگتا کہ میں آپ ﷺ کے سامنے لیٹی رہوں چنانچہ میں بستر کے پاؤں کی جانب سے اپنے لحاف میں سے باہر کھسک جایا کرتی۔

292. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلاَیَ فِیْ قِبْلَتِهٖ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ.
(بخاری:513، مسلم:1145)

292۔ ام المومنین عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹ کر سو رہی ہوتی تھی اور میرے پاؤں آپ ﷺ سے قبلہ کی طرف اور آپ ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ پر ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرنے لگتے تو میرے پاؤں کو چھوتے اور میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی۔ جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

293. عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَائَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (بخاری:379، مسلم:1146)

293۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح نماز پڑھ لیا کرتے تھے کہ میں آپ ﷺ کے سامنے ہوتی، اور میں حیض کی حالت میں ہوتی اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ سجدہ کرتے وقت آپ ﷺ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا۔

294. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ.
(بخاری:358، مسلم:1148)

294۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں۔

295. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُصَلِّيْ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ. (بخاری:359، مسلم:1151)

295۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔

296. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.
(بخاری:356، مسلم:1152)

296۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا اور اس کے دونوں کنارے آپ ﷺ کے کندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔

297. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ. وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ.
(بخاری:353، مسلم:1158)

297۔ محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے! اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

* * *

5...... ﴿کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ﴾

مسجد اور نماز کی جگہوں کے بارے میں

298. عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَیُّ مَسْجِدٍ وَضَعَ فِیْ الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. قُلْتُ: ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ، ثُمَّ أَيْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّ فَاِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ.

(بخاری:3366، مسلم:1161)

298۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! زمین پر کون سی مسجد سب سے پہلے تعمیر کی گئی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد الحرام (خانہ کعبہ)۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس سال کا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جس جگہ نماز کا وقت آئے اسی جگہ نماز ادا کرلو۔ یہی افضل ہے۔

299. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُعْطِيتُ خَمْسًا: لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِی أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ إِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَی النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ.

(بخاری:438، مسلم:1163)

299۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (1) مجھے اللہ کی یہ مدد حاصل ہے کہ میرا رعب ایک ماہ کے فاصلے سے دشمن پر پڑ جاتا ہے (2) میرے لیے پوری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے (3) میرے لیے مالِ غنیمت حلال کردیا گیا ہے (4) باقی تمام انبیاء کی نبوت صرف ان کی اپنی قوم کے لیے ہوتی تھی جب کہ میں پوری دُنیا کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (5) اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔

300. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتِيْتُ بِمَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ ، فَوُضِعَتْ فِیْ يَدِیْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا.

(بخاری:2977، مسلم:1168)

300۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ''جوامع الکلم'' (ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں) دے کر بھیجا گیا ہے اور میری مدد اس طرح کی گئی ہے کہ دشمن پر میرا رعب پڑ جاتا ہے۔ اور ایک دن جب کہ میں سو رہا تھا زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم زمین کے وہ خزانے نکال رہے ہو۔

301. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ ، فَنَزَلَ أَعْلَی الْمَدِيْنَةِ فِیْ حَیٍّ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ

301۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو شہر کے بالائی حصے میں بنی عمر بن عوف کے محلے میں اُترے اور وہاں آپ ﷺ نے چودہ (14) راتیں قیام فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے بنی نجار

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ ، فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى أَلْقٰى بِفِنَاءِ أَبِيْ أَيُّوبَ ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ ، وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ. فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ. فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ. فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَفِيْهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ.

اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

(بخاری:428، مسلم:1173)

کے لوگوں کو بُلا بھیجا اور وہ اپنی تلواریں لٹکائے آ پہنچے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنو نجار کے رؤساء آپ ﷺ کے ارد گرد کھڑے ہیں، بالآخر ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے احاطہ میں آپ ﷺ نے اپنا سامان اتارا۔ رسول اللہ ﷺ یہ بات پسند فرماتے تھے کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے اسی جگہ نماز پڑھ لیں۔ اُس وقت آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا فیصلہ کیا تو بنی نجار کے لوگوں کو بلایا اور ان سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنا یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ انہوں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! ہم اس کی کوئی قیمت آپ ﷺ سے ہرگز نہ لیں گے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تم کو بتاتا ہوں اس باغ میں کیا کچھ تھا اس میں کچھ مُشرکوں کی قبریں تھیں، کچھ ٹوٹے پھوٹے مکانات تھے اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے قبریں اکھاڑ دی گئیں، کھنڈروں کو ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا اور درختوں کے تنوں کو قبلہ کی جانب برابر برابر کھڑا کر کے پردہ کر دیا گیا اور دروازہ اس طرح بنایا گیا کہ دونوں جانب پتھر لگا دیے گئے، صحابہ رضی اللہ عنہم جس وقت پتھر ڈھو رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ شریک تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے اس لیے تو انصار اور مہاجرین دونوں کی مغفرت فرما دے۔''

302. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ﴾ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمْ

302۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی لیکن آپ ﷺ دل سے چاہتے تھے کہ نماز میں اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف رکھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی: ﴿ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ﴾ [البقرۃ:144] ''یہ تمہارے مُنہ کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا شروع

الْيَهُوْدُ ﴿ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ﴾، فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى، فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

(بخاری:399، مسلم:1174)

303. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

304. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ.

(بخاری:4492، مسلم:1177)

305. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری:403، مسلم:1178)

306. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

کر دیا۔

اور بیوقوف لوگوں نے یعنی یہودیوں نے کہا: ﴿ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾[البقرۃ:142]''انہیں کیا ہوا کہ پہلے یہ جس قبلے کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے تھے اس سے پھر گئے؟ اے نبی ﷺ! ان سے کہو: مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔'' چنانچہ جب یہ حکم نازل ہوا تو ایک شخص نے نبی ﷺ کے ساتھ (ظہر کی) نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہیں جا رہا تھا کہ نماز عصر کے وقت اس کا گزر انصار کے ایک قبیلہ کے پاس سے ہوا جو بیت المقدس کے رُخ نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا رُخ خانہ کعبہ کی جانب موڑ لیا ہے! یہ سن کر سب لوگوں نے اپنا رُخ کعبہ کی سمت کر لیا۔

303۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز ادا کی۔ پھر موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف رُخ کرنے کا حکم آ گیا۔

304۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر انہیں بتایا: کل رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن کی آیات نازل ہوئی ہیں جن میں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیں۔ چنانچہ سب نے اپنا رُخ کعبہ کی طرف کر لیا۔ اس وقت ان لوگوں کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے۔ یہ خبر ملتے ہی سب کعبہ کی طرف مُڑ گئے۔

305۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ اور ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں ایک گرجا گھر دیکھا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ ان دونوں نے اس گرجے کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا یہ دستور تھا کہ ان میں اگر کوئی نیک شخص ہوتا، پھر وہ مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیا کرتے تھے اور اس مسجد میں اس قسم کی تصاویر بنایا کرتے تھے۔ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بُرے ہوں گے۔

306۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا. قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوْا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.
(بخاری:1330، مسلم:1184)

نے اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی یہ ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ پھر اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آپ ﷺ کا یہ ارشاد نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر کھلی رکھی جاتی لیکن مجھے ڈر ہے کہ اسے بھی مسجد بنالیا جائے گا۔

307. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.
(بخاری:437، مسلم:1185)

307۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ کو برباد کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

308. عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. (بخاری:436، مسلم:1187)

308۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت تھا اور آپ ﷺ کی کیفیت یہ تھی کہ کبھی اپنی چادر چہرۂ مبارک پر ڈال لیتے اور جب دم گھٹتا تو چادر چہرے سے ہٹا دیتے، ایسی حالت میں بھی آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے ان لوگوں نے اپنے انبیاء (کے ساتھ یہ زیادتی کی ہے کہ ان) کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

309. عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيْ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ ﷺ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ. (بخاری:450، مسلم:1189)

309۔ عبداللہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی کی تعمیر نو کی اور لوگوں نے باتیں بنائیں تو حضرت عثمان رضی اللہ علیہ نے اس موقع پر کہا تھا کہ تم لوگوں نے بہت باتیں بنالیں جب کہ میں نے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے: جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مسجد تعمیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

310. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ أَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ. (بخاری:790، مسلم:1201)

310۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے مصعب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا، یہ دیکھ کر میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا اور کہا: پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمیں منع کر دیا گیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

311. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

311۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شروع میں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے ہم آپ ﷺ کو سلام کرلیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوئے سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے، لیکن جب ہم نجاشی کے پاس سے (ہجرت حبشہ سے) واپس آئے اور ہم نے

(بخاری:4534، مسلم:1201)

آپ ﷺ کو (نماز پڑھتے ہوئے) سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا اور فرمایا: نماز میں یکسوئی ضروری ہے۔

312. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِيْ حَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ۝ ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

(بخاری:4534، مسلم:1203)

312۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم نماز میں باتیں کرلیا کرتے تھے اور جو شخص چاہتا اپنے ساتھ والے سے اپنے کام کے بارے میں بات کرلیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی: ﴿ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾ [البقرۃ:238] ''نمازوں کی حفاظت کرو۔ تمہاری ہر نماز بہترین ہو اور اللہ کے آگے فرماں برداری سے کھڑے ہو جاؤ۔'' اس کے بعد ہمیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا۔

313. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّيْ أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَكَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

(بخاری:1217، مسلم:1206)

313۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا۔ میں گیا اور وہ کام کر کے واپس لوٹا تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا جس کا مجھے اس قدر رنج ہوا جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کوئی دوسرا اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ اور میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ اس وجہ سے ناراض ہیں کہ مجھے دیر ہوگئی۔ پھر میں نے دوبارہ سلام کیا، لیکن آپ ﷺ نے پھر جواب نہ دیا۔ اس دفعہ مجھے پہلے سے بھی زیادہ دُکھ ہوا اور میں نے پھر آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تمہارے سلام کا جواب دینے میں صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ اپنی اُونٹنی پر سوار تھے اور آپ ﷺ کا رُخ قبلہ کی طرف نہ تھا۔

314. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ ﴿ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ ﴾ فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

(بخاری:461، مسلم:1209)

314۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک خبیث اور سرکش جن نے کل رات اچانک مجھ پر حملہ کر دیا تاکہ میری توجہ نماز سے ہٹا سکے اور مجھ کو نماز توڑنا پڑے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا اور میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسے مسجد کے ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دُعا یاد آگئی۔ ﴿ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ ﴾ [صٓ:35] ''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لیے نہ ہو۔''

چنانچہ میں نے اسے ذلیل اور ناکام واپس جانے کی اجازت دے دی۔

315. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

315۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ

ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا . (بخاری:516، مسلم:1212)

نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے امامہ کو (آپ ﷺ کی نواسی) اٹھا رکھا تھا، جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے اسے نیچے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے پھر اٹھا لیتے تھے۔

316. قَالَ اَبُوْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ: اِنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ ،وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِيْ أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ. فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ. ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَاوَ كَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى ، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِي .

(بخاری:917، مسلم:1216)

316۔ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے جو آپس میں اس بات پر الجھ رہے تھے کہ (مسجد نبوی کا) منبر کس لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے آ کر یہ بات حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی سے بنا اور کس نے اسے بنایا۔ میں نے اسے اس دن دیکھا تھا جس دن وہ پہلی مرتبہ رکھا گیا تھا اور جب پہلی بار رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ (اس کے بننے کا واقعہ یوں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فلاں عورت (حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا نام لیا تھا لیکن راوی کو یاد نہیں رہا) کو کہلوا بھیجا کہ تمہارا غلام بڑھئی ہے اسے کہو کہ چند لکڑیاں جوڑ کر میرے لیے ایک ایسی چیز (منبر) بنا دے جس پر میں لوگوں سے خطاب کرتے وقت بیٹھ جایا کروں۔ چنانچہ اس عورت نے اپنے غلام کو حکم دیا اور وہ غابہ (مقام کا نام) کے جھاؤ کی لکڑی کا منبر بنا کر لے آیا اور اس عورت نے یہ منبر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ اور آپ ﷺ کے حکم سے اس جگہ (جہاں اس وقت رکھا ہے) رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور اسی پر رکوع کیا پھر الٹے پاؤں نیچے اُتر کر جہاں منبر رکھا جاتا ہے اس جگہ پر سجدہ کیا پھر دوبارہ آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگو! میں نے یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو۔ اور میری نماز سیکھ سکو۔

317. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: نُهِيَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

317۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: کمر یعنی کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (بخاری:1220، مسلم:1218)

318. عَنْ مُعَيْقِيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ ،قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً . (بخاری:1207، مسلم:1222)

318۔ حضرت معقیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں جو اپنے سجدے کی جگہ سے مٹی صاف کرنا چاہتا ہو، فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ضرور کرنا چاہتا ہے تو صرف ایک مرتبہ کر لے۔

319. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ ، فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ ، فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ إِذَا صَلّٰى. (بخاری:406، مسلم:1223)

319۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ رُخ دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا۔ پھر فرمایا: نماز پڑھتے ہوئے کسی شخص کو اپنے سامنے کی جانب تھوکنا نہیں چاہیے کیوں کہ نماز میں اللہ تعالیٰ نمازی کے چہرہ کے سامنے کی جانب ہوتا ہے۔

320. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.
(بخاری:406، مسلم:1223)

320۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے ایک کنکری سے کھرچ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے منع فرمادیا کہ کوئی شخص اپنے سامنے کی جانب یا داہنی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب، یا پھر اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

321. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً فِيْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا ، فَقَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

321۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے ایک کنکری اٹھائی اور اس سے کھرچ دیا۔ اس کے بعد فرمایا: اگر کوئی شخص تھوکنا چاہے تو اپنے سامنے کی جانب اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ (بخاری:408، مسلم:1228)

322. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ. (بخاری:407، مسلم:1227)

322۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی سامنے کی دیوار پر کچھ بلغم، تھوک یا رینٹ (ناک کا فضلہ) لگا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا۔

323. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ.

323۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ گویا اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ اپنے سامنے کی جانب اور دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ (بخاری:413، مسلم:1230)

324. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.
(بخاری:415، مسلم:1231)

324۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے مٹی میں دبادے۔

325. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. (بخاری:386، مسلم:1236)

325۔ سعید بن یزید ازدی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''ہاں۔''

326. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ

326۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ. فَقَالَ: شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ.

ایک پھول دار چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اور فرمایا: اس چادر کے پھول بوٹوں کی وجہ سے میری توجہ بٹ گئی اور نماز میں خلل واقع ہوا اسے ابوجہم رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور مجھے ان سے سادہ چادر لا دو۔

327. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

327۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر شام کا کھانا سامنے آجائے اور جماعت کی تکبیرِ اقامت ہو رہی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔ (بخاری:752، مسلم:1238)

328. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ.

328۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا لگ جائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے کھانا کھاؤ اور کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے جانے میں جلدی نہ کرو۔ (بخاری:5468، مسلم:1241)

329. عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ. (بخاری:672، مسلم:1242)

329۔ **اُم المومنین** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر شام کا کھانا چُن دیا جائے اور نماز کی تکبیرِ اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔

330. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ. (بخاری:673، مسلم:1244)

330۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کے سامنے شام کا کھانا آجائے اور اسی وقت نماز کی جماعت کھڑی ہو رہی ہو تو پہلے کھانا کھائے اور کھانا کھائے بغیر نماز کے لیے جانے میں جلدی نہ کرے۔

331. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

331۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا: جو شخص یہ پودا یعنی لہسن کھائے اسے چاہیے کہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ (بخاری:853، مسلم:1248)

332. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا أَوْ لَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا. (بخاری:856، مسلم:1250)

332۔ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے نبی ﷺ سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص یہ پودا کھائے اسے چاہیے کہ ہمارے قریب نہ آئے یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

333. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ. وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا. فَسَأَلَ

333۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لہسن یا پیاز کھائے اسے چاہیے کہ ہم سے دُور رہے یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری مسجد سے دُور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ ﷺ نے ان میں بُو محسوس کی تو ان کے بارے

فَأُخبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: كُلْ فَإِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ.
(بخاری:855، مسلم:1253)

334. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ. فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (بخاری:1231، مسلم:1267)

335. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ.

336. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ لَا أَدْرِيْ زَادَ أَوْ نَقَصَ. فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنّٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

میں دریافت فرمایا۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ اس میں کون کون سی سبزی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے فلاں صحابی (جو پاس ہی بیٹھے تھے) کو دے دو۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس نے بھی اس کو کھانا پسند نہیں کیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم کھالو۔ (میں نے اس وجہ سے نہیں کھایا کہ) میں ان سے باتیں کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے۔ (یعنی فرشتوں سے)۔

334۔ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگ اٹھتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ اتنی دُور چلا جاتا ہے جہاں اذان کی آواز نہ سن سکے، جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب تکبیر اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت ہوچکتی ہے، پھر آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، کہتا ہے: یہ یاد کرو، وہ یاد کرو۔ تمام ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو پہلے بالکل یاد نہ ہوں۔ حتی کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ جب کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں تو اسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

335۔ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نماز میں دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور پہلے قعدے میں بیٹھنا بھول گئے، لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ ﷺ نماز ختم کر چکے اور ہم سلام پھیرنے کے منتظر تھے آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔ (بخاری:1224، مسلم:1269)

336۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم ؒ جو کہ حدیث کے راویوں میں سے ہیں کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ ﷺ نے نماز میں کچھ زیادہ کر دیا تھا، یا کوئی کمی ہوگئی تھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو عرض کیا کہ آپ ﷺ نے نماز اس طرح ادا فرمائی ہے! چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹے اور قبلہ رُو ہو کر دو سجدے کیے اور سلام پھیر دیا۔ پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو پہلے ہی اطلاع دے چکا ہوتا ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔ اور مجھ سے بھی تمہاری طرح بھول چوک ہو جاتی ہے اس لیے اگر میں کبھی بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلا یا کرو! اور جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے کسی بات میں شک ہو جائے

(بخاری:401، مسلم:1274)

تو کوشش کرے کہ کوئی صحیح رائے قائم کر سکے اور اسی کے مطابق نماز کو پورا کر کے سلام پھیرے اور اس کے بعد دو سجدے کر لے۔

337. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُ ذَا الْيَدَيْنِ ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالُوْا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ. فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ .

(بخاری:6051، مسلم:1288)

337۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اس لکڑی کے پاس تشریف لائے جو مسجد میں قبلہ کی جانب لگی ہوئی تھی اور اس پر اپنے ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ جماعت میں اس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے لیکن یہ دونوں بات کرتے ہوئے ڈرے، جو لوگ جلد باز تھے وہ یہ کہتے ہوئے کہ نماز کم کر دی گئی ہے جماعت میں سے اُٹھ کھڑے ہوئے، جماعت میں ایک شخص تھا جسے نبی ﷺ ''ذوالیدین'' کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے وہ آگے بڑھا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! نماز کم کر دی گئی ہے، یا آپ ﷺ کچھ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں نہ نماز کم کی گئی ہے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سے چوک ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت نماز ادا کی اور سلام پھیرا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ یہ سجدہ تقریباً ویسا ہی تھا جیسا آپ ﷺ کیا کرتے تھے یا ہوسکتا ہے کچھ طویل ہو۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور پھر اسی طرح کا، یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا اور پھر سجدے سے سر اُٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہا۔

338. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ. (بخاری:1075، مسلم:1295)

338۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب ہمارے سامنے کوئی ایسی سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ بھی سجدہ کیا کرتے تھے اور ہم بھی سجدہ کیا کرتے تھے اور کئی لوگوں کو پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

339. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا .

(بخاری:1067، مسلم:1297)

339۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں سورۃ ''النجم'' تلاوت فرمائی اور اس کے سجدۂ تلاوت پر سجدہ کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ باقی سب لوگ (یعنی مشرک) بھی سجدے میں گر گئے سوائے ایک بوڑھے کے جس نے (سجدہ کرنے کی بجائے) کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی بھری اور اسے اپنی پیشانی کے قریب لے جا کر کہنے لگا: ''بس میرے لیے یہی کافی ہے۔'' میں نے دیکھا یہ بوڑھا (اُمیہ بن خلف) کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

340. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ

340۔ عطا بن یسارؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں سورۃ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ (بخاری: 1072، مسلم: 1298)

341. عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

(بخاری: 768، مسلم: 1304)

341۔ ابورافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اس نماز میں سورہ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا یہ کیسا سجدہ تھا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس سورت میں نبی ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے اور اب میں اس وقت تک سجدہ کرتا رہوں گا جب تک کہ آپ ﷺ سے نہ جا ملوں!

342. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ، كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

(بخاری: 842، مسلم: 1317)

342۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تکبیر کی آواز سن کر مجھے پتہ چل جاتا تھا کہ نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

343. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا لِي اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت لَهُ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ! اِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(بخاری: 6366، مسلم: 1319)

343۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ کے یہودیوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انھوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ مردوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔ ان کی یہ بات سن کر میں نے انھیں جھٹلایا، ان کی کو صحیح ماننا مجھے اچھا نہ لگا، جب وہ چلی گئیں اور نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دو بوڑھی یہودنیں آئیں تھیں اور یہ بات کہتی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انھوں نے سچ کہا ہے اہل قبر کو ایسا عذاب دیا جاتا ہے جسے جانور تک سنتے ہیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جو نماز پڑھتے اس میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

344. عَنْ عَائِشَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(بخاری: 833، مسلم: 1323)

344۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سُنا ہے۔

345. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ

345۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دُعا مانگا کرتے تھے: (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)

"اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اور

الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.
(بخاری: 832، مسلم: 1325)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ گار کرنے والی باتوں سے، اور مقروض ہونے سے۔" آپ ﷺ سے کسی نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ قرض داری سے اتنی زیادہ پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ کوئی شخص جب مقروض ہوجاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

346. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. (بخاری: 1377، مسلم: 1326)

346۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے ہیں۔ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)۔

"اے اللہ! میں تیری پناہ طلب چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔"

347. عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.
(بخاری: 844، مسلم: 1338، 1342)

347۔ ورّاد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط تحریر کرایا جس میں لکھوایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَاأَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)

"نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور ہر طرح کی تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو چیز تو روک دے اس کا دینے والا کوئی نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے آگے کام نہیں دے سکتی۔"

348. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ

348۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غریب لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دولت مند لوگوں نے اپنے مال کے ذریعے بڑے بڑے درجے اور ابدی نعمتیں حاصل کرلی ہیں۔ یہ لوگ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور انہیں مال و دولت کی وجہ سے یہ فضیلت حاصل ہے کہ حج وعمرہ بھی کرتے ہیں، جہاد بھی کرتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتادوں کہ اگر تم اس کو اپنا معمول بنالو تو جو لوگ تم پر سبقت لے گئے ہیں، ان کے برابر ہوجاؤ اور کوئی

عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا ، فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ .
(بخاری:843، مسلم:1347)

دوسرا تمہاری برابری نہ کر سکے اور تم سب لوگوں سے بہتر ہو جاؤ سوائے اس شخص کے جو اس طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دے؟ تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سُبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم میں (کلمات کی تعداد کے بارے میں) کچھ اختلاف ہو گیا بعض نے کہا کہ سُبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار کہنا چاہیے، چنانچہ میں نے اس بارے میں نبی ﷺ سے پھر دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اس طرح پڑھا کرو کہ ہر کلمہ تینتیس بار ادا ہو جائے۔

349. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ . كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَائَةِ إِسْكَاتَةً هُنَيَّةً ،فَقُلْتُ: بِأَبِيْ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَائَةِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: ((أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ .))
(بخاری:744، مسلم:1354)

349۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر سکوت فرمایا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی کے وقفہ میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں: (اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَاىَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ) ”اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح دُور کر دے جیسے تو نے مشرق ومغرب میں دُوری پیدا کی ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

350. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا .

350۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: کہ جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ سکون واطمینان سے چلتے ہوئے آؤ اور نماز کا جتنا حصہ جماعت کے ساتھ ملے پڑھ لو اور باقی اپنے طور پر پورا کر لو۔ (بخاری:908، مسلم:1359)

351. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.

351۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی چاپ سنی، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات تھی؟ تم لوگوں کو کیا ہو گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: ہم جماعت میں جلد شریک ہونے کے لیے دوڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا! نماز کے لیے جب بھی آؤ بڑے وقار اور سکون سے آؤ، جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو باقی رہ

(بخاری:635، مسلم:1363)

جائے وہ اپنے طور پر پوری کرلو!

352. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.
(بخاری:275، مسلم:1367)

352۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جماعت کے لیے تکبیر اقامت کہی گئی، اور لوگوں نے کھڑے ہو کر صفیں بنالیں اور نبی ﷺ تشریف لے آئے، لیکن جب آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے مصلے پر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کو یاد آیا کہ آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں۔ پھر واپس جا کر غسل فرمایا اور جب دوبارہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سرِ مُبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آ کر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔

353. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ. (بخاری:580، مسلم:1371)

353۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جسے نماز میں سے ایک رکعت بھی مل گئی اس کی وہ نماز باجماعت شمار ہوگی۔

354. عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

354۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی۔ یہ بیان کرتے وقت آپ ﷺ انگلیوں پر پانچ نمازیں شمار کرتے جاتے تھے۔ (بخاری:3221، مسلم:1379)

355. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اعْلَمْ مَا

355۔ ابنِ شہاب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن نماز میں کچھ دیر کردی (اس وقت) ان کے پاس حضرت عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ عراق میں تھے نماز میں دیر کر دی تھی تو آپ کے پاس حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا: اے مغیرہ رضی اللہ عنہ یہ آپ نے کیا کیا؟ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی اور نبی ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی۔ اسی طرح پانچوں نمازیں آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ پڑھیں پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اس طرح نماز پڑھنے کا آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے عروہ رحمۃ اللہ علیہ! سوچ سمجھ کر کہو، جو کچھ تم کہہ

تُحَدِّثُ أَوَأَنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ.

رہے ہو گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو نماز کے اوقات متعین کر کے بتائے۔ (بخاری: 521، مسلم: 1380)

356. عَنْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ. (بخاری: 522، مسلم: 1381)

356۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھ لیا کرتے تھے جب کہ ابھی سورج یعنی دھوپ میرے حجرے (کے صحن) میں ہوتی تھی اور اوپر نہ چڑھی ہوتی تھی۔

357. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. (بخاری: 536، مسلم: 1395)

357۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی میں شدت آجائے تو نماز (ظہر) ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش سے ہوتی ہے۔

358. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ. وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ.
(بخاری: 535، مسلم: 1400)

358۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے موذن نے ظہر کی اذان دی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا ہونے دو! ٹھنڈا ہونے دو! یا آپ ﷺ نے فرمایا: انتظار کرو! انتظار کرو! نیز فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش سے ہوتی ہے، اس لیے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ٹھنڈے وقت ادا کرو (راوی بیان کرتے ہیں کہ) ظہر کی نماز موسم گرما میں آپ ﷺ نے اتنی تاخیر سے پڑھی کہ ٹیلوں کا سایا نظر آنے لگا۔

359. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ. (بخاری: 537، مسلم: 1401)

359۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ کی آگ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب! میرے ایک حصے نے دوسرے حصے کو کھالیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت عطا فرمادی۔ ایک مرتبہ موسم سرما میں اور ایک مرتبہ موسم گرما میں۔ اور یہ سانس لینے کا وقت وہی ہوتا ہے جب تم (ان دونوں موسموں میں) گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو۔

360. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

360۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز (ظہر) سخت گرمی میں پڑھا کرتے تھے اور (تپش کی وجہ سے) اگر کوئی شخص اپنی پیشانی زمین پر نہ ٹکا سکتا تو کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرلیا کرتا تھا۔
(بخاری: 1208، مسلم: 1407)

361. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ

361۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے جب کہ ابھی سورج بلند اور تیز ہوتا تھا اور اگر کوئی شخص مدینے کے بالائی حصوں کی طرف جانا چاہتا تو وہاں ایسے وقت پہنچ جاتا جب کہ سورج بلند اور روشن ہوتا تھا۔ مدینہ کے بعض بالائی حصے چار میل کے

أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ . (بخاری:550، مسلم:1408)

فاصلے پر یا اس کے لگ بھگ ہیں۔

362. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُوْلُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ. فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ. (بخاری:549، مسلم:1413)

362۔ ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم لوگ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: چچا جان! یہ کون سی نماز تھی جو آپ پڑھ رہے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عصر کی نماز! اور ایسی ہی نماز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

363. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُوْرًا فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

363۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ نماز سے فارغ ہو کر اونٹ ذبح کرتے اور اسے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ہم اس کا پکا ہوا گوشت کھا لیا کرتے تھے۔ (بخاری:2931، مسلم:1415)

364. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. (بخاری:552، مسلم:1417)

364۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کا گھر بار سب کچھ تباہ ہوگیا۔

365. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ. (بخاری:2931، مسلم:1420)

365۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب (خندق) کے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے! ان کی وجہ سے ہم صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

366. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

366۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن سُورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کُفارِ قریش کو بُرا بھلا کہتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا حالانکہ سُورج غروب ہونے والا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: بخدا میں بھی نہیں پڑھ سکا۔ پھر ہم سب مقام بطحان کی طرف گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اور ہم سب نے نماز کے لیے وضو کیا اور آپ ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔ (بخاری:596، مسلم:1430)

367. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

367۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور فرشتوں کے یہ دونوں گروہ نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں

وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

(بخاری:555، مسلم:1432)

، پھر وہ فرشتے جو رات بھر تمہارے ساتھ رہے تھے جب واپس آسمان پر جاتے ہیں تو ان سے تمہارا پروردگار دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا؟ (حالانکہ وہ خود اپنے بندوں کے حالات کو فرشتے سے زیادہ جانتا ہے) تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم جب ان کے پاس سے آئے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔

368. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً يَعْنِى الْبَدْرَ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ.﴾

(بخاری:554، مسلم:1434)

368۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ایک رات چاند کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یقیناً تم اپنے پروردگار کو عنقریب بالکل اسی طرح دیکھو گے جیسے اس وقت تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اُس کے دیکھنے میں تمہارے آگے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی۔ چنانچہ جہاں تک تم سے ہوسکے کوشش کرو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی کسی نماز میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ)[قٓ:39] ''اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو، سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے۔''

369. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(بخاری:574، مسلم:1438)

369۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دو ٹھنڈے وقتوں کی نمازیں (عصر و فجر) پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

370. عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

(بخاری:561، مسلم:1440)

370۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج پردے کے پیچھے چُھپ جاتا تھا۔

371. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. (بخاری:559، مسلم:1441)

371 ۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے کہ نماز پڑھ کر واپس جاتے تھے تو ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی جس میں انسان اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

372. عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرَكُمْ.

372۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی (یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب ابھی اسلام پھیلا نہیں تھا) اور آپ ﷺ باہر تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بچے اور عورتیں سو گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور حاضرین مسجد سے فرمایا: زمین پر بسنے

(بخاری:566، مسلم:1443)

373. عَنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ، ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ.

(بخاری:570، مسلم:1446)

374. عَنْ حُمَيْدٌ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا. (بخاری:5869، مسلم:1448)

375. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِين قَدِمُوْا مَعِيْ فِيْ السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِيْ وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوْا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِيْ أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (بخاری:567، مسلم:1451)

376. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ

والوں میں سے تمہارے سوا کوئی شخص اس وقت اس نماز کا منتظر نہیں ہے۔

373۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ کو عشاء کی نماز کے وقت کوئی مصروفیت درپیش آ گئی اور آپ ﷺ کو آنے میں اتنی دیر ہو گئی کہ ہم سب کو مسجد میں نیند آ گئی اس کے بعد بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے اس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے (اور نماز پڑھائی) پھر فرمایا: اس وقت زمین پر بسنے والوں میں سے تمہارے سوا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو نماز کا انتظار کر رہا ہو۔

374۔ حُمید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی ﷺ نے انگوٹھی استعمال کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کر دی۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے (میں اس وقت بھی بچشم تصور آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں) اور فرمایا: سب لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور تم نے جتنی دیر نماز کا انتظار کیا ہے تم گویا نماز ہی پڑھ رہے تھے۔

375۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی جو میرے ساتھ کشتی میں آئے تھے ہم سب مدینہ میں مقام بقیع کی کنکریلی زمین پر قیام پذیر تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اس لیے ہم میں سے ایک ایک ٹولی روزانہ باری باری عشاء کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس دن میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کسی اہم کام میں مصروف تھے جس کی وجہ سے نماز عشاء میں اس قدر تاخیر ہو گئی کہ رات آدھی کے قریب گزر گئی اس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حاضرین سے ارشاد فرمایا: ٹھہرو! تمہارے لیے خوشخبری ہو! تم پر یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی اور نماز نہیں پڑھ رہا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اس وقت تمہارے سوا کسی اور نے نماز نہیں پڑھی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹ آئے اور جو بات ہم نے آپ ﷺ سے سنی تھی اس کی وجہ سے ہم سب خوش تھے۔

376۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی دیر کر دی کہ لوگ سو کر جاگے، پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور آپ نے نبی ﷺ

بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذٰلِكَ ، وَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا هٰكَذَا.

(بخاری:571، مسلم:1452)

کو اطلاع دی کہ نماز تیار ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ میں اس وقت بھی چشم تصور دیکھ رہا ہوں جیسے آپ ﷺ سرمبارک پر ہاتھ رکھے تشریف لا رہے ہیں اور آپ ﷺ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری اُمت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گی تو میں حکم دیتا کہ اسی طرح (یعنی اتنی ہی تاخیر سے) نمازِ (عشاء) پڑھا کریں۔ (ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی ہے، کہتے ہیں): میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ نبی ﷺ کا سر پر ہاتھ رکھنے کا انداز جس طرح انہیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کر کے دکھایا تھا وہ بھی عملاً مجھے کر کے دکھائیں: چنانچہ انہوں نے مجھے دکھانے کے لیے اپنی انگلیوں کو کسی قدر کھول کر اپنے سر کے اطراف پر رکھ لیا اور پھر ان کو سر سے ملا کر سر پر اس طرح پھیرا کہ انگوٹھا کان کے اس حصہ سے مس کرنے لگا جو کنپٹی اور داڑھی کے کنارے سے ملا ہوا ہے۔ ایسا کرتے وقت نہ تو بہت دیر لگائی اور نہ بہت جلدی کی بلکہ اس طرح کہ بہت ہی اطمینان سے یہ عمل کیا اور پھر آپ ﷺ کا یہ ارشاد سُنایا: ''اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا کہ میری اُمت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گی تو میں انہیں حکم دیتا کہ اسی طرح (یعنی اتنی ہی تاخیر سے) نماز عشاء پڑھا کریں۔

377. عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ. (بخاری:578، مسلم:1457)

377۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھنے کے لیے مسلمان عورتیں اپنی چادریں لپیٹ کر جایا کرتی تھی اور نماز سے فارغ ہو کر جب گھروں کو لوٹتی تھیں تو (ابھی اندھیرا باقی ہوتا تھا کہ) اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہ سکتا تھا۔

378. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَوْا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوْا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ.

(بخاری:560، مسلم:1460)

378۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے اور نماز عصر ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب پوری طرح صاف اور روشن ہوتا تھا اور مغرب ایسے وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء میں کبھی تاخیر فرماتے تھے اور کبھی جلدی، یعنی اگر دیکھتے کہ لوگ جلدی جمع ہو گئے ہیں تو جلدی ادا فرما لیتے اور اگر دیر سے جمع ہوتے تو دیر سے ادا فرماتے، اور فجر کی نماز (راوی کو یاد نہیں رہا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مسلمان کہا تھا یا نبی ﷺ کہا تھا۔ ایسے وقت پڑھا کرتے تھے جب ابھی آخرِ شب کا اندھیرا باقی ہوتا تھا۔

379. عَنْ أَبِىْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يُصَلِّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلٰى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِى الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِىْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّى الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَأُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ.

(بخاری: 771، مسلم: 1462)

379۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے نمازوں کے اوقات کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلے پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی (نماز کے بعد) اگر مدینہ کے آخر کنارے تک جا کر واپس آتا تو سورج اپنے جوبن پر ہوتا تھا (راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے مغرب کے بارے میں کیا بتایا تھا) اور رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک موخر کر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا آپ ﷺ ناپسند فرماتے تھے۔ اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہو کر آدمی اپنے ہمنشین کو دیکھتا تو پہچان لیتا تھا۔ اور (صبح کی نماز میں) دونوں رکعتوں میں یا ہر ایک رکعت میں ساٹھ سے سو آیتوں تک تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

380. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِى صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴾.

(بخاری: 648، مسلم: 1473)

380۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز انفرادی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور فجر کی نماز میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ آیۂ کریمہ پڑھ لو: ﴿ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴾ [بنی اسرائیل: 78] ”بے شک صبح کی نماز (فرشتوں) کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔“

381. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

381۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب اور فضیلت اکیلے نماز کے مقابلہ میں ستائیس گنا زیادہ ہے۔ (بخاری: 645، مسلم: 1477)

382. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

(بخاری: 644، مسلم: 1481)

382۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ جلانے کی لکڑیاں جمع کیے جانے کا حکم دوں، پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کر کے خود ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو شریک جماعت نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کی قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو کہ نمازِ عشاء پڑھنے پر انہیں گوشت کا ایک موٹا ٹکڑا یا بکری کے دو عمدہ پائے ملیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں ضرور آئیں۔

383. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ.
(بخاری: 657، مسلم: 1482)

383۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقوں کے لئے صبح اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی اور نماز نہیں ہے۔ کاش انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان دو نمازوں کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو یہ ان نمازوں میں شرکت کے لئے ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ تکبیر اقامت کہے اور کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود آگ کے دہکتے ہوئے شعلے لے کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہ آئے ہوں۔

384. عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَأَنَا أُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى. قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ: فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

384۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی اور انصاری تھے: نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور میں اپنے قبیلے کی امامت کرتا ہوں لیکن جب بارشیں ہوتی ہیں اور اس نشیبی علاقہ میں جو میرے اور میرے قبیلے کے درمیان ہے سیلاب آ جاتا ہے تو میں انہیں نماز پڑھانے کے لیے ان کی مسجد تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے یا رسول اللہ ﷺ! میری دلی آرزو ہے کہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں (کسی مقام پر) نماز پڑھیں تاکہ میں اس مبارک مقام کو اپنے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: میں انشاء اللہ تمہاری یہ آرزو عنقریب ضرور پوری کروں گا۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (دوسرے دن) صبح کے وقت دن چڑھے نبی ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لائے اور گھر میں آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں آپ ﷺ کو گھر کے اندر لے آیا۔ گھر میں تشریف لا کر آپ ﷺ نے بیٹھنے سے پہلے ہی دریافت فرمایا: تم گھر کے کس مقام پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ میں نے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ ہم بھی صف باندھ کر (آپ ﷺ کے پیچھے) کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ ﷺ ہی کے لیے تیار کیا تھا۔ عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھر میں محلے کے اور لوگ بھی آ گئے یہاں تک کہ جب کافی آدمی جمع ہو گئے تو ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخیشن (یا جو بھی نام تھا) کہاں ہے؟ اس پر وہاں موجود اشخاص میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ. قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ.

ایسا نہ کہو! تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایسا کرتا ہے۔ کسی نے کہا: اللہ اور رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، اس شخص نے کہا: ہم تو اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے لیے دیکھتے ہیں۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جو محض رضائے الٰہی کی خاطر لا الہ الا اللہ کہتا ہے، دوزخ کی آگ حرام کردی ہے۔ (بخاری: 839، مسلم: 1498)

385. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ. قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي.
(بخاری: 379، مسلم: 1504)

385۔ حضرت محمود بن ربیع ؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اچھی طرح یاد ہیں، اور مجھے آپ ﷺ کا کلی کرنا بھی یاد ہے جو آپ ﷺ نے ہمارے محلے کے ڈول سے کی تھی۔ یہ بات کہہ کر حضرت محمود ؓ نے حضرت عتبان ؓ کی روایت سے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

386. عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ. قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (بخاری: 379، مسلم: 1504)

386۔ اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے برابر بیٹھی ہوتی تھی اور مجھے حیض آرہا ہوتا تھا اور کئی بار سجدہ کرتے وقت آپ ﷺ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا تھا۔ حضرت میمونہ ؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کھجور کے بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

387. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ. وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ. (بخاری: 477، مسلم: 1506)

387۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز کا ثواب وفضیلت کسی شخص کی انفرادی نماز کے مقابلے میں خواہ وہ گھر میں پڑھی جائے یا بازار میں، پچیس گنا زیادہ ہے کیونکہ ایک شخص جب بہترین طریقے سے وضو کرکے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد محض نماز ادا کرنا ہوتا ہے تو مسجد میں داخل ہونے تک جو قدم وہ اٹھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس پر اس کا ایک گناہ جھڑتا ہے۔ پھر جب مسجد میں داخل ہوجاتا ہے تو جتنی دیر اسے جماعت کے انتظار میں رُکنا پڑتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا ہے اور جب تک یہ شخص اپنی نماز کی جگہ رہتا ہے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دُعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم فرما جب تک کہ اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔

388. عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي

388۔ حضرت ابو موسیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کا ثواب سب سے زیادہ اس شخص کو ملتا ہے جو مسجد سے زیادہ دُور رہتا ہے اور جسے سب سے زیادہ چل کر مسجد تک آنا پڑتا ہے اور وہ شخص جو انتظار کرتا ہے کہ امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کا ثواب اس شخص سے بہت زیادہ

يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ . (بخاری:651، مسلم:1513)

389. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا. (بخاری:528، مسلم:1522)

390. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ .
(بخاری:662، مسلم:1524)

391. عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.
(بخاری:628، مسلم:1538)

392. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهُ. (بخاری:804، مسلم:1540)

393. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

389۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ کیا ایسے شخص کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ سب نے عرض کیا کہ اس پر کسی قسم کا میل باقی نہ رہے گا! آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

390۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مسجد کی طرف نماز کے لیے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر صبح و شام کے آنے جانے پر اس کے لیے جنت میں مہمانی کا اہتمام فرماتا ہے۔

391۔ حضرت مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلے کے چند افراد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم آپ ﷺ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے۔ آپ ﷺ انتہائی مہربان اور نرم مزاج تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ہم لوگ اپنے اہل وعیال کی طرف واپس جانے کے خواہش مند ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اب واپس چلے جاؤ اور اپنے قبیلے میں ٹھہر کر انہیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھاؤ، جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

392۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے تو کہا کرتے تھے۔ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔" سُن لی اللہ نے ہر حمد کرنے والے کی حمد۔ اے ہمارے رب حمد صرف تیرے ہی لیے ہے۔ (اس کے بعد) کچھ لوگوں کا نام لے ان کے حق میں دُعا مانگتے اور فرماتے: اے اللہ! ولید بن ولید ؓ، سلمہ بن ہشام ؓ اور عیاش بن ابی ربیعہ ؓ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (جن پر اہلِ مکہ ظلم کر رہے ہیں) اس مصیبت سے نجات دلا۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر پر اپنی گرفت سخت کر دے، تیری پکڑ اہلِ مضر پر ویسی ہی قحط سالی کی صورت اختیار کر لے جیسا کہ حضرت یُوسف ؑ کے زمانے میں مسلسل کئی سال تک قحط آیا تھا۔

393۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رِعل اور ذکوان کو بددعا دینے کے لیے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی۔

394. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ: قَبْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.
(بخاری: 1003، مسلم: 1545)

394۔ عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: دعائے قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ میں نے کہا: فلاں شخص دعویٰ کرتا ہے، کہ آپ نے کہا ہے کہ دعائے قنوت رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس شخص نے جھوٹ کہا! پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک ماہ تک رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ ﷺ بنی سلیم کے بعض قبیلوں کے لیے بددعا کرتے رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: کہ رسول کریم ﷺ نے ان مشرکوں کی طرف چالیس (40) یا ستر (70) قاری روانہ کیے تھے (تعداد میں راوی کو شک ہے)۔ مشرکوں نے ان قاریوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا تھا۔ حالانکہ ان قبائل اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان امن کا معاہدہ تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کو ان قبائل کے خلاف اس قدر شدید ناراضگی تھی کہ میں نے آپ ﷺ کو کسی پر اس قدر ناراض اور غضب ناک نہیں دیکھا۔

395. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.
(بخاری: 6394، مسلم: 1545، 1547)

395۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قاریوں کا ایک دستہ روانہ کیا اور ان کو قتل کر دیا گیا، اس سے نبی ﷺ کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ کسی اور واقعہ پر میں نے آپ ﷺ کو اس قدر رنجیدہ اور غضب ناک ہوتے نہیں دیکھا اور اس حادثہ کے بعد آپ ﷺ نے ایک ماہ تک نمازِ فجر میں قنوتِ نازلہ پڑھی جس میں آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: عُصَیَّہ نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

396. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ

396۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم رات بھر چلتے رہے اور جب صبح قریب ہوئی تو پڑاؤ کر لیا۔ نیند کے غلبہ کی وجہ سے سب کی آنکھ لگ گئی، یہاں تک کہ سورج خوب روشن ہو گیا، اس موقع پر سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، اور یہ طے شدہ دستور تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب تک آپ ﷺ خود بیدار نہ ہوں جگایا نہیں جاتا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سرہانے بیٹھ کر بلند آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ بھی بیدار ہو گئے اور آپ ﷺ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، ایک شخص جماعت سے الگ رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے اس شخص سے

يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا.

(بخاری:3571، مسلم:1563)

دریافت فرمایا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کی؟ اس نے عرض کیا: میں جنابت کی حالت میں تھا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ مٹی سے تیمم کر لو، اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کے ہمراہ آگے روانہ کر دیا کیونکہ ہم سب لوگ سخت پیاسے تھے۔ جب ہم آگے آگے جا رہے تھے ہمیں اچانک ایک عورت نظر آئی جو اپنی دونوں ٹانگیں دو بڑے مشکیزوں کے درمیان لٹکائے چلی جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے دریافت کیا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا: پانی نہیں ہے۔ پھر ہم نے اس سے پوچھا: تیرے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی، ایک دن اور ایک رات کا۔ پھر ہم نے اس سے کہا کہ آؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو! کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کیا ہیں میں نہیں جانتی! پھر ہم اسے مجبور کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ ﷺ سے بھی اس نے وہی کچھ کہا جو ہم سے کہہ چکی تھی، البتہ مزید یہ بتایا کہ وہ یتیموں کو پال رہی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے مشکیزے کھولنے کا حکم دیا اور ان دونوں مشکوں کے دہانوں پر اپنا دست مبارک پھیرا، اس کے بعد ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے ان مشکیزوں سے سیر ہو کر پانی پیا اور جتنے برتن اور مشکیں ہمارے پاس موجود تھے سب بھر لیے۔ صرف اونٹوں کو پانی نہ پلایا۔ ادھر اس عورت کے مشکیزوں کا یہ حال تھا کہ پانی زیادہ بھر جانے کی وجہ سے وہ پھٹے جا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) حکم دیا کہ جو تمہارے پاس ہے لے آئے، چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جو کچھ موجود تھا سب جمع کر کے اسے دے دیا گیا اور وہ یہ سب لے کر اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی اور جا کر اس نے بتایا: آج میں سب سے بڑے جادوگر سے ملی ہوں یا پھر وہ واقعی نبی ہیں جیسا کہ وہ سب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پورے گاؤں کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت عطا فرمائی، وہ عورت بھی مسلمان ہو گئی اور گاؤں والے بھی مسلمان ہو گئے۔

397. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾. (بخاری:597، مسلم:1566)

397۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی نماز وقت پر ادا کرنا بھول جائے اس کو چاہیے کہ جب اسے یاد آئے فوراً پڑھ لے، بھولی ہوئی نماز کا کفارہ بس یہی ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾ [طٰہٰ:14] ''اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔''

6...... ﴿ کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا ﴾

مسافر کی نمازِ قصر کے بارے میں

398. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلَاةِ الْحَضَرِ. (بخاری: 350، مسلم: 1570)

398۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابتدا میں) جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو سفر اور حضر دونوں میں صرف دو دو رکعتیں فرض کی تھیں۔ پھر سفر کی نماز کو تو اسی حالت میں برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں رکعتوں کا اضافہ کر دیا گیا۔

399. عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.
(بخاری: 1101، مسلم: 1580)

399۔ حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہم سے بیان کیا: میں سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ رہا ہوں اور میں نے آپ ﷺ کو سفر کے دوران میں سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الاحزاب: 21] ''تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔''

400. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

400۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ظہر کی نماز میں مدینہ میں چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں۔ (بخاری: 1089، مسلم: 1581)

401. عَنْ أَنَسٍ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ. قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.
(بخاری: 1081، مسلم: 1586)

401۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے مکہ جانے کے لیے نکلے تو آپ ﷺ (پورے راستے میں) دو دو رکعت پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم مدینہ لوٹ کر آئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یحییٰ ابن اسحاق نے دریافت کیا: کیا آپ لوگوں نے مکہ میں کچھ دن قیام بھی کیا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔

402. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا.
(بخاری: 1082، مسلم: 1590)

402۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی مقامِ منیٰ میں دو رکعت نماز (قصر) ادا کی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے ابتدائی دور میں (منیٰ میں) دو رکعت ہی پڑھی ہیں بعد میں وہ (سفر میں) پوری نماز پڑھنے لگے تھے۔

403. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ .
(بخاری:1656، مسلم:1598)

403۔ حضرت حارثہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز (قصر نماز) پڑھائی حالانکہ اس وقت ہماری تعداد پہلے سے بہت زیادہ تھی اور ہم اس وقت پہلے سے بہت زیادہ امن کی حالت میں تھے۔

404. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ: أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ .
(بخاری:666، مسلم:1600)

404۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک سرد رات میں جب کہ آندھی چل رہی تھی اذان دی اور (حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کی بجائے) کہا: لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو! اذان سے فارغ ہو کر حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: کہ جب رات کو سردی ہوتی اور بارش ہو رہی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اذان میں (حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کی بجائے) اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ! (اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو!) کہے۔

405. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ. فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا قَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحَضِ.
(بخاری:901، مسلم:1604)

405۔ حضرت ابنِ عباس ؓ نے ایک مرتبہ (جمعہ کے دن) جب کہ بارش ہو رہی تھی موذن کو حکم دیا کہ اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے بعد حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة نہ کہنا بلکہ یہ کہنا: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا تو حضرت ابنِ عباس ؓ نے کہا: یہ طرزِ عمل اس ہستی نے بھی اختیار کیا تھا جو مجھ سے بہتر ہے، نماز جمعہ یقیناً فرض ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تم کو تکلیف میں مبتلا کروں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چلتے ہوئے آؤ۔

406. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِئُ إِيْمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ. (بخاری:1000، مسلم:1616)

406۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی طرف ہو اور (رکوع اور سجدہ) اشارے سے ادا کرتے تھے یہ رات کی نماز ہوتی تھی فرض کے علاوہ (فرض اُتر کر پڑھتے تھے)۔ وتر سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔

407. عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

407۔ حضرت عامر ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ سفر میں رات کے وقت اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے خواہ سواری کا رُخ کسی طرف ہوتا۔ (بخاری:1104، مسلم:1619)

408. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّأْمِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ. فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

408۔ انس بن سیرین ؒ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت انس ؓ شام تشریف لائے تو ہم ان کے استقبال کے لیے گئے اور آپ ہمیں مقامِ عین التمر پر ملے، میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ ؓ اپنے گدھے پر بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا رُخ اس طرف یعنی قبلہ سے بائیں جانب تھا چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ میں نے دیکھا تھا کہ آپ ؓ اپنی سواری پر نماز پڑھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.
(بخاری:1100، مسلم:1620)

رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا رُخ قبلہ سے مختلف سمت میں تھا۔ اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں ہرگز یہ کام نہ کرتا۔

409. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ. (بخاری:1091، مسلم:1621)

409۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر کی وجہ سے جلدی ہوتی تو آپ ﷺ مغرب کی نماز میں تاخیر کر دیتے تھے (کہ عشاء کا وقت آ جاتا) پھر مغرب اور عشاء دونوں کو جمع کر کے ایک ہی وقت میں پڑھتے تھے۔

410. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. (بخاری:1112، مسلم:1625)

410۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتے تو ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک تاخیر کر دیا کرتے تھے پھر (جب عصر کا وقت ہو جاتا تو) قیام فرماتے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھا کرتے تھے اور اگر آپ ﷺ کی روانگی سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سفر پر روانہ ہوتے تھے۔

411. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا. (بخاری:1174، مسلم:1634)

411۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعت نماز (ظہر اور عصر) اور سات رکعت نماز (مغرب وعشاء) اکٹھی ملا کر پڑھی ہے۔

412. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.
(بخاری:852، مسلم:1638)

412۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص کو اپنی نماز میں سے شیطان کو حصہ نہیں دینا چاہیے، نماز میں شیطان کا حصہ اس طرح بھی ہو جاتا ہے کہ آدمی یہ سمجھنے لگے کہ اس پر صرف دائیں جانب منہ کر کے بیٹھنا ضروری ہے اس لیے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ بہت دفعہ بائیں جانب منہ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

413. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاثَ بِهِ النَّاسُ وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا. (بخاری:663، مسلم:1650)

413۔ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ تکبیر اقامت ہو جانے کے بعد صبح کی دو سنتیں پڑھ رہا ہے۔ چنانچہ جب نبی ﷺ نے سلام پھیرا تو سب لوگ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: کیا صبح کی نماز چار رکعت ہوتی ہیں؟ کیا صبح کی نماز چار رکعت ہوتی ہیں؟

414. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

414۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد میں آئے اُسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔
(بخاری: 444، مسلم:1654)

415. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

415۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِيْ جَمَلِيْ وَأَعْيَا فَأَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: جَابِرٌ. فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَأَعْيَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيْعُ جَمَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوْقِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ: أَاٰلْاٰنَ قَدِمْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ.

کے ساتھ تھا لیکن اونٹ کے تھک جانے کی وجہ سے پیچھے رہ گیا تو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں میں جابر ہوں! فرمایا: کیا بات ہے؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا ہے اور میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ چنانچہ میں دوسرے دن صبح کے وقت پہنچا اور جب مسجد کی طرف آیا تو آپ ﷺ مسجد کے دروازے پر ہی مل گئے اور دریافت فرمایا: تم اب پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اپنے اونٹ کو یہیں چھوڑ دو اور پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لو۔ چنانچہ میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھیں۔

(بخاری: 2097، مسلم: 1658)

416. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ. أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَإِنِّيْ لَأُسَبِّحُهَا.

416۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعض کاموں کا کرنا پسند فرمانے کے باوجود اس خیال سے ان کو نہ کرتے تھے کہ کہیں لوگ انہیں مسلسل کرنے لگ جائیں اور وہ فرض کر دیے جائیں یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی چاشت کے نوافل نہیں پڑھے لیکن میں پڑھتی ہوں۔ (بخاری: 1128، مسلم: 1662)

417. عَنْ أُمِّ هَانِءٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ.

(بخاری: 1103، مسلم: 1667)

417۔ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے یہ اطلاع نہیں پہنچائی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کے نوافل پڑھتے دیکھا ہے: حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن اپنے گھر غسل فرمایا اور اس کے بعد آٹھ رکعت نماز ادا کی اور یہ نماز آپ ﷺ نے اتنی ہلکی پڑھی کہ میں نے اتنی ہلکی نماز پڑھتے آپ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا البتہ اس میں بھی آپ ﷺ نے رکوع اور سجدے پورے اہتمام سے کیے تھے۔

418. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ. (بخاری: 1178، مسلم: 1674)

418۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی میں ان باتوں کو مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا: (1) ہر مہینے تین روزے رکھنا (2) چاشت کی نماز ادا کرنا (3) اور وتر پڑھ کر سونا۔

419. عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

419۔ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ موذن (اذان دے کر) بیٹھ جاتا تھا اور صبح شروع ہو جاتی تھی تو نبی ﷺ نماز جماعت سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری: 618، مسلم: 1676)

420. عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ

420۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز

رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. (بخاری: 619، مسلم: 1681)

421. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّیْ لَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

422. عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ.

423. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِیْ بَيْتِهِ.

424. عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقْرَأُ فِی شَیْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰی إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِیَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ. (بخاری: 1148، مسلم: 1704)

425. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّیْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ. فَإِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَائَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَإِذَا قَضٰی صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰی تَحَدَّثَ مَعِیْ وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ.

(بخاری: 1119، مسلم: 1705)

426. عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ؟

کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

421۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے کی دو سُنتیں اتنی ہلکی پڑھا کرتے تھے کہ مجھے خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے ''الحمد'' بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔ (بخاری: 1171، مسلم: 1684)

422۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی دو سُنتوں کا جتنا خیال فرماتے تھے اتنا کسی اور نفلی نماز کا نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری: 1169، مسلم: 1686)

423۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مندرجہ ذیل سُنتیں پڑھی ہیں۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو جمعہ کے بعد، نیز مغرب اور عشاء کی سُنتیں آپ ﷺ گھر میں پڑھا کرتے تھے۔

(بخاری: 1172، مسلم: 1698)

424۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر قرأت کرتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ جب آپ ﷺ بوڑھے ہوگئے تب بھی پہلے بیٹھ کر پڑھتے پھر جب سُورت میں سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے اور باقی آیتوں کو کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور اس کے بعد رکوع فرماتے تھے۔

425۔ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر (نفلی) نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے ہی قرأت کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کی قرأت میں سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور باقی آیتوں کو کھڑے ہو کر پڑھتے، پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سجدہ کرتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے، جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے اور اگر مجھے سویا ہوا پاتے تو آپ ﷺ بھی لیٹ جایا کرتے تھے۔

426۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رمضان میں نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا ہوتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ خواہ رمضان ہو یا

فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

427. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ . (بخاری:1140، مسلم:1727)

428. عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُوْمُ آخِرَهُ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.

(بخاری:1146، مسلم:1728)

429. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتِ: الدَّائِمُ قُلْتُ: مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

(بخاری:1132، مسلم:1730)

430. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ .

(بخاری:1133، مسلم:1731)

431. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

(بخاری:996، مسلم:1736)

432. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

غیر رمضان کبھی گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعت پڑھتے تھے وہ اتنی حسین اور طویل ہوتی تھیں کہ بس کچھ نہ پوچھو، پھر چار اور پڑھتے وہ بھی ایسی خوبصورت اور طویل ہوتی تھیں کہ بیان سے باہر ہے۔ پھر مزید تین رکعت اور پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میری آنکھیں تو یقیناً سوتی ہیں، لیکن میرا دل کبھی نہیں سوتا۔ (بخاری:1147، مسلم:1723)

427۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان تیرہ رکعتوں میں وتر (کی ایک رکعت) بھی شامل ہے اور فجر کی دو سنتیں بھی۔

428۔ اسود رحمۃ اللہ علیہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ اول رات سو جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر اپنے بستر پر آکر آرام فرماتے۔ پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ ﷺ تیزی سے کود کر بستر سے اترتے، پھر اگر آپ ﷺ کو غسل فرمانے کی ضرورت ہوتی تو غسل فرما لیتے ورنہ وضو کر کے باہر (مسجد کی طرف) تشریف لے جاتے تھے۔

429۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ ایسے عمل کو پسند فرماتے تھے جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے سوال کیا: آپ ﷺ رات کو کس وقت اٹھا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب مُرغ کی آواز سنتے تھے۔

430۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے پاس ہوتے سحر کے وقت ضرور سوتے تھے۔

431۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر رات کے تمام حصوں میں پڑھے ہیں یہاں تک کہ آخر میں آپ ﷺ سحر کے وقت وتر پڑھتے تھے۔

432۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول

ﷺ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى. (بخاری:990، مسلم:1748)

اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے نوافل دو دو رکعتیں کر کے پڑھے جائیں پھر جب خیال ہو کہ اب فجر قریب ہے تو ایک رکعت اکیلی پڑھ لے جس۔ سے ساری پڑھی ہوئی نماز وتر (طاق) ہو جائے گی۔

433. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

433۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھو۔ (بخاری:998، مسلم:1755)

434. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ.

434۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا پروردگار جو برکتوں والا اور بلند و بالا ہے ہر رات جب رات کی آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے، پہلے آسمان پر اترتا اور فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھے پکارے کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش مانگے کہ میں اس کو بخش دوں؟ (بخاری:1145، مسلم:1772)

435. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (بخاری:37، مسلم:1779)

435۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے مہینے میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے قیام کیا (تراویح پڑھی) اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

436. عَنْ أَنَّ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ. فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ. فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ. فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ. فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا.

(بخاری:924، مسلم:1784)

436۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت نبی ﷺ نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ صبح کے وقت پر لوگوں نے ایک دوسرے سے بات کی تو دوسری رات پہلے سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور سب نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس سے اگلے دن اس بات کا مزید چرچا ہوا تو تیسری رات مسجد میں لوگ اور زیادہ جمع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی باہر جا کر نماز پڑھائی اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، پھر جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ اتنے زیادہ جمع ہو گئے کہ مسجد میں ان کے لیے گنجائش کم ہو گئی (اس رات آپ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف نہ لائے) یہاں تک کہ جب صبح کی نماز کے لیے باہر مسجد میں تشریف لے گئے تو نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: لوگو! آج رات مسجد میں تمہاری موجودگی مجھ سے مخفی نہیں ہے (لیکن میں اس وجہ سے نماز کے لیے باہر نہیں آیا تھا کہ) مجھے ڈر ہوا کہ کہیں اس طرح تم پر (یہ نماز) فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ۔

437. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ

437۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اُم

عِنْدَ مَيْمُونَةَ. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ. فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ. فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

(بخاری:6316، مسلم:1788)

المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کیا (میں نے دیکھا کہ) نبی ﷺ اٹھے، ضروری حاجت سے فارغ ہوئے، اپنا چہرۂ مبارک اور ہاتھوں کو دھویا اور سو گئے اس کے بعد پھر اُٹھے اور مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اس کا بند کھولا اور درمیانے درجے کا وضو کیا یعنی پانی تو زیادہ نہ بہایا لیکن وضو پورا کرلیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نماز پڑھنے لگے تو میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی اس خیال سے کہ کہیں آپ ﷺ اس بات کو ناپسند نہ فرمائیں کہ میں جاگ رہا تھا اور آپ ﷺ کے معمولات کی ٹوہ لے رہا تھا، پھر میں نے بھی وضو کیا آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے میں جا کر آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑا اور گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا چنانچہ آپ ﷺ کی یہ نماز تیرہ رکعتوں میں پوری ہوئی اس کے بعد آپ ﷺ لیٹ کر سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے۔ آپ ﷺ سوتے میں خراٹے لیا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو نمازِ صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور آپ ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا۔ ''اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے اور میری آنکھوں میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور، میری دائیں جانب بھی نور، میری بائیں جانب بھی نور، میرے اوپر بھی نور، میرے نیچے بھی نور، میرے آگے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور ہی نور کردے اور مجھے نور عطا فرما۔'' کریب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ سات لفظ اور ہیں جو میرے پاس لکھے ہوئے ہیں اس وقت زبانی یاد نہیں (راوی کہتے ہیں کہ) پھر میں آل عباس میں سے ایک شخص سے ملا (اور اس سے دریافت کیا کہ وہ سات کلمات کیا تھے) تو اس نے عصبي ولحمي ودمي وشعري وبشري کا ذکر کیا اور مزید دو چیزوں کا ذکر کیا۔ یعنی آپ ﷺ نے دعا میں اپنے اعصاب، گوشت، خون، بال اور کھال سب کے لیے نور مانگا۔

438. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ

438۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرا...... میں بستر پر آڑا لیٹ گیا اور نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ لمبائی میں لیٹ گئے پھر

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِيْ طُولِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ. اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

(بخاری: 183، مسلم: 1789)

439. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ.

440. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

(بخاری: 7499، مسلم: 1808)

آپ ﷺ سو گئے، حتیٰ کہ جب تقریباً آدھی رات ہو گئی یعنی آدھی رات سے قدرے پہلے یا آدھی رات سے کچھ بعد کا وقت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے چہرۂ مُبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات دور کرنے لگے پھر آپ ﷺ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی اس کے بعد اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے پانی سے وضو کیا اور بہت عمدہ وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے بھی وہی کچھ کیا جو آپ ﷺ نے کیا تھا۔ (یعنی آیتیں پڑھیں، مُنہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کا اثر زائل کیا اور وضو کیا) اور آ کر آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھ کر میرا دایاں کان پکڑا اور اسے مروڑنا شروع کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو اور پھر دو اور پھر دو اور پھر دو اور پھر دو اور پھر ایک رکعت وتر کی پڑھی اور اس کے بعد لیٹ گئے۔ پھر مؤذن نے آ کر آپ ﷺ کو بیدار کیا اور آپ ﷺ نے اٹھ کر دو ہلکی رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور نمازِ فجر پڑھائی۔

439۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز یعنی رات کی نماز میں تیرہ رکعتیں ہوا کرتی تھیں۔ (بخاری: 1138، مسلم: 1803)

440۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ ’’اے اللہ! حمد صرف تیرے ہی لیے ہے آسمانوں اور زمین کا نور تو ہے اور حمد تجھ ہی کو لائق ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور ہر قسم کی حمد و ثناء تیرے ہی لیے ہے تو آسمانوں زمین اور جو ان میں بستے ہیں سب کا پرودگار ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تیرا قول بھی سچا ہے، تیرے حضور حاضر ہونا برحق ہے، جنت و دوزخ دونوں حقیقت ہیں، تمام انبیاء سچے ہیں اور روز قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیر

مطیع فرمان ہوں تجھ پر میرا ایمان ہے اور تجھ ہی پر بھروسہ ہے اور میں تجھ ہی سے لو لگائے ہوئے ہوں، تیرے ہی لیے جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلے کا طلب گار ہوں پس تو میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر سب گناہ بخش دے، تو ہی صرف میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔''

441. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.
(بخاری:1135، مسلم:1815)

441۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھی تو آپ ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ میرے دل میں ایک بُرا کام کرنے کا ارادہ پیدا ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ کہنے لگے: میں نے ارادہ کیا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کو چھوڑ دوں۔

442. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ. قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِيْ أُذُنِهِ. (بخاری: 3270، مسلم:1817)

442۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو ساری رات سوتا رہا حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کے کانوں میں، یا آپ ﷺ نے فرمایا: کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

443. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَةً. فَقَالَ: أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.
(بخاری:1127، مسلم:1818)

443۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہماری جانیں اللہ کے قبضے میں ہیں وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا۔ ہم نے جب یہ بات کہی تو آپ ﷺ واپس جانے کے لیے مڑ گئے اور اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لے جا رہے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سُنا: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الکھف:54] ''انسان بڑا جھگڑالو ہے۔''

444. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

444۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ کے ساتھ یہ بات پھونکتا ہے: بہت لمبی رات پڑی ہے مزے سے سوئے رہو! اب اگر یہ شخص بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو بھی کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور یہ شخص صبح کے وقت ہشاش بشاش اور خوش مزاج اٹھتا ہے ورنہ بدمزاج اور سست اٹھتا ہے۔ (بخاری:1142، مسلم:1819)

445. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوْا

445۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی کچھ

فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا.
(بخاری: 432، مسلم: 1820)

نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

446. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ .

446۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ انسان ہے اور جو شخص اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا اس کی مثال مُردے کی سی ہے۔ (بخاری: 6407، مسلم: 1823)

447. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ. فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.
(بخاری: 731، مسلم: 1825)

447۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں چٹائیوں کا ایک حجرہ بنا کر اس میں چند راتیں نماز پڑھی (آپ ﷺ کو نماز پڑھتا دیکھ کر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ حضرات آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ نماز میں شریک ہوتے ہیں تو آپ ﷺ (نماز کے لیے) باہر تشریف نہ لائے، اس کے بعد (صبح کو) ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں جو کچھ کرتے میں نے دیکھا ہے اس کا مقصد مجھے معلوم ہے (یعنی تم ثواب کی غرض سے میرے ساتھ نماز میں شریک ہوتے رہے ہو) اس لیے اے لوگو! تم اپنے گھروں میں (یہ) نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ کسی شخص کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھی جائے۔

448. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا ، حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ.
(بخاری: 1150، مسلم: 1831)

448۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی تنی ہوئی ہے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ رسی زینب رضی اللہ عنہا نے باندھ رکھی ہے۔ وہ (نماز پڑھتے) جب تھکن محسوس کرتی ہیں تو اس کے سہارے لٹک جاتی ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں! ایسا نہیں کرنا چاہیے، اس رسی کو کھول دو، درست طریقہ یہ ہے کہ جب تک جی لگے نماز پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ کر آرام کرے۔

449. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ: فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ.
(بخاری: 43، مسلم: 1834)

449۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا فلاں عورت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس عورت کی تعریف کرنے لگیں (کہ سوتی نہیں نماز پڑھتی رہتی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: رُک جاؤ! یہ کوئی خوبی نہیں، صرف ایسے عملوں کی ذمہ داری اپنے اوپر ڈالو جن کو پورا کرنے کی طاقت رکھتے ہو، اس لیے کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا تم عبادت سے

تھک جاتے ہو۔ نبی ﷺ کو دین کا وہ کام سب سے زیادہ پسند تھا جس کا کرنے والا اسے ہمیشہ کرتا رہے۔

450. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ.
(بخاری:212، مسلم:1835)

450۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آ جائے تو اُسے چاہیے کہ سو جائے تا کہ اس پر سے نیند کا اثر ختم ہو جائے اس لیے کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے اُونگھنے لگتا ہے تو اسے کیا پتہ کہ وہ بخشش مانگ رہا ہے یا خود کو کوس رہا ہے۔

451. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُوْرَةِ كَذَا.
(بخاری:5042، مسلم:1839)

451۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت مسجد میں ایک شخص کو قرآن مجید پڑھتے سُنا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلا دی جو میں فلاں سُورۃ تلاوت کرتے وقت چھوڑ گیا تھا۔

452. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.

452۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کے حافظ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنے اونٹ کو ٹانگ سے باندھ کر چھوڑ رکھا ہو، اگر اس کی نگرانی کرتا رہے گا تو وہ رکا رہے گا، اگر اسے آزاد چھوڑ دے گا تو کہیں چلا جائے گا۔ (بخاری:5031، مسلم:1839)

453. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ.
(بخاری:5032، مسلم:1841)

453۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں قرآن مجید کی فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں مناسب نہیں ہے بلکہ اس طرح کہنا چاہیے کہ مجھے بھلا دی گئی ہے۔ قرآن کو یاد کرتے رہو کیونکہ قرآن لوگوں کے سینوں سے نکل جانے میں وحشی اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

454. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا.
(بخاری:5033، مسلم:1844)

454۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی حفاظت کرتے رہو (پابندی کے ساتھ یاد کرتے رہو) اس لیے کہ قسم اس ذات کی، جس کے قبضۂ میں میری جان ہے! قرآن چھٹ کر بھاگنے میں پاؤں بندھے اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

455. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهٖ. (بخاری:5023، مسلم:1849)

455۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جو خوش آواز سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہو۔

456. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

456۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ

ﷺ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى: لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

457. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

(بخاری: 4281، مسلم: 1854)

458. عَنِ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.

(بخاری: 3614، مسلم: 1857)

459. عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ: وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ: لَا قَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ.

سے فرمایا: اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے حصہ دیا گیا ہے۔ (بخاری: 5033، مسلم: 1844)

457۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر سوار ''ترجیع'' کے ساتھ سورت فتح تلاوت کرتے سنا ہے۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے کہا: اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ میرے گرد لوگ جمع ہو جائیں گے تو میں آپ کو اسی طرح ترجیع سے تلاوت کر کے سناتا جس طرح نبی ﷺ نے اس دن تلاوت فرمائی تھی۔

458۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۂ کہف کی تلاوت کی۔ اس کے گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا جو بدکنے لگا۔ اس نے سلام پھیر کر دیکھا تو اسے ایک بدلی نظر آئی جو اسے گھیرے ہوئے تھی۔ اس شخص نے اس واقعہ کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے شخص تمہیں تلاوت کرتے رہنا چاہیے اس لیے کہ یہ سکینت تھی جو تلاوتِ قرآن کی برکت سے اُتری تھی یا آپ ﷺ نے فرمایا: اتر رہی تھی۔

459۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں سورۂ بقرہ تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا جو قریب ہی بندھا ہوا تھا بدکنے لگا پھر جب میں خاموش ہو گیا تو گھوڑے نے بھی بدکنا چھوڑ دیا، میں نے پھر تلاوت شروع کی تو پھر بدکنے لگا، اور میں جب پھر خاموش ہوا تو وہ بھی ٹھہر گیا، میں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس کے بعد اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا چھوڑ دیا کیونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا اسے نقصان نہ پہنچا دے۔ انہوں نے اسے وہاں سے ہٹا لیا لیکن جب انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو آسمان نظر نہ آیا بلکہ ایک بدلی جس میں چراغ سے جل رہے تھے فضا میں اُوپر اُٹھتی نظر آئی۔ صبح کے وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابن حضیر! کاش تم پڑھتے رہتے! اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے! انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنے بیٹے یحییٰ کے بارے میں خطرہ محسوس ہوا تھا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل ہی نہ دے، کیونکہ یحییٰ گھوڑے کے بالکل قریب تھا۔ چنانچہ میں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مڑ کر اس کے قریب آ گیا اور اب جو سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو اچانک مجھے ایک چھتری سی نظر آئی جس میں گویا

(بخاری:5018، مسلم:1859)

460. عَنْ أَبِیْ مُوسٰی الْأَشْعَرِیِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا طَیِّبٌ. وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ. وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ. (بخاری:5427، مسلم:1860)

461. عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَأُ وَهُوَ یَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَیْهِ شَدِیْدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ . (بخاری:4937، مسلم:1862)

462. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِأُبَیٍّ ، إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِیْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَیْكَ ﴿ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْکِتَابِ ﴾ قَالَ وَسَمَّانِیْ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَبَکٰی.
(بخاری:3809، مسلم:1865)

463. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اقْرَأْ عَلَیَّ. قَالَ، قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّیْ أَشْتَهِیْ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِیْ قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰی إِذَا بَلَغْتُ ﴿ فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا ﴾ قَالَ لِیْ کُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَیْتُ عَیْنَیْهِ

چراغ روشن تھے۔ پھر میں وہاں سے دور ہٹ گیا تا کہ اسے نہ دیکھوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو وہ کیا تھا اُسید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سننے کے لیے قریب آئے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کے وقت لوگ انہیں بھی دیکھ لیتے۔

460۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہے نارنگی کی سی ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور ذائقہ بھی عمدہ۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو نہیں ہے البتہ اس کا ذائقہ ضرور میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی بُو تو اچھی ہے لیکن مزا کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کے پھل کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہے۔

461۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کے حافظ کی مثال معزز فرشتوں کی سی ہے اور وہ ان ہی کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کو حفظ کرتا ہے جب کہ حفظ کرنا اس کے لیے دشوار ہے تو اس کے لیے دُہرا اجر ہے۔

462۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے سورۃ (لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا) پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لے کر ذکر کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رو پڑے۔

463۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ قرآن نازل آپ ﷺ پر ہوا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میں کسی اور سے سنوں۔ چنانچہ میں نے سورۂ نساء کی جب یہ آیہ کریمہ ﴿ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَاءِ شَهِیْدًا ﴾ [النساء:

تَذْرِفَانِ .

(بخاری:5055، مسلم:1867)

464. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ؟ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ. فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ .

(بخاری:5001، مسلم:1870)

465. عَنْ أَبِيْ مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاٰيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

466. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.

(بخاری:7528، مسلم:1894)

467. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .

(بخاری:73، مسلم:1896)

468. عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ

41] پر پہنچا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رُک جاؤ! یا فرمایا روک دو! جب میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

464۔ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ حمص میں تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے سورۂ یوسف تلاوت فرمائی۔ تو ایک شخص نے کہا: اس طرح تو نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے (یہی سورت اسی طرح) جناب رسول کریم ﷺ کے سامنے پڑھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم نے بہت خوب پڑھا۔ اسی وقت اس شخص کے منہ سے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما نے شراب کی بُو محسوس کی تو آپ رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تو نے دو جُرم کیے ہیں۔ کتاب اللہ کو جُھٹلایا ہے اور شراب پی رکھی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس پر شراب پینے کے جرم میں حد (سزا) نافذ فرمائی۔

465۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جس شخص نے رات کو پڑھیں وہ اس کے لیے کافی ہیں۔ (بخاری:4008، مسلم:1878)

466۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی سے حسد کرنا جائز نہیں مگر دو شخصوں سے، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اسی کے پڑھنے پڑھانے میں مصروف رہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا رہے۔

467۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد کرنا جائز نہیں ہے مگر دو شخصوں سے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور ساتھ ہی اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دانائی عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلے بھی کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتا ہے۔

468۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سورۂ فرقان کی تلاوت کر رہے تھے مگر ان کا اندازِ تلاوت اس سے کچھ مختلف تھا جیسے میں پڑھا کرتا تھا اور جس طرح ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمایا تھا، قریب تھا کہ میں ان پر جھپٹ پڑتا مگر میں نے صبر کیا حتیٰ کہ جب وہ پڑھ کر فارغ ہو گئے تو میں نے ان کے گلے میں پڑی ہوئی چادر سے انہیں پکڑ لیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لِيْ أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ قَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ.

(بخاری: 2419، مسلم: 1899)

انہیں میں نے (سورۂ فرقان) اس سے مختلف انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طریقہ سے آپ ﷺ نے ہمیں پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے پہلے مجھے حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر ان سے فرمایا: تم تلاوت کر کے سناؤ! چنانچہ انہوں نے تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھے حکم دیا، تم پڑھ کر سناؤ! میں نے بھی پڑھ کر سنائی۔ آپ ﷺ نے اس پر بھی فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے! دراصل قرآن مجید سات مختلف لہجوں اور قرأتوں میں نازل ہوا ہے اس لیے جس کو جس طرح سہولت ہو اسی طریقے سے پڑھ لے۔

469. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

(بخاری: 3219، مسلم: 1902)

469۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک لہجے اور قرأت میں قرآن پڑھایا لیکن میں ان سے لہجوں اور قرأتوں میں اضافے کا مطالبہ کرتا رہا حتیٰ کہ قرأتوں کی تعداد سات ہوگئی۔

470. عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ. فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ.

(بخاری: 775، مسلم: 1912)

470۔ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے شب گزشتہ تمام مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم اس طرح تیز تیز پڑھتے ہو جیسے شعر پڑھتے وقت تیزی دکھائی جاتی ہے؟ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ان نظائر سے بخوبی واقف ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ایک قرأت میں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مفصل کی سورتوں میں سے بیس سورتوں کا ذکر کیا جن میں سے آپ ﷺ ہر رکعت میں دو دو سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

471. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ ﴿ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴾. (بخاری: 4869، مسلم: 1915)

471۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ﴿ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴾ [القمر] پڑھا کرتے تھے۔ (مُذَّکِر نہیں)

472. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُلُّنَا. قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ فَأَشَارُوْا إِلٰى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ ﴿ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ﴾ قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى. قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰكَذَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُوْنِيْ عَلٰى أَنْ أَقْرَأَ ﴿ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

472۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے کچھ ساتھی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے علاقہ (شام) میں آئے تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ انہیں تلاش کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچے اور دریافت کیا: تم میں سے کون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی قرأت کے مطابق قرآن پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم سب ان کی قرأت کے مطابق ہی پڑھتے ہیں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم میں سے کس شخص کو ان کی قرأت کا انداز سب سے زیادہ یاد ہے؟ لوگوں نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا۔

وَالْأُنْثَى ﴾ وَاللّٰهِ لَا أُتَابِعُهُمْ.
(بخاری:4944، مسلم:1916)

آپ رضی اللہ عنہ نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ کس طرح پڑھتے ہوئے سُنا ہے؟ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ﴿ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى ﴾ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو اسی انداز سے پڑھتے سنا ہے۔ جب کہ یہ لوگ (شام والے) چاہتے ہیں کہ میں ﴿ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴾ پڑھوں۔ اللہ کی قسم! میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

473. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِیْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِیْ عُمَرُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ.
(بخاری:581، مسلم:1921)

473۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے چند معزز افراد نے جن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ معزز اور پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اس بات کی گواہی دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (1) نماز فجر کے بعد جب تک کہ سورج روشن نہ ہو جائے اور (2) نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے۔

474. عَنْ أَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِيْبَ الشَّمْسُ. (بخاری:586، مسلم:1923)

474۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ہے کہ نماز فجر کے بعد سُورج پوری طرح بلند ہو جانے سے پہلے کوئی نماز نہیں۔ اسی طرح نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

475. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا.

475۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز اس وقت نہ پڑھو جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو۔
(بخاری:582، مسلم:1925)

476. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَغِيْبَ.
(بخاری:3272، مسلم:1926)

476۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج کا ایک کنارہ نکل آئے تو اس وقت تک نماز سے رُک جاؤ جب تک سورج پوری طرح نکل نہ آئے۔ اسی طرح جب سورج کا ایک کنارہ غروب ہو رہا ہو تو بھی اس وقت تک نماز چھوڑ دو جب تک کہ پورا سورج غروب نہ ہو جائے۔

477. عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوْهُ إِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا إِنَّا أُخْبِرْنَا عَنْكِ أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی

477۔ کریب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے مجھے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد دریافت کرنا کہ وہ دو رکعتیں کیسی تھی جو رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے؟ نیز یہ کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا بھی یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں جب کہ یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے

عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا. فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ لَهُ تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَسَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ.

(بخاری:1233، مسلم:1933)

کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا ہے: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر (لوگوں کو) مارا کرتا تھا! کریب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے وہ تمام گفتگو عرض کر دی جو کہلا کر مجھے بھیجا گیا تھا۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بارے میں اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو! چنانچہ میں نے واپس آ کر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ کو بتا دیا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ جواب دیا ہے۔ چنانچہ ان حضرات رضی اللہ عنہم نے مجھے اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور جو بات اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھی تھی وہی آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھی، اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے خود سُنا تھا لیکن پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت پڑھ رہے ہیں۔ ہوا یہ کہ آپ ﷺ نمازِ عصر پڑھنے کے بعد میرے گھر تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلۂ بنی حرام کی چند عورتیں بیٹھی تھیں۔ (میں آپ ﷺ کی خدمت میں نہ جا سکی) میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک لڑکی کو بھیجا اور اسے ہدایت کی کہ تم آپ ﷺ کے قریب جا کر ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو جانا اور آپ ﷺ سے عرض کرنا: اُم سلمہ رضی اللہ عنہا دریافت کرتی ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے ہوئے خود سُنا تھا اور اب میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ وہ رکعتیں پڑھ رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ اگر آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے کوئی اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ کر کھڑی رہنا۔ اس لڑکی نے آپ ﷺ کی خدمت میں جا کر جو کچھ میں نے کہا تھا کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ٹھہرنے کے لیے کہا، وہ پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامیہ کی بیٹی! (ام المومنین حضرت اُم اسلمہ رضی اللہ عنہا) تم نے مجھ سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے جو میں نے عصر کے بعد پڑھی ہیں تو صورتِ حال یہ ہے کہ بلکہ میرے پاس قبیلۂ بنی عبدِ قیس کے کچھ لوگ آ گئے تھے جن کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا تو یہ جواب (عصر کے بعد) میں نے پڑھی ہیں یہ دراصل ظہر کے بعد والی دو رکعتیں ہیں۔

478. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِالصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

478۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: دو نمازیں رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں نہ علانیہ نہ پوشیدہ۔ دو رکعت نماز فجر سے پہلے اور دو رکعت نماز عصر کے بعد۔ (بخاری: 592، مسلم: 1936)

479. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ .

479۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان دیتا تھا تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تیزی سے ستونوں کی طرف جاتے تھے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے ،لیکن وہ اسی طرح مغرب سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے تھے اور اذان اور اقامت کے درمیان کچھ زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ (بخاری: 625، مسلم: 1939)

480. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ.

(بخاری: 627، مسلم: 1940)

480۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں یعنی اذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فقرہ دہرایا پھر تیسری مرتبہ یہ بھی فرمایا: اس کے لیے جو پڑھنا چاہے۔

481. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ أُولٰئِكَ فَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ .

(بخاری: 4133، مسلم: 1942)

481۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس وقت دوسرا حصہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا، پھر یہ لوگ پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں نے آ کر آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھی اور اپنی نماز پوری کر لی پھر (ان لوگوں نے جو ایک رکعت آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ کر پیچھے چلے گئے تھے) کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھی اور اپنی نماز پوری کر لی۔

482. عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ.

(بخاری: 4131، مسلم: 1947)

482۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز خوف میں امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے اور لشکر کا ایک حصہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے رہتا ہے اور ان کے چہرے بھی دشمن کی طرف ہوتے ہیں۔ امام ان لوگوں کو جو اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں ایک رکعت پڑھاتا ہے۔ پھر یہ لوگ اسی جگہ کھڑے ہو کر خود ایک رکعت اور پڑھتے ہیں یعنی ایک رکوع اور دو سجدے کرتے ہیں اور پیچھے ان لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو دشمن کے سامنے تھے اور وہ امام کے پیچھے آ جاتے ہیں اور امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دیتا ہے کیوں کہ اس کی دو رکعت ہو گئیں اور یہ لوگ خود اسی جگہ کھڑے ہو کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے

ساتھ ایک رکعت اور پڑھتے ہیں۔

483. عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

(بخاری: 4129، مسلم: 1948)

483۔ صالح بن خوات رضی اللہ عنہ اپنے والد خوات رضی اللہ عنہ سے، جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں شریک تھے اور انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی، روایت کرتے ہیں کہ لشکر کے ایک حصہ نے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر صف باندھ لی اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے رہا۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جو آپ ﷺ کے پیچھے صف بستہ تھے ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ یہ لوگ اپنے طور پر ایک رکعت مزید پڑھ کر اور اپنی نماز پوری کر کے دشمن کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور دوسرا گروہ آپ ﷺ کے پیچھے آ گیا اور آپ ﷺ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی جو آپ ﷺ کی نماز سے ابھی باقی تھی۔ پھر اتنی دیر رہے کہ ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ مل کر سلام پھیرا۔

484. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ ﷺ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ. فَقَالَ: تَخَافُنِيْ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ.

(بخاری: 4136، مسلم: 1949)

484۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ ذات الرقاع میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب ہم ایک سایہ دار درخت کے قریب پہنچے تو ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص کر دیا۔ پھر اسی دوران ایک مشرک آیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار جو درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی، اپنے قبضے میں کر کے اسے میان سے نکال لیا اور آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ﷺ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے کہا: اب کون آپ ﷺ کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے دھمکایا، پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کے ساتھ دو رکعت ادا کیں اور یہ لوگ پیچھے چلے گئے پھر دوسرے حصہ کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھیں گویا آپ ﷺ کی چار رکعت ہوئیں اور لوگوں کی دو دو۔

⁂

7...... کتاب الجمعة

جمعہ کے بارے میں

485. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ . (بخاری:877، مسلم:1952)

485۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کر کے آئے۔

486. عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ إِنِّيْ شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلٰى أَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ التَّأْذِيْنَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.
(بخاری:878، مسلم:1955)

486۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ایسے صاحب تشریف لائے جو مہاجرین طبقہ سابقون الاولون میں سے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دے کر پوچھا: آپ کے آنے کا یہ کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا: میں ایک ضروری کام میں اُلجھا رہا جس کی وجہ سے اتنی دیر ہوگئی کہ جس وقت گھر پہنچا اذان ہو رہی تھی۔ پھر میں نے وضو کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور صرف وضو کیا؟ جب کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

487. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ . (بخاری:858، مسلم:1957)

487۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

488. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيِّ فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا .

488۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جمعہ کے دن لوگ باری باری اپنے گھروں اور مدینہ کے بالائی دور دراز علاقوں سے گرد وغبار میں اَٹے پسینے میں آیا کرتے تھے، گرد پسینہ کے ساتھ ملتی تو پسینہ نہ بہتا، ان ہی میں سے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کتنا اچھا ہوتا اگر تم لوگ آج کے دن پاک صاف ہولیا کرتے۔ (بخاری:902، مسلم:1958)

489. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْا إِذَا رَاحُوْا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِيْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.
(بخاری:903، مسلم:1959)

489۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنا کام کاج خود کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے آتے تھے تو اسی لباس اور حُلیے میں آجایا کرتے تھے، اس لیے انہیں کہا گیا تھا کہ تم لوگ اگر غسل کر کے آتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

490. عَنْ أَبِیْ سَعِیدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَّسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ.
(بخاری:880، مسلم:1960)

490۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ مسواک کرے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے۔

491. عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَأَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيْبُ فَلَا أَدْرِيْ.

491۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے غسل کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی، تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے اگر اس کی بیوی کے پاس تیل اور خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بات مجھے معلوم نہیں۔ (بخاری:885، مسلم:1961)

492. أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ.

492۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ ہر سات دنوں میں ایک غسل کرے جس میں اپنے سر اور جسم کو پوری طرح دھوئے۔ (بخاری:897، مسلم:1963)

493. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.

493۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، پھر جمعہ کی نماز پڑھنے چلا گیا اس نے گویا اونٹ کی قربانی دی۔ اور جو دوسری گھڑی میں گیا اسے گائے کی قربانی کا ثواب ہے اور جو تیسری گھڑی میں گیا اس نے گویا ایک بھیڑ کی قربانی کی اور جو چوتھی گھڑی میں گیا اسے مرغی کی قربانی کا ثواب ملے گا۔ اور جو پانچویں گھڑی میں گیا اس نے گویا انڈا اللہ کی راہ میں دیا: پھر امام مسجد میں آجاتا ہے تو فرشتے بھی خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔
(بخاری:881، مسلم:1964)

494. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

494۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا: ''چپ ہو جا'' تو تم نے ایک فضول حرکت کی۔ (بخاری:934، مسلم:1965)

495. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا.
(بخاری:935، مسلم:1969)

495۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا: اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان بندہ اس میں نماز کی حالت میں اللہ سے کچھ طلب کرلے تو جو کچھ طلب کرے وہ اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس گھڑی کا وقفہ بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

496. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيْهِ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى.
(بخاری:876، مسلم:1978)

496۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم دنیا میں سب اُمتوں سے پیچھے آئے ہیں لیکن قیامت کے دن ہم سب سے آگے ہوں گے۔ سب امتوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہمیں ان کے بعد ملی ہے لیکن اس دن (جمعہ کے دن) کے سلسلے میں انہوں نے اختلاف کیا پس کل کا دن (ہفتہ) یہودیوں کو ملا اور پرسوں کا دن (اتوار) عیسائیوں کو ملا۔

497. عَنْ سَهْلٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.
(بخاری: 939، مسلم:1991)

497۔ حضرت سہل ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن نماز سے پہلے نہ کھانا کھاتے تھے اور نہ قیلولہ کرتے تھے دونوں کام نماز سے فارغ ہو کر کرتے تھے۔

498. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ. (بخاری:4168، مسلم:1993)

498۔ حضرت سلمہ بن اکوع ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ نماز سے فارغ ہو کر جب واپس گھر کو آیا کرتے تھے تو دیواروں کا سایہ ایسا نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں پناہ لے سکیں۔

499. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا. (بخاری:920، مسلم:1994)

499۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ درمیان میں کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے بالکل اسی طرح جیسے تم لوگ آج کل کرتے ہو۔

500. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوْآ إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ﴾.
(بخاری:936، مسلم:1997)

500۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز (جمعہ) پڑھ رہے تھے کہ اسی وقت ایک قافلہ کھانے کا کچھ سامان لے کر آیا تو اکثر لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَ نِ انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ﴾[الجمعۃ: 11 ''اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور آپ ﷺ کو کھڑا چھوڑ دیا۔''

501. عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ ﴾. (بخاری:3230، مسلم:2011)

501۔ حضرت یعلی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو (جمعے کے دن) منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: ﴿ وَنَادَوْا يَامَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ﴾ [الزخرف:77]۔

502. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ:

502۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جس وقت نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک شخص مسجد میں آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو دو رکعت

قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ. (بخاری:931، مسلم:2021)

503. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ. فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

504. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ. (بخاری:891، مسلم:2034، 2035)

(نفل) پڑھ لو!

503۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر کوئی شخص ایسے وقت آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو یا آپ ﷺ نے فرمایا: خطبہ دینے کے لیے چل پڑا ہو۔ تو دو رکعتیں پڑھ لے۔ (بخاری:1166، مسلم:2022)

504۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سُورۃ السجدہ اور سُورۃ الدہر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

* * *

8...... ﴿كتاب صلوة العيدين﴾

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے بارے میں

505. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ. فَقَالَ ﴿ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ ﴾ (الممتحنة:12الْآيَةَ) ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكِ؟ قَالَتِ امْرَءَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ!" قَالَ فَتَصَدَّقْنَ " فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ! لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

(بخاری:979، مسلم:2044)

505۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی عید الفطر کی نماز ادا کی ہے۔ نبی ﷺ بھی اور تینوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی پہلے نماز پڑھا کرتے تھے اور بعد میں خطبہ دیا کرتے تھے۔ وہ منظر اس وقت بھی میری آنکھوں میں پھر رہا ہے جب نبی ﷺ (خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے) نیچے اترے تھے اور لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیتے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ کر خواتین کی صفوں تک پہنچے تھے اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَاجَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ ..... ﴾ [الممتحنۃ: آیت 12] ''اے نبی ﷺ! جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی، اور کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں اللہ سے بخشش مانگو، یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا رحم کرنے والا ہے۔'' آیۂ کریمہ کی تلاوت سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے عورتوں سے دریافت فرمایا: کیا تم ان سب باتوں پر میری بیعت کرتی ہو؟ ان میں سے صرف ایک عورت نے ''ہاں'' کہا اس کے علاوہ کسی نے کوئی جواب نہ دیا! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم صدقہ دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! چنانچہ عورتیں اپنے چھلے اور انگوٹھیاں اس کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

506. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا

506۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے تو پہلے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد خطبہ دیا۔ پھر خطبے سے فارغ ہو کر منبر سے اترے اور عورتوں کی جانب تشریف لے

فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيْهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ. (بخاری:978، مسلم:2047)

507. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى. (بخاری:960، مسلم:2049)

508. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ اَوَّلِ مَا بُوْيِعَ لَهُ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَاِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

509. عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

510. عَنْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِيْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ. فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.

(بخاری:956، مسلم:2053)

گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں اپنے صدقات ڈال رہی تھیں۔

507۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ دونوں بیان کرتے ہیں: کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی۔

508۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں انہیں پیغام بھیجا تھا کہ عید الفطر کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ صرف نماز کے بعد ہوتا ہے۔ (بخاری: 959، مسلم:2050)

509۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی دونوں عیدوں کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری:963، مسلم:2052)

510۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن جب عید گاہ تشریف لے جاتے تھے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے، پھر سلام پھیرتے ہی لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے، جب کہ سب لوگ صفوں میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے، اور آپ ﷺ انہیں وعظ ونصیحت فرماتے اور مختلف احکام دیتے چنانچہ اگر آپ ﷺ کو کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اس کا انتظام فرماتے یا کوئی اور حکم دینا ہوتا تو وہ دیتے پھر واپس تشریف لے جاتے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ اسی طریقہ پر قائم رہے حتی کہ جب مروان مدینہ کا حاکم بنا، عید الفطر کا موقع تھا یا عید الاضحیٰ کا میں اس کے ساتھ عید کی نماز کے لیے عید گاہ پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کثیر بن الصلت نے وہاں ایک منبر بنا رکھا ہے تو مروان نے چاہا کہ نماز سے پہلے ہی اس منبر پر چڑھ جائے مگر میں نے اسے کپڑوں سے پکڑ کر کھینچا لیکن اس نے مجھ سے اپنے کپڑے چھڑا لیے اور منبر پر چڑھ کر نماز سے پہلے خطبہ پڑھا، چنانچہ میں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے مسنون طریقہ بدل ڈالا ہے۔ اس پر مروان نے کہا: اے ابوسعید رضی اللہ عنہ! تمہارے علم کا دور گیا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اس پر مروان نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ لوگ نماز کے بعد ہماری

باتیں سننے کے لیے نہیں ٹھہرتے اس لیے ہم نے خطبہ نماز سے پہلے شروع کر دیا ہے۔

511. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا .

(بخاری:351، مسلم:2056)

511۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ دونوں عیدوں کے موقع پر حائضہ عورتیں اور پردہ نشین خواتین بھی عیدگاہ میں جائیں اور مسلمان مردوں کے ساتھ دُعا میں شریک ہوں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے ذرا دُور رہیں۔

ایک عورت نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیسے عیدگاہ جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کی ساتھی اپنی چادروں میں سے ایک چادر دے دے۔

512. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ. قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا . (بخاری:952، مسلم:2061)

512۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں عید کے دن انصار کی دو لڑکیاں جو پیشہور گانے والیاں نہ تھیں وہ بول اور ٹپے گا رہی تھی جو انصار نے جنگِ بعاث کے متعلق بنا رکھے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور کہنے لگے، یہ شیطانی ساز اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم عید مناتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

513. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَائَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ حَتّٰى إِذَا مَلِلْتُ. قَالَ: حَسْبُكِ. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْهَبِي.

(بخاری:949، 950، مسلم:2065)

513۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس دو لڑکیاں جنگِ بعاث کے بارے میں لوک گیت بیٹھی گا رہی تھیں۔ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آ کر بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرۂ مبارک پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی گانا بجانا اور رسول اللہ ﷺ کے قریب؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: انہیں کچھ نہ کہو! پھر جب آپ ﷺ پر غنودگی طاری ہوگئی تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ دونوں باہر چلی گئیں۔

یہ عید کا دن تھا اسی موقع پر چند حبشی ڈھال اور بھالے کا کرتب دکھا رہے تھے۔ اب مجھے یاد نہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے خواہش ظاہر کی تھی یا آپ ﷺ نے خود ہی دریافت فرمایا تھا: کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ اور میں نے کہا تھا: ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور اس طرح کہ میرا رُخسار آپ ﷺ کے رُخسار پر ٹکا ہوا تھا، اور آپ ﷺ ان حبشیوں سے فرماتے

جاتے تھے: اے ارفدہ کی اولاد! اپنا کھیل جاری رکھو۔ یہاں تک کہ میں جب تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بس؟ میں نے کہا: ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا جاؤ!

514. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ. دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا. فَقَالَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ.

(بخاری: 2901، مسلم: 2069)

514۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ حبشی نبی ﷺ کے قریب اپنے بھالوں کے کرتب دکھا رہے تھے کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور آتے ہی کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے تاکہ ان حبشیوں کو کنکریاں ماریں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! انہیں کچھ نہ کہو، کرنے دو جو کر رہے ہیں۔

* * *

9...... ﴿کتاب صلاۃ الإستسقاء﴾

نمازِ استسقاء کے بارے میں

515. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَائَهُ .
(بخاری:1011، مسلم:2070، 2072)

515۔ حضرت عبداللہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے بارش کی دُعا مانگی تو آپ ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا کر اوڑھا تھا۔

516. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهٖ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ . (بخاری:1031، مسلم:2076)

516۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی دُعا میں اپنے ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے سوائے بارش کی دُعا کے۔ اس دُعا میں آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے تھے کہ آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

517. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً. فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ .

517۔ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ چنانچہ جمعے کے دن جس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک دیہاتی اٹھا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے مال مویشی ہلاک ہوگئے اور بال بچے بھوکے مر گئے۔ آپ ﷺ ہمارے لیے اللہ سے دُعا کیجیے! نبی ﷺ نے اپنے دستِ مُبارک اٹھائے، اس وقت کیفیت یہ تھی کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا تک نظر نہ آرہا تھا لیکن قسم اس ذات کی جس کے قبضہٗ میں میری جان ہے آپ ﷺ نے اپنے دستِ مُبارک اس وقت تک نیچے نہیں کیے جب تک بادلوں کی گھٹائیں پہاڑوں کی مانند اُمڈ کر نہ چھا گئیں اور آپ ﷺ ابھی منبر سے نہیں اترے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کی ریش مبارک پر بارش کے قطروں کو ٹپکتے دیکھ لیا۔ پھر جو بارش ہوئی ہے تو اس دن سارا دن بارش ہوتی رہی پھر دوسرے دن بھی اور تیسرے دن بھی اور اس سے اگلے دن بھی حتیٰ کہ دوسرا جمعہ آگیا اور وہی دیہاتی یا حضرت انس ؓ نے کہا: کوئی دُوسرا دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مکانات گر گئے اور مال مویشی ڈوب گئے؛ لہٰذا آپ ﷺ ہمارے لیے دُعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے پھر دستِ مُبارک اٹھائے اور درخواست کی ''اے اللہ! ہمارے اردگرد پر، ہم پر نہیں! غرض آپ ﷺ جدھر اشارہ فرماتے تھے ادھر سے بادل چھٹ جاتے اور مدینہ درمیان میں آنگن کی طرح

(بخاری:933، مسلم:2079)

باقی رہ گیا اور قناۃ نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا اور ارد گرد سے جو شخص بھی آتا وہ لگا تار اور موسلا دھار بارشوں کی خبر دیتا۔

518. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ ﴿ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ ﴾ الْآيَةَ.
(بخاری:3206، مسلم:2085)

518۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان پر کوئی چیز مثلاً بدلی یا بجلی وغیرہ دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا اور کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے، کبھی اندر تشریف لے جاتے اور کبھی باہر آتے۔ پھر جب بارش ہو جاتی تو آپ ﷺ کی پریشانی دُور ہو جاتی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی اس کیفیت کو محسوس کر کے آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ڈر جاتا ہوں، کہیں ویسا ہی نہ ہو جیسا کہ قومِ (عاد) کے بارے میں قرآنِ مجید میں وارد ہوا ہے کہ: ﴿ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ط بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ط رِيْحٌ عَاصِفٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ [الاحقاف:24] ''پھر جب انہوں نے اس کو اپنی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم کو سیراب کر دے گا۔ نہیں! بلکہ یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے، یہ سخت آندھی ہے جس میں دردناک عذاب چلا آ رہا ہے۔

519. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ. (بخاری:1035، مسلم:2087)

519۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پُروا (مشرقی) ہوا سے میری مدد کی گئی اور پچھوا (مغربی) ہوا سے قومِ عاد ہلاک کی گئی۔

* * *

10...... ﴿کتاب صلوۃ الکسوف﴾

نمازِ کسوف کے بارے میں

520. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ. ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُوْلٰى. ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهٗ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهٗ. يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. (بخاری: 1044، مسلم: 2089، 2091)

520۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں سُورج گہن ہوا تو آپ ﷺ نے نمازِ (کسوف) پڑھائی جس میں قیام کیا تو بہت دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل کیا، پھر دوبارہ کافی طویل قیام کیا لیکن پہلی مرتبہ کے قیام سے کم، اسی طرح پھر کافی طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا اور بہت طویل کیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی یہی عمل دُہرایا۔ پھر سلام پھیر دیا اور اسی اثناء میں سورج گہن سے پوری طرح باہر نکل آیا، پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور یہ دونوں کسی شخص کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ چنانچہ جب چاند یا سورج کا گہن ہو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو، اللہ کی عظمت وکبریائی کا ذکر کرو، نماز پڑھو اور صدقہ خیرات دو! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جب اللہ کا کوئی بندہ یا اللہ کی کوئی بندی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان کی اس حرکت پر سب سے زیادہ غیرت اللہ تعالیٰ کو آتی ہے۔ اے لوگو! اللہ کی قسم! اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

521. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَهٗ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا. ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ

521۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ سورج گہن ہوا تو آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور قرأت شروع کی اور کافی طویل قرأت فرمائی اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور رکوع میں چلے گئے اور کافی لمبا رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ' کہا اور پھر قیام فرمایا اور سجدے میں نہ گئے اور دوبارہ طویل قرأت فرمائی لیکن پہلی مرتبہ کی قرأت سے کم طویل، پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع

الْقِرَائَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

522. عَنْ عَائِشَةَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ. ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

(بخاری:1212، مسلم:2091)

523. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْئَلُهَا، قَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

میں چلے گئے اور پھر طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر آپ ﷺ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، اس کے بعد سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح سب کچھ کیا اور اس طرح کل چار رکعت اور چار سجدے کیے اور آپ ﷺ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سورج پوری طرح روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: کہ چاند اور سُورج دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں ان میں کسی شخص کی موت یا زندگی کی بنا پر گہن نہیں لگتا۔ جب تم ان دونوں میں سے کسی میں گہن دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو۔ (بخاری:1046، مسلم:2091)

522۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سُورج گہن ہوا تو نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے طویل سُورت تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور کافی لمبا کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ ایک دوسری سُورت کی تلاوت شروع کر دی۔ اس کے بعد رکوع کیا اور رکوع پورا کر کے سجدہ کیا۔ پھر یہی سب کچھ دوسری رکعت میں کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لیے اگر تم ان کو گہنا دیکھو تو نماز پڑھو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل حل کر فرما دے۔ میں نے آج اپنے اس قیام کے دوران میں ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا حتیٰ کہ ایک موقع پر جب تم نے دیکھا ہوگا کہ میں آگے کی طرف بڑھ رہا ہوں، میں نے خود محسوس کیا تھا کہ میں ارادہ کر رہا ہوں کہ جنت میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اسی طرح میں نے دیکھا کہ دوزخ کا ایک حصہ دوزخ ہی کے دوسرے حصوں کو ڈھا رہا ہے، یہ وہ موقع تھا جب تم نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اور میں نے دوزخ میں عَمرو بن لُحی کو بھی دیکھا ہے۔ یہ وہ شخص تھا جس نے سانڈ کھلا چھوڑنے کی رسم شروع کی تھی۔

523۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے پاس مانگنے آئی اور اس نے کہا کہ اللہ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس عذاب سے سب کو بچائے!
پھر ایک دن نبی ﷺ صبح کے وقت کہیں جانے کے لیے اپنی اُونٹنی پر سوار ہوئے اور سورج گہن ہو گیا تو آپ ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف

غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَي الْحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَائَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا. طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ. فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

لے آئے اور حجروں کے پیچھے سے گزرتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے ، آپ ﷺ نے نماز میں قیام کو بہت لمبا کیا۔ پھر رکوع کیا وہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم طویل۔ پھر رکوع کیا ، یہ رکوع بھی پہلے رکوع سے مختصر تھا ، پھر سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے ، پھر اٹھ کر قیام کیا کافی لمبا قیام لیکن پہلے قیام سے مختصر۔ پھر طویل رکوع کیا لیکن رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلے میں مختصر تھا۔ پھر طویل قیام کیا یہ قیام بھی پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلے میں کم طویل تھا پھر سر اٹھا کر سجدے میں گئے اور اس کے بعد سلام پھیر دیا ، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرمایا ، اس کے بعد لوگوں کو حکم دیا کہ وہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگا کریں۔

(بخاری: 1049، 1050، مسلم: 2098)

524. عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ، فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. قُلْتُ: آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ. فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِيَ الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيْتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ: أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِيْ بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَائَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ

524۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ اور وہ کیوں جمع ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ سورج گہن لگا ہوا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ''سبحان اللہ'' کہا۔ میں نے دریافت کیا: کیا کوئی نشانی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سر کے اشارے سے فرمایا: ہاں! پھر میں بھی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی ، یہ قیام اتنا طویل تھا کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی ، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد فرمایا: ہر وہ چیز جو مجھے اب تک نہ دکھائی گئی تھی ، آج میں نے اپنے اس مقام پر کھڑے کھڑے دیکھ لی ہے حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا ہے اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ فتنہ دجال کی سی آزمائش یا اس کے قریب قریب (راوی کہتے ہیں کہ مجھے ٹھیک یاد نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا الفاظ کہے تھے) چنانچہ دریافت کیا جائے گا کہ تمہیں اس شخص کے متعلق کیا معلوم ہے؟ تو جو شخص مومن ہو گا یا صاحبِ ایمان ہو گا (راوی کو ٹھیک طرح سے یاد نہیں رہا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ استعمال کیا تھا) وہ تو بتا دے گا کہ آپ حضرت

ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

(بخاری:86، مسلم:2103)

محمد ﷺ ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور واضح نشانیاں لے کر آئے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کر لیا اور آپ ﷺ کی پیروی کی ،وہ تین مرتبہ یہی جواب دے گا (کہ آپ ﷺ حضرت محمد ﷺ ہیں الخ) پھر اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ تو آپ ﷺ پر ایمان رکھتا تھا، لیکن منافق یا جسے شک ہو گا (راوی کہتے ہیں کہ مجھے ٹھیک یاد نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ بولا تھا) وہ کہے گا کہ میں آپ ﷺ کو نہیں جانتا البتہ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سُنا تھا سو میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

525. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ. رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّیْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:

525۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں سُورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے اتنا طویل قیام کیا جس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی جا سکتی ہے۔ پھر بہت طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر دوبارہ قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلے میں کم طویل ،پھر ایک طویل رکوع کیا لیکن یہ رکوع بھی پہلے رکوع سے کم لمبا تھا۔ پھر سجدہ کیا اس کے بعد پھر کھڑے ہو گئے اور کافی طویل قیام کیا، لیکن پہلے قیام سے مختصر ،پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلے رکوع سے مختصر تھا پھر کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا لیکن یہ قیام بھی پہلے قیاموں سے مختصر تھا۔ پھر کافی طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوعوں سے مختصر ،پھر سجدہ کیا اور اس کے بعد سلام پھیر دیا اور اس وقت تک سورج پوری طرح روشن ہو چکا تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی شخص کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے ،چنانچہ اگر کبھی ان کو گہنایا ہوا دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو اور نماز پڑھو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز لی تھی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ پیچھے کی طرف ہٹے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت دیکھی تھی اور اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا تھا جو اگر میں پالیتا تو اسے تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور مجھے دوزخ دکھایا گیا تھا اور آج کے نظارہ سے زیادہ ہولناک نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا :یارسول اللہ ﷺ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے کفر کی وجہ سے۔ پوچھا: کیا وہ اللہ سے کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہروں کی

بِكُفْرِهِنَّ. قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ. قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ. لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا. قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہوتی ہیں، آپ اس کے ساتھ زندگی بھر اچھا سلوک کرتے رہیں اگر کبھی آپ کی طرف سے کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو فوراً کہہ دے گی: مجھے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں ملی۔

(بخاری: 1052، مسلم: 2109)

526. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ .فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا.

526۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو "اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ" (نماز تیار ہے) کہہ کر لوگوں کو پکارا گیا تھا اور نبی ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے۔ پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے یہاں تک کہ سورج گہن سے نکل آیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس سے زیادہ طویل سجدہ کبھی نہیں کیا۔

(بخاری: 1051، مسلم: 2113)

527. عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا.

(بخاری: 1041، مسلم: 2114)

527۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی انسان کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ چنانچہ تم سورج یا چاند کو گہنایا ہوا دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

528. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ ﴿يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهُ﴾ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ. (بخاری: 1059، مسلم: 2117)

528۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورج گہن ہوا تو نبی ﷺ گھبرا کر اُٹھے کہ کہیں قیامت نہ آ گئی ہو اور مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی جس میں قیام، رکوع اور سجود اتنے طویل تھے کہ اتنے طویل میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ان سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اس لیے جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو تیزی سے اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور اس سے دُعا مانگو اور استغفار کرو۔

529. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا. (بخاری: 1042، مسلم: 2121)

529۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی شخص کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لیے اگر تم سورج اور چاند میں گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

530. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ .

530۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں جس دن آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم ؓ کا انتقال ہوا اسی دن سورج گہن ہوا تو لوگوں نے کہا کہ سورج ابراہیم ؓ کی وفات کی وجہ سے گہنایا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: سُورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ اس لیے جب سُورج یا چاند گہن میں دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا مانگو۔ (بخاری: 1043، مسلم: 2122)

* * *

11...... کتاب الجنائز

جنازے کے بارے میں

531. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا. فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ: سَعْدٌ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

(بخاری:1284، مسلم:2135)

531۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے اس لیے آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں پیغام بھجوایا کہ نبی ﷺ نے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کچھ اللہ نے لیا ہے وہ بھی اسی کا تھا اور جو اس نے دے رکھا ہے وہ بھی اسی کا ہے اور اس نے ہر چیز کی ایک مدت مقرر فرمائی ہے اس لیے تم کو چاہیے کہ صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو، آپ ﷺ کی صاحبزادی نے دوبارہ قاصد بھیجا اور آپ ﷺ کو قسم دلائی کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ ﷺ حضرات سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لے گئے، بچے کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، اس کا سانس اُکھڑا ہوا تھا۔ اور وہ خالی ہوتی ہوئی مشک کی طرح تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیا ہے؟ (آپ بھی روتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسرں پر رحم کرتے ہیں۔

532. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا: لَا. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا. فَقَالَ: أَلَا

532۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرات عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی تھے، جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے تو ان کو اس حالت میں پایا کہ گھر والے انہیں اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا انتقال ہو گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! پھر آپ ﷺ رونے لگے اور جب لوگوں نے آپ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو سب رو پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سنتے ہو! اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غمگین ہونے یا زبان

شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا.
(بخاری:4886، مسلم:5573)

کہنے لگی: کیوں نہیں! آپ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے: وہ کہنے لگی: میں نے آپ ﷺ کی بیوی کو دیکھا ہے وہ ایسا کرتی ہیں۔ آپ نے کہا: جاؤ جا کر دیکھو وہ گئی اور اسے وہاں اپنے مطلب کی کوئی بات نہ ملی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہوتا جیسا یہ عورت کہتی ہے تو میں ان (اپنے گھر والوں) کے ساتھ نہ رہتا۔

1378. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وَكَانَتْ فِيْ يَدَيْ حَرَسِيٍّ. فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ. أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ.
(بخاری:3468، مسلم:5578)

1378۔ حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جس سال حج کیا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا: آپ نے بالوں کا ایک گچھا ہاتھ میں لیا جو ان کے محافظ کے پاس تھا اور فرمایا: اے مدینے والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی ﷺ کو اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے سُنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے (بناؤ سنگار کے لیے) اس قسم کی چیزیں اختیار کر لیں۔

1379. عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ.
(بخاری:5219، مسلم:5584)

1379۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں (اسے جلانے کے لیے) اس کے سامنے اپنے خاوند کی طرف سے ایسی چیز کے دیے جانے کی ڈینگ ماروں جو اس نے مجھے نہیں دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ایسی چیزوں کی ڈینگیں مارتا ہے جو اسے حاصل نہیں وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایسا لباس پہنتا ہے جس سے دوسروں کو فریب میں مبتلا کر سکے۔

* * *

38...... کتاب الآداب

آداب کے بارے میں

1380. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوْقِ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ.

1381. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ.

(بخاری:3115، مسلم:5591)

1382. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ. (بخاری:6186، مسلم:5595)

1383. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ سَمُّوا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

1384. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ تُزَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ. (بخاری:6192، مسلم:5607)

1385. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَعُ اسْمٍ

1380۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بقیع میں ایک شخص نے ''یا ابو القاسم'' کہہ کر کسی کو پکارا تو نبی نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اس نے کہا: میری مُراد آپ ﷺ سے نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ (بخاری:2121، مسلم:5586)

1381۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس بچے کا نام قاسم رکھ دیا تو انصار کہنے لگے: ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے، اور نہ (اس کنیت کی بنا پر) تیری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں گے۔ چنانچہ وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے۔ انصار کہتے ہیں کہ ہم تیری کنیت ''ابوالقاسم'' نہیں ہونے دیں گے اور نہ (تیرا احترام کرکے) تیری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار نے بہت اچھا کیا۔ تم لوگ میرا نام تو رکھ سکتے ہو میری کنیت اختیار نہ کرو کیونکہ قاسم (اللہ کی رحمت تقسیم کرنے والا) صرف میں ہوں۔

1382۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے کہا: ہم تجھے کنیت ''ابو القاسم'' نہ رکھنے دیں گے اور نہ تیرا احترام کریں گے۔ اس نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔

1383۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ (بخاری: 3539، مسلم: 5597)

1384۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا (بنتِ جحش) کا نام پہلے برّہ تھا تو لوگوں نے کہا: یہ خود کو نیک پاک سمجھتی ہیں لہذا نبی ﷺ نے آپ کا نام زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا۔

1385۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل نام وہ ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (بادشاہوں

عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ.

کا بادشاہ) رکھ لے۔ (بخاری:6205، مسلم:5610)

1386. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِيْ أَبُو طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ.

(بخاری:5470، مسلم:5613)

1386۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بچہ بیمار تھا لیکن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے اور وہ بچہ مر گیا، پھر جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس گھر آئے اور انہوں نے پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) نے کہا: وہ پہلے سے زیادہ پرسکون ہے، پھر حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو رات کا کھانا پیش کیا اور انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فارغ ہو گئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ بچے کو دفن کر آؤ۔ صبح کے وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے یہ سارا ماجرا بیان کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے رات اپنی بیوی سے صحبت کی تھی؟ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے دُعا فرمائی: اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما! پھر جب اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے لڑکا ہوا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ذرا اس کا خیال رکھنا تم اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ! پھر اسے میں نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر گیا۔ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کے ہمراہ کچھ کھجوریں بھی بھیجی تھیں۔ نبی ﷺ نے بچے کو لے کر دریافت فرمایا: کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی لائے ہو؟ کہا: ہاں! کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے کھجور لے کر اسے چبایا، پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈالی اور اس طرح اسے گھٹی دی اور اس کا نام ''عبداللہ'' رکھا۔

1387. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ : فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِيْ مُوْسٰى.

(بخاری:5467، مسلم:5615)

1387۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ میں اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی (اسے گھٹی دی)۔ اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے واپس دے دیا، یہ بچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

1388. عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ. فَكَانَ أَوَّلَ

1388۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میرے پیٹ میں تھے اور جب میں (ہجرت کی خاطر مکے سے) نکلی تو پورے دنوں سے تھی اور مدینے جاتے ہوئے قبا میں قیام کیا۔ قبا میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں انہیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا

شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ ، وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ.
(بخاری:3909، مسلم:5617)

آپ ﷺ نے ایک کھجور منگوائی اور چبا کر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈال دی۔ اس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں جو چیز سب سے پہلے گئی وہ رسول اللہ کا لعابِ دہن تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں کھجور کی گھٹی دی اور اس کے بعد ان کے لیے دعا کی اور فرمایا: اے اللہ! اس بچے کو برکت عطا فرما اور (ہجرت کے بعد مدینے میں) مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والا یہ پہلا بچہ تھا۔

1389. عَنْ سَهْلٍ ، قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُوْ أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ فُلَانٌ. قَالَ وَلٰكِنْ أَسْمِهِ الْمُنْذِرَ، فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

1389۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اُسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا مُنذر رضی اللہ عنہ پیدا ہوا۔ انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ اس وقت ابو اسید (آپ ﷺ کے پاس) بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ کسی چیز کی طرف جو آپ ﷺ کے سامنے رکھی ہوئی تھی متوجہ ہو گئے، یہ دیکھ کر ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کی ران پر سے اٹھا لینے کو کہا۔ جب نبی ﷺ اس مصروفیت سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اسے گھر بھیج دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ فلاں نام رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس کا نام منذر ہے۔ چنانچہ اس دن سے ان کا نام منذر رکھ دیا گیا۔

1390. عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيْمًا. وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ؟ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ.
(بخاری:6203، مسلم:5622)

1390۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا حُسنِ خلق سب انسانوں سے بڑھ کر تھا۔ میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ اور اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا۔ یہ بچہ نبی ﷺ کے پاس آتا آپ ﷺ فرماتے: یَا اَبَا عُمَیْرُ! مَافَعَلَ النُّغَیْرُ؟ ”اے ابو عمیر! تمہارے سُرخ کا کیا حال ہے۔“ ابو عمیر کے پاس ایک سُرخ چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا۔

1391. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُوْ مُوْسٰى كَأَنَّهُ مَذْعُوْرٌ. فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِيْمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ

1391۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پریشان اور خوف زدہ ہیں (ہم نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟) کہنے لگے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس آ گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم اندر کیوں نہ آئے؟ میں نے کہا میں نے تین مرتبہ اجازت طلب کی۔ مجھے اجازت نہیں دی گئی اس لیے میں واپس چلا گیا کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جب کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اجازت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم تم کو اس حدیث کی صحت کے لیے گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ (حضرت ابو

فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ.
(بخاری:6245، مسلم:5628)

موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا) کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہو؟ اس پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس گواہی کے لیے تو تمہارے ساتھ ہم میں سے سب سے کم عمر شخص بھی جا سکتا ہے۔ (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ان میں سب سے چھوٹا میں تھا۔ میں اُٹھ کر ان کے ساتھ چل پڑا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

1392. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى أَبِيْ ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ ، فَقَالَ مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: أَنَا أَنَا ، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.
(بخاری:6250، مسلم:5635)

1392۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس قرض کے بارے میں جو میرے والد کے ذمے واجب الادا تھا ۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: ”میں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں میں“ گویا آپ ﷺ کو اس طرح جواب دینا پسند نہیں آیا۔

1393. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنَيْكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ. (بخاری:6901، مسلم:5638)

1393۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانک کر دیکھا، اس وقت آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک لوہے کا کنگھا (جس سے سر یا کمر کھجایا جاتا ہے) تھا جس سے آپ ﷺ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے ۔ جب اس شخص کو آپ ﷺ نے (جھانکتے) دیکھا تو فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں کنگھا تیری آنکھوں میں چبھو دیتا ۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اجازت لینا اسی لیے ہے کہ آنکھ بچے۔

1394. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ. (بخاری:6242، مسلم:5641)

1394۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ ﷺ ایک تیر یا کئی تیر لے کر اس انداز سے اٹھے ۔ وہ منظر اس وقت بھی میری نظروں میں پھر رہا ہے۔ کہ گویا آپ ﷺ اس کی بے خبری میں وہ تیر اس کی آنکھ میں چبھو دیں گے۔

1395. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُوْلُ: لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ. (بخاری:6888، مسلم:5643)

1395۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اگر کسی شخص نے تمہاری اجازت کے بغیر گھر کے اندر جھانکا اور تم نے اسے کنکر مارا جس سے اس کی آنکھ ضائع ہوگئی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

* * *

39...... ﴿كتاب السلام﴾

سلام کرنے کے بارے میں

1396. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

1396۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ (بخاری: 6232، مسلم: 5646)

1397. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.

1397۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (1) سلام کا جواب دینا۔ (2) عیادت کرنا۔ (3) جنازے کے ساتھ جانا۔ (4) دعوت قبول کرنا۔ (5) چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری: 1240، مسلم: 5650)

1398. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ.

1398۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم کہو: ''وعلیکم''۔ (تم پر بھی)
(بخاری: 6258، مسلم: 5652)

1399. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

1399۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم کو یہودی سلام کریں تو ان میں سے کوئی شخص کہے گا: ''السام علیک'' (تم پر موت آئے) تو تم کہو ''وعلیک'' (تم کو بھی)۔ (بخاری: 6257، مسلم: 5654)

1400. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكَ. فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.
(بخاری: 6256، مسلم: 5656)

1400۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں یہودیوں کی ایک جماعت آئی اور ان لوگوں نے کہا: ''السام علیک'' (آپ کو موت آئے)۔ میں نے ان کی شرارت کو سمجھ لیا اور کہا: ''علیکم السام واللعنۃ'' (تم کو موت آئے اور تم پر خدا کی لعنت) تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ٹھہرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کہا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی کہہ دیا تھا؟ ''وعلیکم'' (یعنی تم پر بھی وہی جو تم نے کہا ہے)۔

1401. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ. (بخاری: 6247، مسلم: 5663)

1401۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بچوں کے قریب سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا اور کہا: نبی کریم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔

1402. عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِیْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَيْتِیْ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِیْ يَدِهٖ عَرْقٌ. فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّی خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ، فَقَالَ لِیْ عُمَرُ كَذَا وَكَذَا. قَالَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ، وَإِنَّ الْعَرْقَ فِیْ يَدِهٖ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ.

(بخاری:4795، مسلم:5668)

1402۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا پردے کا حکم آجانے کے بعد قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں۔ آپ بھاری بھرکم جسم کی مالک تھیں۔ جس نے آپ کو دیکھا ہو وہ آپ کو (چادر میں بھی) پہچان سکتا تھا۔ راستے میں آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا او رکہا: اے سودہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم! آپ ہم سے نہ چھپ سکیں (ہم نے آپ کو پہچان لیا) اس لیے سوچیں آپ باہر کیسے جائیں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا یہ بات سن کر واپس لوٹ آئیں، اس وقت نبی ﷺ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی جس پر گوشت چمٹا ہوا تھا۔ اسی وقت حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اندر داخل ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی ضرورت سے باہر گئی تھی تو مجھے دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کچھ کہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا۔ اس وقت بھی وہ ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ تھی اسے آپ ﷺ نے رکھا نہ تھا۔ اور فرمایا: تم عورتوں کو اجازت مل گئی کہ تم اپنی حوائجِ ضروریہ کے لیے گھر سے باہر جا سکتی ہو۔

1403. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ سُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رإِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ.

(بخاری:5232، مسلم:5674)

1403۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس (جب وہ گھر میں تنہا ہوں) جانے سے خود کو بچاؤ۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دیوار تو موت ہے۔

1404. عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَزُوْرُهُ فِی اعْتِكَافِهٖ فِی الْمَسْجِدِ فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِیُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِیَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَیٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ

1404۔ اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رمضان کے آخری عشرے میں جب نبی ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں تھے۔ میں آپ ﷺ سے ملنے گئی اور کچھ دیر آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتی رہی۔ پھر جب میں واپس جانے کے لیے اٹھی تو نبی ﷺ بھی میرے ساتھ اٹھے تا کہ مجھے پہنچا دیں۔ جس وقت میں مسجد کے دروازے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب پہنچی تو دو انصاری ہمارے (قریب سے) گزرے انہوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ دونوں کہنے لگے: سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ! گویا آپ ﷺ کا یہ کہنا ان پر گراں گزرا۔

عَلَيهِمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الشَّيُطَانَ يَبُلُغُ مِنَ الْإِنُسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنُ يَقُذِفَ فِيُ قُلُوبِكُمَا شَيْئًا. (بخاری:2035، مسلم:5680)

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ پیدا کر دے۔

1405. عَنُ أَبِیُ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسُجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذُ أَقُبَلَ ثَلاثَةُ نَفَرٍ فَأَقُبَلَ اثُنَانِ إِلىٰ رَسُوُلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلىٰ رَسُوُلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرُجَةً فِي الْحَلُقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلُفَهُمُ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدُبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلا أُخُبِرُكُمُ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاثَةِ. أَمَّا أَحَدُهُمُ فَأَوٰى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسُتَحُيَا فَاسُتَحُيَا اللّٰهُ مِنُهُ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعُرَضَ فَأَعُرَضَ اللّٰهُ عَنُهُ. (بخاری:66، مسلم:5681)

1405۔ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں تین آدمی آئے ان میں سے دو تو نبی ﷺ کی جانب آ گئے اور ایک چلا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ دونوں آپ ﷺ کے قریب جا کر ٹھہرے۔ پھر ایک کو حلقہ میں ایک جگہ خلا نظر آیا۔ وہ اس خلا میں بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا واپس چلا گیا۔ پھر جب نبی ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی پناہ لی اور اللہ نے اسے پناہ دی۔ دوسرا شرمایا تو اللہ تعالیٰ بھی شرما گیا اور رہ گیا تیسرا، سو وہ منہ موڑ کر چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا (ناراض ہو گیا)۔

1406. عَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنُ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجُلِسُ فِيهِ.

1406۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود نہ بیٹھے۔
(بخاری:6269، مسلم:5683)

1407. عَنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهَا ، دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنُدِي مُخَنَّثٌ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبُدِاللّٰهِ بُنِ أَبِيُ أُمَيَّةَ يَا عَبُدَاللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابُنَةِ غَيُلانَ فَإِنَّهَا تُقُبِلُ بِأَرُبَعٍ وَتُدُبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَدُخُلَنَّ هٰؤُلاءِ عَلَيُكُنَّ.
(بخاری:4224، مسلم:5690)

1407۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے ہاں ایک مخنث بیٹھا تھا، نبی ﷺ نے اسے عبداللہ بن اُمیہ سے کہتے ہوئے سنا: اے عبداللہ! دیکھو اگر کل تم لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے طائف فتح کر لو تو بنت غیلان کو ضرور حاصل کرنا، وہ ایسی ہے جب سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بل پڑتے ہیں۔ اس کی یہ گفتگو سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: آئندہ مخنث ہرگز تمہارے پاس نہ آئیں۔

1408. عَنُ أَسُمَاءَ بِنُتِ أَبِيُ بَكُرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُمَا قَالَتُ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرُضِ مِنُ مَالٍ وَلا مَمُلُوكٍ وَلا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنُتُ أَعُلِفُ فَرَسَهُ وَأَسُتَقِي الْمَاءَ وَأَخُرِزُ غَرُبَهُ وَأَعُجِنُ وَلَمُ أَكُنُ أُحُسِنُ أَخُبِزُ

1408۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو ان کے پاس سوائے ایک پانی لانے والی اونٹنی اور ایک گھوڑے کے کوئی مال نہ تھا۔ گھوڑے کو چارہ بھی میں ڈالتی تھی، پانی بھی میں پلاتی تھی، ڈول کو بھی میں سیتی اور مرمت کرتی تھی اور آٹا بھی میں گوندھتی تھی لیکن روٹیاں میں اچھی نہ پکا سکتی تھی، اس لیے روٹیاں میری انصار ہمسائیاں پکا دیا کرتی تھیں۔ جو انتہائی

وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَأْسِي. فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضٰى. فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى رَأْسِي النَّوٰى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي. (بخاری:5224، مسلم:5692)

مخلص تھیں۔ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اس زمین سے جو ان کو نبی ﷺ نے عطا فرمائی تھی گٹھلیاں اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین ہمارے گھر سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ ایک دن میں اپنے سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لا رہی تھی کہ راستے میں نبی ﷺ ملے۔ آپ ﷺ کے ساتھ انصار کے کچھ اور لوگ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا پھر اخ اخ کہہ کر اپنی اونٹنی کو بٹھایا تا کہ مجھے اپنے پیچھے بٹھالیں۔ لیکن میں مردوں کے ساتھ چلنے سے شرما گئی۔ مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی غیرت کا خیال آیا کیونکہ وہ بہت زیادہ غیرت مند تھے۔ نبی ﷺ نے یہ بات جان لی کہ میں شرما رہی ہوں اور آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ مجھے راستے میں نبی ﷺ ملے تھے۔ میں نے سر پر گٹھلیاں اٹھا رکھی تھیں اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ ﷺ نے مجھے سوار کرنے کے لیے اپنی اونٹنی بٹھائی تھی لیکن میں شرما گئی اور مجھے آپ کی غیرت کا خیال آ گیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ گٹھلیاں اٹھانے سے یہ بہتر تھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ سوار ہو کر آ جاتیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس ایک نوکر بھیج دیا جس نے گھوڑے کا تمام کام سنبھال لیا اور گویا اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

1409. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ. (بخاری:6288، مسلم:5694)

1409۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو الگ ہو کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

1410. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ.
(بخاری:6290، مسلم:5696)

1410۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تین افراد ہوں تو ان میں سے دو الگ ہو کر آپس میں سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ اور لوگ تم سے آملیں یہ اس لیے ہے کہ اس طرح اسے رنج ہوگا۔

1411. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ.

1411۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نظر لگنا برحق ہے۔ (بخاری:5740، مسلم:5701)

1412. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يَرٰى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ

1412۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ ﷺ کی یہ کیفیت تھی کہ آپ ﷺ کو گمان گزرتا کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جا چکے ہیں حالانکہ نہ گئے ہوتے (حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی) سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ

أَعَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِىْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ أَتَانِىْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِىْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِىْ عِنْدَ رَأْسِىْ لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ زُرَيْقٍ حَلِيْفٌ لِيَهُوْدَ كَانَ مُنَافِقًا. قَالَ: وَفِيْمَ. قَالَ: فِىْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ. قَالَ: وَأَيْنَ قَالَ فِىْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَاعُوفَةٍ فِىْ بِئْرِ ذَرْوَانَ. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْبِئْرَ حَتّٰى اسْتَخْرَجَهُ. فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِىْ أُرِيْتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ. قَالَتْ فَقُلْتُ أَفَلَا أَىْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِىْ وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيْرَ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا.

(بخاری:5765، مسلم:5703)

اگر کسی کی یہ حالت ہو جائے تو یہ سخت ترین جادو ہے ۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مشکل کا حل بتا دیا جس کے متعلق میں نے اس سے پوچھا تھا ۔ میرے پاس (خواب میں) دو شخص آئے ، ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا دوسرا پاؤں کی طرف ، پھر اس شخص نے جو سرہانے بیٹھا تھا دوسرے سے پوچھا کہ اس شخص کو کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: اس پر جادو ہے ۔ اس نے پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے (یہ شخص بنی زریق میں سے تھا اور یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا) پہلے نے پھر پوچھا: یہ جادو کس میں کیا ہے؟ کہا: کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں میں ۔ اس نے پوچھا کہاں کیا ہے؟ نر کھجور کی بالی کے غلاف میں رکھ کر بیر ذروان کے پتھر کے نیچے دبا دیا ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے تا کہ اس جادو کو نکلوائیں اور فرمایا: یہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے ۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کے زلال کی مانند (سرخ) ہو گیا تھا اور وہاں کے کھجور کے درخت ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر ہوں ۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے وہ جادو اس میں سے نکلوایا گیا ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے نشرہ (جادو کا توڑ) کیوں نہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی تو میں پسند نہیں کرتا کہ کسی شخص پر برائی کے ساتھ حملہ آور ہوں ۔

1413. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا. فَقِيْلَ أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا. فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِىْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(بخاری:2617، مسلم:5705)

1413 ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لے کر آئی ۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھا لیا ۔ پھر اس عورت کو (گرفتار کر کے) آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور کسی نے کہا: کیا آپ ﷺ اسے قتل نہیں کرائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ! حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس زہر کا اثر ہمیشہ آپ ﷺ کے حلق کے کوے میں دیکھتا رہا ۔

1414. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتٰى مَرِيْضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ ، رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِىْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

1414 ۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپ ﷺ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. ”اے انسانوں کے مالک ،

(بخاری: 5675، مسلم: 5707)

تکلیف دور کردے۔ شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا صرف تیری ہی شفا ہے ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل جاتی رہے۔''

1415. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَىٰ يَقْرَأُ عَلَىٰ نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ ، وَيَنْفُثُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

(بخاری: 5016، مسلم: 5715)

1415۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر خود پر دم کیا کرتے تھے، جب آپ ﷺ کی علالت نے شدت اختیار کرلی تو یہ معوذات میں پڑھ کر آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر دم کر کے آپ ﷺ کے جسم پر آپ ﷺ کا دستِ مبارک برکت کی توقع سے پھیرا کرتی تھی۔

1416. عَنْ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِيْ حُمَةٍ.

(بخاری: 5741، مسلم: 5717)

1416۔ اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹے پر دم کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ نے ہر زہریلے کیڑے کے ڈسنے پر پڑھ کر دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

1417. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ :بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(بخاری: 5746، مسلم: 5719)

1417۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ یہ دُعا پڑھ کر مریض پر دم کرتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا ،يُشْفٰى سَقِيْمُنَا ،بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ (اللہ کے نام سے، ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ، اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار، ہمارے رب کے حکم سے۔)

1418. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ. (بخاری: 5738، مسلم: 5720)

1418۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اگر نظر بد لگ جائے تو اس پر کچھ دم کیا جائے۔

1419. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ. فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ.

(بخاری: 5739، مسلم: 5725)

1419۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے منہ پر چھائیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر پڑھ کر دم کرو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔

1420. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ

1420۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک سفر پر روانہ ہوئی اور عرب کے کسی قبیلے کے پاس جا کر ٹھہری۔ اہلِ قبیلہ سے چاہا کہ وہ (حسبِ دستور) ان کی مہمانی کریں لیکن قبیلے والوں نے انکار کر دیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) ڈس لیا اور انہوں نے اس کے علاج کے سلسلے میں ہر قسم کی بھاگ دوڑ کی، لیکن اسے ذرا بھی فائدہ نہ ہوا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ اگر تم ان

الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ. فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقٰى لَا تَفْعَلُوا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمُ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

(بخاری:2676، مسلم:5733)

لوگوں سے جا کر پوچھو جو یہاں آ کر ٹھہرے ہیں تو بہت ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو۔ وہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس جماعت کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا ہے اور ہم نے ہر قسم کا علاج کر کے دیکھ لیا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم ہے، میں اس پر دم کر سکتا ہوں لیکن ہم نے تم سے ضیافت طلب کی تھی لیکن تم نے ہماری ضیافت نہ کی اس لیے میں اس وقت تک اس پر دم اور علاج نہیں کروں گا جب تک تم کوئی معاوضہ مقرر نہیں کرو گے۔ پھر بکریوں کا ایک گلہ بطورِ معاوضہ دینے پر فیصلہ ہو گیا۔ وہ شخص ان کے ساتھ چلا گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرتا رہا اور اس کا اثر ایسا ہوا کہ گویا اس شخص کے تمام بندھن کھل گئے۔ وہ اٹھ کر چلنے لگا۔ اس پر تکلیف کا ذرا بھی اثر باقی نہ رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے طے شدہ معاوضہ پورا پورا ادا کر دیا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اسے آپس میں تقسیم کر لیا جائے لیکن جس نے دم جھاڑ کیا تھا وہ کہنے لگا: اسے اس وقت تک تقسیم نہ کرو جب تک ہم نبی ﷺ کی خدمت میں نہ پہنچ جائیں اور آپ ﷺ کو سارا واقعہ نہ سنا دیں، پھر دیکھیں گے آپ ﷺ کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ یہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ دم جھاڑ کا کام بھی دیتی ہے۔ پھر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا، ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ اس میں میرا بھی حصہ رکھو۔ یہ فرما کر آپ ﷺ مسکرائے۔

1421. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

1421۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اگر تمہاری دواؤں اور علاج کی تدبیروں میں سے کسی دوا اور تدبیر میں بھلائی ہے تو وہ یہ ہیں: (1) نشتر سے پچھنے لگانا۔ (2) شہد کا پینا۔ (3) اور آگ سے داغ دینا۔ لیکن میں داغ کو پسند نہیں کرتا۔

(بخاری:5683، مسلم:5743)

1422. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

(بخاری:2278، مسلم:5749)

1422۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کام کی اُجرت دی۔

1423. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ.

1423۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پچھنے لگوایا کرتے تھے (اور اس کی اجرت عطا فرماتے تھے کیونکہ) آپ ﷺ کسی مزدور کی مزدوری

(بخاری:2280، مسلم:5750)

نہ رکھتے تھے۔

1424. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ. (بخاری:3264، مسلم:5751)

1424۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بخار دوزخ کے کھولنے کے اثر سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

1425. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا ، أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

1425۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس جب کوئی عورت بخار کی حالت میں لائی جاتی تا کہ آپ اس کے لیے دعا کریں۔ آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتی تھیں کہ نبی ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔ (بخاری:5724، مسلم:5757)

1426. عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْحُمّٰى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ ، فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ. (بخاری:5692، مسلم:5763)

1426۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: بخار دوزخ کے کھولنے کے اثر سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

1427. عَنْ عَائِشَةَ ، لَدَدْنَاهُ فِيْ مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّوْنِي. فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّوْنِيْ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ. فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ .

(بخاری:4458، مسلم:5761)

1427۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار تھے ہم نے آپ کے دہن مبارک میں دوا ڈالی۔ آپ ﷺ نے اشارے سے منع فرمایا کہ اس طرح دوا مت ڈالو لیکن ہم نے خیال کیا کہ جس طرح ہر مریض دوا کو ناپسند کرتا ہے آپ ﷺ بھی ناپسندیدگی کی وجہ سے منع فرما رہے ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ اس طرح دوا نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا خیال تھا کہ آپ ﷺ کا منع فرمانا ایسا ہی ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے اور منع کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اب تمہاری سزا یہ ہے کہ) گھر میں جتنے لوگ ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے۔

1428. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَىٰ ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .

(بخاری:223، مسلم:5762)

1428۔ حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے ایک چھوٹے لڑکے کو جس نے ابھی اناج کھانا شروع نہیں کیا تھا لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس کپڑے پر چھڑک دیا اور دھویا نہیں۔

1429. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ

1429۔ حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: تم پر لازم ہے کہ عُودِ ہندی (قسط) استعمال کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ عذرہ (گلے کی سوجن) کے مرض میں اس کو ناک

الْعُذْرَةِ وَيَلُدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

میں چڑھایا جائے اور ذات الجنب (نمونیہ) میں پلایا جائے۔

(بخاری:5692، مسلم:5763)

1430. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ.

1430۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: حَبَّةُ السَّوْدَاءُ ”کالا دانہ“ کلونجی یا کالی زیری) موت کے علاوہ ہر بیماری کے لیے شفا بخش ہے۔ (بخاری:5688، مسلم:5766)

1431. عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ، فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

(بخاری:5417، مسلم:5769)

1431۔ اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ کے متعلق روایت ہے کہ جب آپ کے رشتہ داروں میں کوئی شخص مرجاتا اور اس موقع پر عورتیں جمع ہوتیں تو ان کے چلے جانے کے بعد جب صرف اہلِ خانہ اور خاص عورتیں باقی رہ جاتیں، آپ ایک پتھر کی ہنڈیا میں تلبینہ تیار کرتے کا حکم دیتیں۔ وہ پکایا جاتا۔ پھر ثرید تیار کیا جاتا اور تلبینہ ثرید کے اوپر ڈال دیا جاتا پھر آپ موجود خواتین سے فرماتیں: کھاؤ کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: تلبینہ مریض کے دل کو سکون بخشتا ہے اور رنج و غم میں کمی کر دیتا ہے۔

1432. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَخِيْ يَشْتَكِيْ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

(بخاری:5684، مسلم:5770)

1432۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے (دست آرہے ہیں) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ تیسری بار آیا، آپ ﷺ نے پھر یہی فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے چوتھی مرتبہ آکر عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا تھا (لیکن اسے افاقہ نہیں ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔ اسے شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے جاکر سے پھر شہد پلایا اور وہ تندرست ہو گیا۔

1433. عَنْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّاعُوْنُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ.

(بخاری:3473، مسلم:5772)

1433۔ حضرت اسامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: طاعون عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں، نازل کیا گیا تھا۔ جب تم سنو کہ کسی علاقے میں طاعون پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس علاقے میں طاعون پھیل جائے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے بھاگنے کے لیے وہاں سے نہ نکلو۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہاں سے اس خیال سے نہ نکلو کہ گویا تم طاعون سے بھاگنا چاہتے ہو)۔

1434. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ فَاخْتَلَفُوْا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَ فِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ. قَالَ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ. فَقَالَ إِنَّ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ

1434۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شام جانے کے لیے نکلے حتیٰ کہ آپ جب مقام سرغ میں پہنچے تو آپ سے لشکر کے سردار (حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی) آکر ملے اورانہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ سرزمینِ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے مہاجرین اوّلین کو میری پاس بلایا جائے۔ چنانچہ ان کو بُلایا گیا اور آپ نے ان کو بتایا کہ شام کے علاقے میں وبا پھیلی ہوئی ہے اوران سے مشورہ کیا۔ انہوں نے مختلف آراء پیش کیں۔ بعض نے کہا کہ آپ ایک کام کی خاطر نکلے تھے اور ہمارے خیال میں اس کو مکمل کیے بغیر آپ کا لوٹ جانا مناسب نہیں، بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ باقی لوگ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں اور ہمارے خیال میں ان سب کو اس وبا کے علاقے میں لے جانا مناسب نہیں، ان کے اس اختلاف کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر کہا کہ انصار کو بلایا جائے۔ میں ان کو بلا لایا۔ آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا۔ ان میں بھی اختلافِ رائے ہوگیا۔ وہی کچھ انہوں نے بھی کہا جو مہاجرین نے کہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی یہی کہا کہ آپ لوگ تشریف لے جائیں، پھر فرمایا کہ یہاں جو قریش کے بزرگ فتح کے بعد ہجرت کر کے آنے والوں میں سے موجود ہیں انہیں بلایا جائے۔ چنانچہ میں ان کو بلا کر لایا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلافِ رائے نہ کیا اور سب نے کہا کہ ہمارے خیال میں آپ سب کے ساتھ واپس چلے جائیں۔ لوگوں کو اس وبا کے علاقے میں لے کر نہیں جانا چاہیے۔ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی کرادی کہ میں کل صبح سوار ہو جاؤں گا، اور باقی سب لوگ بھی بوقت صبح جانے کے لیے تیار ہو کر آ گئے۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر جا رہے ہیں؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی، ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں۔ مجھے بتاؤ کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک ایسی وادی میں اتر جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز وشاداب اور دُوسرا خشک بنجر، تو کیا یہ صحیح نہیں کہ تم اگر اپنے اونٹوں کو سرسبز حصے میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے اور اگر بنجر حصے میں چراؤ گے تو بھی اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے؟ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پھر

فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.
(بخاری:5729، مسلم:5784)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ واپس آ گئے جو اپنے کسی کام کی وجہ سے غیر حاضر تھے اور انہوں نے کہا: میرے پاس اس مسئلہ کے بارے میں علم (حدیث) ہے۔ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جب تم سنو کہ کسی سر زمین میں وباء پھوٹ پڑی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس علاقے میں طاعون پھوٹ نکلے جس میں تم رہتے ہو تو اس وبا سے بھاگنے کے خیال سے وہاں سے نہ نکلو۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور واپس لوٹ گئے۔

1435. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ. فَقَالَ أَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَمَا بَالُ إِبِلِیْ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیَأْتِی الْبَعِیْرُ الْأَجْرَبُ فَیَدْخُلُ بَیْنَهَا فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَی الْأَوَّلَ.
(بخاری:5717، مسلم:5788)

1435۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ چھوت چھات کا وہم درست نہیں اور نہ ''صفر'' اور ''ہامہ'' کی کوئی حقیقت۔ یہ سن کر ایک دیہاتی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ میرے اونٹ ریگستان میں ایسے صاف ستھرے ہوتے ہیں جیسے ہرن۔ پھر ایک خارش والا اونٹ آ کر ان میں داخل ہو جاتا ہے اور سب کو خارش لگ جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ چھوت کی وجہ سے ہے تو پہلے اونٹ کو کس کی چھوت لگی تھی؟

1436. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یُورَدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ.
(بخاری:5773، مسلم:5792)

1436۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ رکھا جائے۔

1437. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا عَدْوٰی، وَلَا طِیَرَةَ، وَیُعْجِبُنِی الْفَأْلُ. قَالُوْا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: كَلِمَةٌ طَیِّبَةٌ. (بخاری:5776، مسلم:5800)

1437۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ چھوت چات ہے اور نہ برا شگون لینا جائز ہے البتہ فال (نیک شگون) لینا مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ کلمہ (اچھی بات)۔

1438. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا طِیَرَةَ، وَخَیْرُهَا الْفَأْلُ. قَالُوْا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ. (بخاری:5754، مسلم:5798)

1438۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: برا شگون نہیں لینا چاہیے۔ بہترین شگون ''فال'' ہے۔ لوگوں نے پوچھا: فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اچھی بات جو کوئی شخص سنتا ہے (اور اچھا شگون لیتا ہے)۔

1439. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا عَدْوٰی، وَلَا طِیَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثٍ: فِی الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ.
(بخاری:5753، مسلم:5805)

1439۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ تو چھوت چھات ہے اور نہ بُرا شگون لینا درست ہے، اور نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے۔ عورت، گھر اور سواری کے جانور میں۔

1440. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ

1440۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کسی